میں توبہ کیوں نہیں کرتا!

تالیف

محمد بن صالح المنجد

اردو قالب

حافظ سعید الرحمن ثناء اللہ خان

297

2 م

92

Marfat.com

میں توبہ کیوں نہیں کرتا!

تالیف
محمد بن صالح المنجد
اردو قالب
حافظ سعید الرحمن ثناء اللہ خان

شرکۃ الامتیاز غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔
0322-2344826

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

میں توبہ کیوں نہیں کرتا!

297.464
282 م
92123

تالیف
محمد بن صالح المنجد
اُردو قالب
حافظ سعید الرحمٰن ثناء اللہ خان

اشاعتِ اوّل	ستمبر 2009ء
ناشر	شرکۃ الامتیاز
تعداد	1100

130.00

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
شرکۃ الامتیاز
غزنی سٹریٹ
اُردو بازار، لاہور
0322-2344826, 0334-6595125

Marfat.com

فہرست مضامین

- عرض ناشر ۸
- عرض مترجم ۱۰
- پیش لفظ ۱۲

میں توبہ کیوں نہیں کرتا؟

- مقدمہ ۱۷
- توبہ کی شرائط ۲۱
- عظیم اور بے مثال توبہ ۳۰
- توبہ پچھلے گناہوں کو مٹا دیتی ہے ۳۳
- کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کر دے گا؟ ۳۶
- سو آدمیوں کا قاتل اور اس کی توبہ ۴۰
- گناہ سرزد ہونے کی صورت میں کیا کروں؟ ۴۷
- برے ساتھی مجھے دھمکاتے ہیں ۵۲
- وہ لوگ مجھے ڈراتے ہیں ۵۵
- احساسِ گناہ نے زندگی اجیرن بنا دی ہے ۶۰
- کیا میں اعترافِ گناہ کروں؟ ۶۲
- توبہ کے طلب گاروں کے لیے چند اہم فتاویٰ جات ۶۶

Marfat.com

❁ توبہ کی فضیلت واہمیت ۸۴

میں توبہ کیسے کروں؟

❁ توبۂ نصوحہ (پکی توبہ) فرض ہے ۹۳
❁ توبہ کی شرائط ۱۰۱
❁ توبہ خالص اللہ کے لیے ہی کیجیے ۱۰۲
❁ وہ امور جو توبہ پر ہمیشگی و دوام واضح کرتے ہیں ۱۰۳
❁ رحمت الٰہیہ کی وسعت ۱۰۵
❁ وہ فوائد جو آپ کو توبہ کی صورت میں مل سکتے ہیں ۱۰۸
❁ توبہ آپ سے گناہوں کو مٹا دیتی ہے ۱۰۸
❁ توبہ خطاؤں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیتی ہے ۱۰۸
❁ توبہ، تائب کے دل کو پاک کر ڈالتی ہے ۱۰۸
❁ توبہ، زندگی میں ہدایت اور اطمینان کا سبب ہوتی ہے ۱۰۹
❁ توبہ کشائش رزق اور قوت کا سبب ہے ۱۰۹
❁ گناہوں اور نافرمانیوں کے نقصانات ۱۱۱
❁ میں توبہ کروں تو کیسے؟ ۱۱۱
❁ گناہوں کے کفارے ۱۱۸
❁ اچھی طرح وضو کرنا اور مساجد کی طرف چلنا ۱۱۸
❁ یوم عرفہ اور عاشوراء کے روزے رکھنا ۱۲۰
❁ قیام رمضان ۱۲۰
❁ حج مبرور ۱۲۱
❁ تنگ دست سے درگزر کرنا ۱۲۱

Marfat.com

- برائی (گناہ) کے بعد نیکی کرنا ۱۲۲
- کثرت کے ساتھ سلام کہنا اور خوش کلامی ۱۲۲
- مصیبتوں پر صبر ۱۲۲
- نمازِ پنج گانہ، نمازِ جمعہ اور رمضان کے روزوں پر محافظت ۱۲۳
- وضو اچھی طرح کرنا ۱۲۳
- وہ اذکار جو گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں ۱۲۴
- اذان ۱۲۷
- نماز ۱۲۷
- سجدوں کی کثرت ۱۲۸
- نماز کے لیے چلنا ۱۲۹
- جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی ۱۲۹
- جہاد فی سبیل اللہ ۱۳۰
- حج کے بعد عمرہ کی سعادت ۱۳۱
- صدقہ ۱۳۱
- حدود کا قیام ۱۳۲
- اللہ سے قربت کی خاطر مجالس ذکر میں حاضر ہونا ۱۳۲
- تائبین کے تاثرات ۱۳۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں وجود بخشا، حالانکہ ہم نے اس سے کوئی مطالبہ نہیں کیا تھا۔ ہم مردہ تھے اس نے ہمیں زندگی بخشی، پھر موت عطا کرے گا اور پھر زندہ کرے گا اور ہم پھر اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اس نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کیں، محبت کرنے والے والدین عطا کر دیے۔ ہم اس کے بندے ہیں اور وہ ہمارا خالق ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس کا ہر حال میں شکر ادا کریں۔ جس کے کئی طریقے ہیں جن میں سے ایک بہترین طریقہ نماز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے آخری وصیت نماز اور غلاموں کا خیال رکھنے کے بارے میں فرمائی تھی۔ نماز توبہ کی بہترین شکل ہے۔ ہر قسم کی برائی سے روکتی ہے۔ اللہ اور بندے کے درمیان ملاقات رابطہ اور تعلق استوار کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ انسان کے مرنے سے پہلے چند لمحات پہلے تک اس کے لیے کھلا رکھا ہے اور جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا اس وقت تک پوری انسانیت اور جنات کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ عین اس وقت جب موت کا فرشتہ سامنے ظاہر ہو جائے، توبہ قبول نہیں ہوتی۔ موت کو سامنے دیکھ کر فرعون نے کلمہ توبہ کہہ دیا تھا لیکن وہ توبہ قبول کرنے کا موقعہ کھو چکا تھا۔ قیامت کے دن تو ساری دنیا کے کافر ایمان لے آئیں گے لیکن وہ ایمان قبول نہیں ہے۔ اس لیے کہ اللہ نے اصول مقرر فرمایا ہے کہ بے دیکھے ایمان لایا جائے۔ اس کی قدرتوں، اس کی تخلیقات پر غور کر کے اس پر ایمان لایا جائے اور اس سے اس طرح ڈرا جائے جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ شیطان خود مایوس ہے اور انسان کو اپنے ساتھ جہنم میں لے جانے کے لیے

Marfat.com

اللہ کی رحمت سے مایوسی میں مبتلا کرتا ہے۔ جب وہ توبہ کی کوشش کرتا ہے تو وہ اس میں رخنے پیدا کرتا ہے۔ وسوسہ اندازی کرتا ہے کہ تو اتنا زیادہ گناہ گار ہے! بھلا اب تیری توبہ کیسے ہوگی؟ جب کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو یہ اعلان ہے کہ اگر انسان تنہائی میں اس کے سامنے اپنے گناہوں پر شرمسار ہوکر دو آنسو گرا دے تو اللہ اس کے سارے گناہ معاف فرمادیں گے۔ اگر مستقل توبہ کرتا ہی رہے تو اس کے پہلے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل کردیں گے۔

اللہ ذوالجلال والاکرام نے تو سو قتل کرکے توبہ کرنے والے بنی اسرائیل کے ایک شخص کو جنت دے دی تھی۔

الحمد للہ! ادارہ شرکۃ الامتیاز نے آج تک کئی کتابیں قارئین کی خدمت میں پیش کی ہیں اور یہ کتاب بھی اسی لڑی کا خوبصورت حصہ ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ بھائی حافظ ثناء اللہ اور حافظ سعید الرحمٰن نے کیا اور دوسرے حصے کا ترجمہ محمد امین نے کیا اور واقعی ترجمے کا حق ادا کردیا، پڑھنے سے ایسے محسوس ہوتا ہے گویا کہ یہ ترجمہ نہیں بلکہ کتاب تالیف کی گئی ہے۔

قارئین سے توقع ہے کہ وہ اس میں تاثیر دیکھیں گے تو دیگر احباب کو بھی اس رسالہ کے مطالعہ کی دعوت دیں۔ اگر کسی ایک شخص نے بھی آپ کی کوشش سے توبہ و ہدایت کو پالیا تو یقیناً یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ کا ذریعہ بن جائے گا۔

کتاب میں مزید بہتری کے لیے قارئین کے مشورے ہمارے لیے حوصلہ افزائی کا سبب ہوں گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو لوگوں کی ہدایت کا باعث اور ہمارا مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

مدیر: مکتبہ شرکۃ الامتیاز

امتیاز احمد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّنَامُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ.

امابعد! امر واقعہ یہ ہے کہ انسان فطرت کے ناطے، شیطان کے ابدی دشمن ہونے کی وجہ سے اور نفس امارہ کے عمل میں آنے کی بنا پر گناہ اور بھول کے پیالے کی طرف بڑھتا ہے اور اس میں انسان کی کمزوری ہے، جس کو دور کرنے کے لیے اسلام نے ایک مستقل طریقہ وضع کیا ہے جو ازل سے ابد تک قائم رہے گا۔

لیکن باوجود اس کے کہ انسان سے نسیان، خطا اور گناہ ہونے پر اللہ تعالیٰ نے اس کی تلافی کے لیے توبہ کا دروازہ قائم کیا جو کہ ہمیشہ کھلا رہے گا، جب تک سورج مغرب سے طلوع (یعنی قیامت برپا) نہ ہو جائے۔

الغرض! انسان خطا کا پتلا ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے کہ جس سے انکار ناممکن ہے۔ شیطان انسان پر مختلف طریقوں سے حملہ آور ہوتا ہے تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اپنے آپ کو سیراب نہ کر سکے اور اسی شیطانی چالوں، حملوں اور وسوسوں کا ذکر کرتے ہوئے ''الشیخ محمد بن صالح المنجد'' نے ''ارید ان اتوب ولکن'' کے نام سے ایک مختصر اور جامع رسالہ تحریر فرمایا جو کہ اپنے موضوع پر کامل و اکمل ہے، بلکہ اگر اس طرح کہا جائے تو کوئی بعید نہیں کہ یہ کتاب شیطانی وسوسوں اور سازشوں کا توڑ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے احسان عظیم اور فضل کریم سے اس کتاب کا ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ کتاب کے ترجمے کو سلیس اور عام فہم کے مطابق کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن بشریت کے ناطے اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو ضرور مطلع فرمائیں اور اس

Marfat.com

کتاب میں ان شاء اللہ العزیز قارئین کو ان تمام مشکلات کا تشفی بخش جواب مل جائے گا۔
اس لیے میں تمام مسلمان بھائیوں کو مشورہ دیتے ہوئے کہیں گے کہ وہ خود بھی اس کتاب کا مطالعہ کریں اور اپنے دوست و احباب کو بھی اس کے پڑھنے کی طرف رغبت دلائیں تا کہ ان کی زندگی میں بھی انمول نکھار پیدا ہو اور وہ آخرت میں جنت کے راہی بنیں!

انتہائی ناسپاسی ہوگی اگر ہم اس کاوش میں محترم المقام والدین کی دعاؤں اور ان کا ہمارے لیے صحیح راستہ اور منزل کے تعین کا شکریہ ادا نہ کریں۔

آخر میں ہم بھائی امتیاز صاحب کے مشکور ہیں کہ انھوں نے اس کتاب کے ترجمہ کے لیے ہم جیسے ادنیٰ شاگردوں کا انتخاب کیا اور ہمیں یہ ادنیٰ سعادت حاصل کرنے کا موقع دیا۔ تہہ دل سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس حقیری کوشش کو قبول فرما کر ہمارے اور ہمارے والدین، اساتذہ کرام اور احباب گرامی کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے اور ہماری زندگیاں بھی ان لوگوں کی طرح بنائے جنھوں نے اپنے آپ کو دین کے لیے وقف کر دیا۔ (آمین یا رب العالمین)

اخوکم فی اللہ

سعید الرحمٰن، ثناء اللہ خاں

یکم رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

بلاشبہ ہر قسم کی تعریف اللہ عزوجل کے لیے ہے، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے معافی مانگتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کے شر اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کریں، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح میں اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی مسند میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ قول لائے ہیں۔ انھوں نے کہا:

"بے شک تم ایسے اعمال کر گزرتے ہو جو کہ تمھاری نگاہوں میں بال سے بھی باریک تر ہوتے ہیں جب کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایسے گناہوں کو ہلاکت آفریں شمار کرتے تھے۔"[1]

اس قول صحابی سے ہمارے موجودہ دور میں جو خطرات دور رس نتائج رکھتے ہیں، وہ ہمارے احوال پر غور کرنے سے اچھی طرح عیاں ہوتے ہیں۔ موجودہ دور میں گناہوں کو نہ صرف ہلکا سمجھا جا رہا ہے بلکہ لوگوں کا گناہوں کی طرف جھکاؤ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔

آپ مشاہدہ کرتے ہیں کہ بعض لوگ کچھ گناہوں کو اپنے دلوں میں خفیف سمجھتے

---

① مسند احمد (۳/۳)۔

Marfat.com

ہیں، اوران گناہوں کے صادر ہونے پر لوگوں میں کچھ افسوس بھی دیکھنے میں نہیں آتا اور بڑے گناہوں کے بارے میں بھی لوگوں کی سستی اسی طرح کی ہے۔ بعض لوگ تو گناہوں میں ایسے پھنس چکے ہیں کہ انہیں ان کے گناہ ہونے کا شعور تک نہیں۔ ان کے ضمیر توبہ پر آمادہ ہی نہیں ہیں، پس ندامت، توبہ کی شرائط اور عوامل میں سے سب سے اہم چیز ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ندامت ہی توبہ ہے۔''①

(توبہ) ایسا امر ہے جو اکثر لوگوں سے رہ جاتا ہے، حالانکہ یہ دنیا ایک عظیم فرصت ہے۔ یہ فرصت (دنیا کی زندگی) استغفار و توبہ کا موقع ہے، ان تمام گناہوں سے توبہ کی جائے۔ اسی طرح توبہ کو اپنی توہین سمجھنا، انسان کو گناہوں کا عادی مجرم بنا دیتا ہے تو اسے (اس فرصت یعنی توبہ کو) ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توبہ اور معافی مانگنے کا موقع ایسا عظیم بخشا ہوا ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> ''بے شک بائیں ہاتھ والا فرشتہ گناہ گار مسلمان پر سے چھ مواقع پر قلم اٹھالیتا ہے، اگر وہ شرم سار ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے تو وہ اسے چھوڑ دیتا ہے اور بصورتِ دیگر ایک برائی لکھ لی جاتی ہے۔''②

پس مسلمان پر واجب ہے کہ اگر وہ گناہ کر بیٹھے تو شتر مرغ کی طرح اپنے سر کو مٹی میں نہ دبالے بلکہ اس کو لازماً اپنے گناہ کا اعتراف کرنا چاہیے، یہ اس کا اور اس کے رب کے درمیان معاملہ ہے اور اسے ندامت اختیار کرنی چاہیے۔ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ انسان کا گناہ کو ہلکا سمجھنا گناہ گار کے لیے چنداں مفید نہیں ہے، اور اس کے گناہ میں اس سے کچھ کم نہ ہوگا بلکہ گناہ مزید بڑھے گا کیونکہ اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو ہلکا اور سہل جاننا، اسے تباہ کر ڈالے گا۔ صحیح راستہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مہلت اور وسعت سے

---

① صحيح الجامع ٦٨٠٢.

② حدیث حسن ہے، طبرانی نے اسے معجم کبیر میں روایت کیا ہے۔ صحيح الجامع ٢٠٩٧۔

Marfat.com

فائدہ اٹھاتے ہوئے توبہ کا راستہ اختیار کرے اور صحیح راہ پر چلنا شروع کر دے اور اسے اپنی جان اللہ کے عذاب اور پکڑ سے بچالینی چاہیے۔ اس رسالہ میں اگر اللہ نے چاہا تو ہم پوری شرح کے ساتھ توبہ کی کیفیات، اس کی شرائط اور اس کے احکام واضح کریں گے۔

چنانچہ ہم بعض ایسے امور کا تذکرہ کر رہے ہیں جو انسانوں کو توبہ کی راہ پر چلنے کی مدد و معاون ثابت ہوں گے اور ان شاء اللہ یہ اسے اس راہ پر ثابت قدمی بخشیں گے۔

راقم اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس کے اچھے اچھے ناموں اور صفات اعلیٰ کے ساتھ التجا کرتا ہے کہ وہ ہماری توبہ قبول فرمالے، اس رسالہ کو میرے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے مفید اور نفع بخش بنادے اور اس کا اجر ہمارے لیے قیامت کے دن کے لیے لکھ لے کہ جس دن مال نفع دے گا نہ ہی بیٹے نفع دیں گے، مگر ہاں جو اللہ کے پاس قلبِ سلیم لائے گا۔ (یہی اس کے لیے نفع مند ثابت ہوگا)

اللہ تعالیٰ اپنے بندے اور رسول ہمارے آقا محمد ﷺ پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔

ترجمہ

محمد امین الرحمن شیخوپوری

Marfat.com

حصہ اوّل

میں توبہ کیوں نہیں کرتا

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ ہر مومن اور مسلمان کو یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے (گناہ گار) بندوں کو اخلاص کے ساتھ پکی سچی توبہ کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا﴾ (التحریم:۸)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرو خالص (سچی) توبہ۔''

اللہ رب العزت بہت رحیم و کریم ہے کہ جس نے کراماً کاتبین کے لکھنے سے پہلے بھی ہمیں توبہ کے لیے ایک مہلت عطا فرمائی ہے۔

نبی ذیشان علیہ السلام کا فرمان ہے:

((اِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِئِ، فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْهَا أَلْقَاهَا وَإِلَّا كَتَبَ وَاحِدَةً .))[1]

''بائیں طرف والا فرشتہ خطا کار مسلمان کی غلطی لکھنے سے چھ گھڑیاں قلم روکے رکھتا ہے۔ اگر وہ (اپنی غلطی پر) نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور بخشش کی درخواست پیش کر دے تو (فرشتہ) کچھ نہیں لکھتا، ورنہ ایک برائی لکھ دی جاتی ہے۔''

---

① المعجم الکبیر للطبرانی ۱۵۸/۸، ح ۷۷۶۵، علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو: سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، ح: ۱۲۰۹.

Marfat.com

توبہ کی دوسری مہلت غلطی لکھے جانے سے موت آنے تک ہے۔ عصرِ حاضر میں لوگوں کی اکثریت اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی پکڑ سے بے خوف ہوگئی ہے جس کی وجہ سے وہ شب و روز اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور بغاوت میں مصروف ہیں اور ان کے نزدیک ان گناہوں کی کوئی حیثیت نہیں، بلکہ آپ اکثر ایسے لوگوں کو دیکھیں گے جو صغیرہ گناہوں کو معمولی اور حقیر سمجھتے ہیں۔ مثال کے طور پر ان میں سے بعض یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ اجنبی عورت کو دیکھنے یا اس سے ہاتھ ملانے (مصافحہ کرنے) میں کیا حرج ہے؟ ایسے لوگ دین اسلام کے بارے میں زبان دراز اور اس کا استہزاء اڑاتے نظر آتے ہیں۔

یہ لوگ غیر محرم عورتوں کی تصاویر اخبارات و جرائد، ذرائع ابلاغ (ٹی وی، وی سی آر وغیرہ) میں بہت غور سے دیکھتے ہیں، جب انھیں اس کا علم ہوجاتا ہے کہ یہ کام حرام ہے تو نہایت تضحیکانہ انداز میں پوچھتے ہیں کہ ہمیں بتلائیں اس کام میں کس حد تک برائی اور قباحت ہے؟ کیا یہ گناہ کبیرہ ہے یا صغیرہ؟ ان حالات میں صحیح بخاری کے دو آثار کو سامنے رکھ کر سامنے کی سنگینی کا جائزہ لیا جائے تو اصل حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اِنَّکُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِیَ اَدَقُّ فِی اَعْیُنِکُمْ مِنَ الشَّعْرِ، اِنْ کُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ.))[1]

تم لوگ کچھ ایسے اعمال کر بیٹھتے ہو جو تمہاری نگاہ میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں، جب کہ ہم انہیں رسول کے زمانے میں موبقات (ہلاک کرنے والے کام) شمار کرتے تھے۔"

[1] صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ما یتقی من محقرات الذنوب، ح ۶۱۲۷۔

Marfat.com

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَرَی ذُنُوْبَهُ كَاَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ یَخَافُ اَنْ یَّقَعَ عَلَیْهِ، وَاِنَّ الْفَاجِرَ یَرَی ذُنُوْبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰی اَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا اَیْ بِیَدِهٖ فَوْقَ اَنْفِهٖ.))①

''مومن گناہوں سے اس طرح ڈرتا ہے گویا کہ وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور اسے خطرہ ہے کہ یہ پہاڑ کہیں اس کے اوپر ہی نہ آ گرے۔ فاسق و فاجر آدمی گناہوں کو یوں سمجھتا ہے کہ جیسے ایک مکھی ہو جو اس کی ناک پر بیٹھ گئی ہو۔ پھر راوی حدیث نے ہاتھ کے اشارے سے بتلایا کہ اس نے اس طرح کر کے اس (مکھی) کو اڑا دیا۔''

وہ لوگ جو گناہوں کو معمولی سمجھتے ہیں وہ اس حدیث میں صغیرہ گناہوں کے متعلق وارد ہونے والی وعید پڑھ لینے کے بعد معاملے کی نزاکت کا اندازہ نہیں کر سکتے؟ کہ کس قدر معاملہ سنگین ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِیَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ، فَاِنَّمَا مَثَلُ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ كَمَثَلِ قَوْمٍ نَزَلُوْا بَطْنَ وَادٍ، فَجَاءَ ذَا بِعُوْدٍ وَجَاءَ ذَا بِعُوْدٍ، حَتّٰی حَمَلُوْا مَا اَنْضَجُوْا بِهٖ خُبْزَهُمْ، وَاِنَّ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ مَتٰی یُؤْخَذُ بِهَا صَاحِبُهَا تُهْلِكُهُ.))②

''حقیر سمجھے جانے والے گناہوں سے بچو! حقیر سمجھے جانے والے گناہوں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو ایک وادی میں پڑاؤ کریں تو ایک آدمی

---

① صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب التوبة، ح: ٥٩٤٩، وسنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ٤٩، ح:٢٤٩٧.

② مسند الامام احمد ج٥، ص:٣٣١، امام الھیثمی اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے: صحیح الجامع الصغیر ح: ٢٦٨٦.

Marfat.com

ایک لکڑی اٹھالیا اور دوسرا آدمی بھی لکڑی اٹھا لایا، یہاں تک کہ اتنی لکڑیاں جمع ہوگئیں کہ ان سے انھوں نے اپنی روٹیاں پکائیں۔ اور گناہوں کو معمولی سمجھنے والے کا جب مؤاخذہ کیا جاتا ہے تو وہ گناہ اُسے تباہ کر دیتے ہیں۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

((اِیَّاکُم وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ، فَإِنَّهُنَّ يَجْتَمِعْنَ عَلَى الرَّجُلِ حَتَّى يُهْلِكْنَهُ.))[1]

''معمولی گناہوں سے بچتے رہو کیونکہ وہ آدمی کے نامۂ اعمال میں جمع ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔''

صغیرہ گناہوں کے لاپروائی، حیا کی کمی، اللہ تعالیٰ کی ذات سے بے خوفی اور گناہ کو معمولی سمجھنا اس میں شامل ہو جاتے ہیں، اور یہ تمام کام اسے کبیرہ گناہوں سے ملا دیتے ہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ صغیرہ گناہ کو جب بار بار اور مسلسل کیا جائے تو وہ صغیرہ نہیں رہتا اور کبیرہ گناہ پر توبہ و استغفار سے وہ کبیرہ نہیں رہتا، اور جس شخص کی یہ حالت ہو اسے ہم کہتے ہیں کہ یہ مت دیکھو کہ گناہ کتنا چھوٹا ہے! بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس ذات کی نافرمانی کر رہے ہو؟

جن لوگوں کو اپنے گناہوں پر ندامت اور احساس ہے، وہ ان باتوں سے فائدہ اٹھائیں گے، وہ نہ تو اپنی گمراہی سے بے پروا ہیں اور نہ باطل اور بے راہ روی پر اصرار کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر یقین ہے:

﴿نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝﴾ (الحجر: ٤٩ تا ٥٠)

''(اے نبی!) میرے بندوں کو بتلا دو کہ میں بہت درگزر کرنے والا اور رحیم ہوں، مگر اس کے ساتھ ساتھ میرا عذاب بھی نہایت دردناک ہے۔''

---

[1] مسند احمد ۱/ ٤٠٢، ح: ٣٨١٨۔ علامہ الھیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۸۹) میں حدیث کو حسن کہا ہے۔ نیز دیکھئے صحیح الجامع للالبانی ح: ٢٦٨٧.

Marfat.com

توبہ کی شرائط

توبہ کا لفظ بہت بڑا اور وسیع ہے۔ اس کے معانی اور مفاہیم بہت گہرے ہیں۔ بعض لوگ جو گناہ کے ہاتھوں مجبور ہیں، ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ توبہ توبہ بھی کرتے رہتے ہیں اور ساتھ ہی گناہ پر بھی مصر رہتے ہیں، لیکن درحقیقت یہ معاملہ توبہ کے سخت منافی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ....﴾ (ھود: ۳)

''اور یہ کہ تم اپنے پروردگار سے بخشش طلب کرو اور پھر اسی کی طرف پلٹ آؤ۔''

مندرجہ بالا آیت میں توبہ کو استغفار کے علاوہ زائد امر کے طور پر بیان کیا ہے۔ جس سے اس کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ ہوتا ہے اور اسی امر کو بجالانے کے لیے علماء نے قرآن وحدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے چند شرائط ذکر کی ہیں:

① گناہ سے فوراً باز آجائے۔

② کیے ہوئے کام (گناہ) پر اسے ندامت ہو۔

③ مصمم ارادہ کرے کہ آیندہ یہ فعل سرانجام نہیں دوں گا۔

④ اگر کسی پر ظلم کیا ہے، یا اس کے ذمے کسی مظلوم کا حق ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے معاف کروالے یا اس کا حق ادا کردے۔

بعض اہل علم نے سچی توبہ کے شرائط میں چند اور فوائد ذکر کیے ہیں، جنھیں ہم مثالوں سے قاری کے لیے واضح کرتے ہیں۔

Marfat.com

۱ ...... گناہ صرف اور صرف اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے چھوڑے نہ کہ کوئی دنیاوی اغراض کے لیے، مثلاً:

❀ اس شخص پر لفظ تائب قطعاً دلالت نہیں کرتا جو گناہ اس لیے چھوڑے کہ اس کے کرنے سے اس کی شہرت یا شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہو یا اسے نوکری سے فراغت کا ڈر ہو۔

❀ لوگوں کی باتوں کا ڈر ہو یا اسے گناہ کرنے کی قدرت ہی نہ ہو۔

❀ ایسا شخص بھی قطعاً تائب کے زمرے میں نہیں آتا جو گناہ کو صرف اس غرض سے چھوڑ دے کہ گناہ اس کی طاقت، صحت اور حافظے پر بڑا اثر انداز ہو رہا ہو، جیسے کوئی زانی (زنا کا مرتکب) زنا صرف اسے چھوڑ رہا کہ اس سے اس قوت اور حافظے میں فرق اور مہلک بیماریوں کا خطرہ ہے۔

❀ جو شخص چوری صرف اس لیے چھوڑے کہ اس کو گھر میں داخل ہونے اور تجوری نہ کھلنے یا پھر پولیس یا چوکیدار کے آنے کا ڈر ہو۔ توبہ کرنے والوں کی فہرست سے خارج ہے۔

❀ ہم اسے بھی ہرگز تائب کا نام نہیں دے سکتے جو رشوت صرف اس وجہ سے نہیں لیتا کہ اسے انسداد رشوت ستانی کا خوف ہو۔

❀ اسی طرح وہ شخص سچا تائب نہیں جو افلاس کے مارے شراب اور نشہ آور اشیاء سے دور رہے یا چھوڑ دے۔

❀ اور نہ ہی وہ آدمی اپنی توبہ میں سچا ہے جو خارجی رکاوٹ، یعنی غلط کام کرنے پر جسمانی طور پر قادر نہ رہا ہو، مثلاً: زانی جو کہ زنا میں اتنا بڑھا کہ اب نامرد ہو کر بیٹھ گیا، چور کے ہاتھ نہ رہے اور جھوٹ بولنے والا اتنا شدید بیمار پڑا کہ فالج نے اس پر حملہ کر دیا اور بولنے سے قاصر ہو گیا۔

۹۲۱۳۳

Marfat.com

مندرجہ بالا صورتوں میں وہ سچی توبہ کرنے والا نہیں، بلکہ توبہ کرنے والے کو نافرمانی کی خواہش اور غلط کاموں پر شرمندگی ہو، حتیٰ کہ اس کے دل میں گناہ کرنے کی تمنا ہی ختم ہو جائے۔ اور ایسے شخص ہی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

((اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ))[1]

''دلی ندامت کا نام توبہ ہے۔''

اسی لیے صرف سچے دل سے کسی کام کی تمنا کرنے والے کا درجہ اللہ تعالیٰ نے عملاً اس کام کے کرنے والے کے برابر رکھا ہے، خواہ وہ نیک ہو یا برا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ، عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا، فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا، فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ، يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ بِنِيَّتِهِ، فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا، فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ،

---

[1] المستدرك للحاكم، كتاب التوبة، باب الندم توبة، ج ٤، ص ٢٤٣، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع الصغیر ح ٦٨٠٢، وتخریج ابن ماجه تصحیح الالبانی، ح ٣٤٢٩.

Marfat.com

فَهُوَ بِنِيَّتِهِ، فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ .))[1]

''دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں: ایک وہ شخص کے جس کے پاس علم کی دولت اور مال کی ریل پیل ہے اور وہ ان کے بارے میں رب جل شانہ سے ڈرتے ہوئے صلہ رحمی کرتا ہے، اور اس میں اللہ کے حقوق جانتا ہے تو یہ شخص انجام کے اعتبار سے سب سے اعلیٰ مقام و مرتبے پر ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ نے ایک نعمت تو دی، لیکن دوسری نہ دی، یعنی علم تو دیا مال سے محروم رکھا لیکن وہ نیت کے اعتبار سے کھرا ہے۔ اسے ہمہ وقت یہی تمنا اور خواہش ہوتی کہ اللہ اسے مال سے نوازے تو یہ بھی پہلے شخص کی طرح کام کرے، یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ چنانچہ یہ دونوں اجر میں برابر ہیں۔ تیسرا وہ شخص جسے مال تو ملا علم نہیں دیا گیا۔ وہ بنا سوچے سمجھے مال کو اڑاتا ہے فضول خرچی کرتا ہے۔ اس معاملے میں اسے نہ اللہ کا خوف ہے اور نہ ہی صلہ رحمی کی فکر اس آدمی کا مقام بدترین ہے۔ چوتھا شخص وہ ہے جسے اللہ نے مال دولت نوازا نہ علم سے اور اس کے خیال اس درجے کے ہوں کہ کہتا ہے: اگر اللہ مجھے مال دے دیتا تو میں اس تیسرے شخص کی طرح خرچ کرتا۔ ایسے شخص سے اس کی نیت کے مطابق سلوک ہوگا، چنانچہ گناہ میں یہ دونوں برابر ہیں۔''

۲ ...... توبہ کرنے والا گناہ کی قباحت کو جاننے والا ہو کہ گناہ کا کیا نقصان ہے؟ اور گناہ ایک بری چیز ہے، یعنی صحیح اور سچی توبہ وہ ہوتی ہے جس کے کرنے کے بعد دوبارہ پچھلے گناہ کے ذہن میں آتے ہی اس کی لذت محسوس نہ ہو یا یہ کہ مستقبل میں یہ

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء مثل الدنیا مثل اربعة نفر، ح ۲۳۲۵۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث حسن صحیح کہا ہے اور علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب والترهیب ج۱، ص ۸۱؛ ح ۱٤۔

Marfat.com

راستہ چلنے کی تمنا نہ ہو۔

چنانچہ علامہ ابن قیم اپنی دو کتابوں ''الفوائد'' اور ''الداء والدواء'' میں گناہوں کے ان کے علاوہ اور بھی نقصانات ذکر کیے ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے:

❁ ...... علم سے محرومی ❁ ...... دل کا پریشان ہونا ❁ ...... معاملات کا الجھنا ❁ ...... بدن کی کمزوری ❁ ...... نیک کاموں کی توفیق سے محرومی ❁ ...... برکت کا اٹھ جانا ❁ ...... دل کی تنگی ❁ ...... گناہوں میں اضافہ ❁ ...... گناہوں کا عادی ہونا ❁ ...... اللہ تعالیٰ کے ہاں بے وقعت ہو جانا ❁ ...... مخلوق کے سامنے بے قدری ❁ ...... دل پر مہر لگ جانا ❁ ...... دعا کا قبول نہ ہونا ❁ ...... زمین اور سمندروں میں خوف و ہراس کا پھیل جانا ❁ ...... غیرت سے محرومی ❁ ...... حیا کا خاتمہ ❁ ...... نعمتوں کا زوال ❁ ...... مشکلات کی یلغار اور ان کا نزول ❁ ...... دل پر رعب کا طاری ہو جانا ❁ ...... شیطان کے شکنجے میں رہنا ❁ ...... دنیا میں بدترین انجام اور آخرت میں دردناک عذاب۔

جب انسان کو ان گناہوں کی شدید قباحت اور نقصان کا علم ہو جائے گا تو اس کا دل ان باتوں کو تسلیم کرتے ہوئے گناہوں سے دور رہے گا۔ بعض بدبخت ایسے بھی ہیں جو ایک گناہ کو چھوڑ کر دوسرا گناہ اختیار کر لیتے ہیں، اس کے چند ایک اسباب ہیں:

١. وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ دوسرے جرم کا گناہ کم ہے۔
٢. دوسری قسم کا گناہ دل کو زیادہ پسندیدہ ہے جس کی وجہ سے نفس اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے، یا پھر اس میں زیادہ تسکین و لذت ہے۔
٣. اس دوسرے گناہ تک پہنچنا نہایت آسان ہے جب کہ جس گناہ کو ترک کیا ہے وہ زیادہ محنت و مشقت سے حاصل کیا جا سکتا تھا اس تک پہنچنے کے لیے اسباب و وسائل میسر نہ تھے۔
٤. اس کے دوست و احباب اس گناہ پر ڈیرہ جمائے ہوئے ہیں انہیں چھوڑنا اس

Marfat.com

کے لیے نہایت مشکل اور دشوار ہوتا ہے، لہٰذا دوستوں کا چناؤ نہایت سمجھ بوجھ سے کرنا چاہیے۔

نبیٔ ذیشان علیہ السلام کا فرمان ہے:

((اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ .))

''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، پس تم میں سے ہر ایک دیکھے وہ کس سے دوستی کررہا ہے؟''

۵ کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ وہ مخصوص گناہ اس کے ساتھیوں اور بری مجلس میں اس کا ایک خاص مقام و مرتبہ بنا دیتا ہے، وہ سوچتا ہے کہ اگر اس نے وہ گناہ ترک کردیا تو اس مقام و مرتبہ اور حیثیت سے محروم ہوجائے گا۔ لہٰذا وہ جرم قبیح اس کے لیے چھوڑنا نہایت گراں اور مشکل ہوتا ہے، جیسے فتنہ وفساد پھیلانے والی جماعتوں کے بعض لیڈروں کی عادت ہوتی ہے۔ یہی واقعہ ابونواس شاعر کے ساتھ پیش آیا جو کہ شراب کا رسیا تھا۔ جب ابوالعتاہیہ نامی شاعر نے اس کو نصیحت کی۔ معصیت کی حمایت کی وجہ سے دین کی بے حرمتی ہونے پر اسے ملامت کی تو اس موقع پر ابونواس نے یہ اشعار کہے:۶

اَتَرَانِی یَا عِتَاهِی، تَارِکًا تِلْکَ الْمَلَاهِی؟

اَتَرَانِی مُفْسِدًا بِالنُّسُكِ، عِنْدَ الْقَوْمِ جَاهِی؟

''اے عتاہی! (شاعر) تیرا کیا خیال ہے کہ میں یہ لہو ولعب اور سب دھندے چھوڑ دوں گا؟ اور کیا تو سمجھتا ہے کہ میں نیک بن کر اپنے دوستوں میں بنا ہوا مقام و مرتبہ ضائع کردوں گا؟

۳..... گناہ سرزد ہوجانے کے بعد توبہ کی طرف جلدی کرنی چاہیے، چونکہ توبہ میں تاخیر بذات خود ایک گناہ ہے جس کے لیے الگ سے توبہ کرنی چاہیے۔

Marfat.com

۴ ......توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ اس کے دل میں توبہ کی کمی کوتاہی اور تقصیر کا احساس موجود رہے، اس خوش فہمی میں مبتلا نہ ہو جائے کہ میری توبہ یقیناً قبول ہو چکی ہے، اس طرح وہ اپنی ذات (نفسِ امارہ) پر اعتماد کر بیٹھے گا اور اللہ کی پکڑ اور تدبیر سے بے خوف ہو جائے گا۔

۵ ......اگر ممکن ہو تو حقوق اللہ ادا کرے جو اس کے ذمہ باقی ہو، مثلاً: کئی سالوں سے اس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی تو زکوٰۃ ادا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ ساتھ اس میں غریبوں، فقیروں اور محتاجوں کا بھی حق ہے۔

۶ ......اگر اُسے یہ خطرہ ہو کہ وہ اسی جگہ پر قیام پذیر رہا تو دوبارہ نافرمانی اور گناہ میں ملوث ہو جائے گا تو وہ اس جگہ کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلا جائے۔

۷ ......ایسے دوست جو اس کی نافرمانی کے کاموں میں معاونت کرتے ہیں انھیں چھوڑ دے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

﴿اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ۝﴾

(الزخرف:٦٧)

''اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے ماسوائے ان کے جو پرہیزگار ہیں۔''

اے توبہ کے طلب گار! اگر تم انہیں تبلیغ نہیں کر سکتے، نیکی کا حکم نہیں دے سکتے تو پھر تمہارے لیے ان سے جدا ہونا، انہیں چھوڑ دینا، تعلقات ختم کر لینا، ان سے بچ کر رہنا نہایت ضروری ہے اور اس بات کا خیال رکھنا کہیں شیطان تم پر پھر مسلط نہ ہو جائے، اور وہ لوگ (برے دوست) تجھے دوبارہ برائی کی طرف لے جائیں اور شیطان ان کی طرف پلٹنے کو حسین اور آراستہ و پیراستہ کر کے دکھائے، اور تیرے ذہن

Marfat.com

میں یہ بات آ جائے کہ میں تو کمزور ہوں، ان کے مقابلے پر نہیں ٹھہر سکتا، لہٰذا احتیاط کی اشد ضرورت ہے۔ اس جیسے بے شمار واقعات موجود ہیں کہ سابقہ دوستوں سے تعلقات کی بنا پر بہت سارے لوگ دوبارہ اس معصیت اور نافرمانی والے کاموں میں جا پڑے۔

[۸]...... جتنی بھی حرام اشیاء اس کے پاس موجود ہیں انہیں ضائع کر دے، مثلاً: نشہ آور اشیاء، آلات موسیقی، تصاویر، فحش فلمیں، ناول اور ڈرامے وغیرہ، ان سب کو توڑنا پھوڑنا یا جلا دینا چاہیے۔

[۹]...... نیک مجالس اور نیک دوستوں کی تلاش میں سرگرداں رہے جو اس کی پرانی محافل و مجالس بدلنے اور برائی و نافرمانی کی طرف دوبارہ پلٹنے میں رکاوٹ ثابت ہوں۔ ذکر الٰہی کی مجالس میں شریک ہو، جیسے تلاوتِ قرآنِ پاک اور علمی محافل وغیرہ۔ اپنا وقت اور صلاحیتوں کو نیک اور اچھے کاموں میں خرچ کرے۔ اپنے آپ کو نیک کاموں میں اتنا مصروف کر لے کہ شیطان مردود اس کو اس کا ماضی یاد نہ دلا سکے۔

[۱۰]...... اپنے جسم پر توجہ دے جو جسم حرام رزق سے پلتا رہا، اب اُسے نیکی اور اچھائی میں خرچ کرے، حلال کمائے تاکہ یہ جسم حلال رزق کھا کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے سکے۔

[۱۱]...... توبہ غرغرہ سے پہلے اور سورج مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے کر لینی چاہیے۔ (غرغرہ اس آواز کو کہتے ہیں جو روح نکلتے وقت جان سے نکلتی ہے)

نبی ذیشان علیہ السلام نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ يَقبَلُ تَوبَةَ العَبدِ مَا لَم يُغَرغِر .))[1]

''جو شخص جان کنی کے وقت سے پہلے اللہ کے حضور توبہ کر لے، اللہ اس کی

---

[1] مسند امام احمد، ح ٦١٦٠ تخريج الشيخ احمد شاكر۔ موصوف نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے: صحيح الجامع الصغير ح ١٩٠٣.

Marfat.com

توبہ قبول فرماتا ہے۔"

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَابَ قَبلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.))[1]

"جو شخص مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔"

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار، ح۲۷۰۳، ومسند احمد ۲/۴۲۷.

Marfat.com

عظیم اور بے مثال توبہ

اب ہم اس امت کے ابتدائی اور عظیم دور، یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توبہ کے چند نمونے پیش کرتے ہیں۔

سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں:

ماعز بن مالک الاسلمی رضی اللہ عنہ نبی ذیشان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، میں زنا کر بیٹھا ہوں، میری خواہش ہے کہ آپ مجھے اس گناہ سے پاک کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس لوٹا دیا، دوسرے دن پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے، آپ نے انہیں دوبارہ واپس بھیج دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کے پاس ایک آدمی بھیجا اور ان سے پوچھا: ''کیا تمہارے علم کے مطابق ماعز کی عقل میں کوئی فتور اور خرابی تو نہیں؟ یا کوئی ایسی بات جسے تم ناپسند کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمارے علم کے مطابق وہ کامل عقل والا ہے، ہمارے دیکھنے میں وہ تندرست اور صحیح سلامت ہے۔ ماعز تیسری بار پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان کی قوم کی طرف ایک آدمی بھیجا اور ان سے ماعز کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا: نہ تو اس کے کردار میں کوئی تبدیلی آئی ہے اور نہ ہی اس کی عقل میں کوئی فتور ہے۔ چنانچہ چوتھی بار ماعز آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے

Marfat.com

گڑھا کھدوایا، پھر لوگوں کو رجم کا حکم دیا، پھر آپ ﷺ کے حکم سے ان کو سنگسار کر دیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے، پھر غامدیہ عورت دربار رسالت میں حاضر ہوئی اور اس نے درخواست کی: یارسول اللہ! میں زنا کی مرتکب ہوئی ہوں، مجھے اس گناہ سے پاک کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے اُسے بھی واپس لوٹا دیا۔ دوسرے دن دربار رسالت میں حاضر ہوکر اس نے پھر وہی درخواست کی اور کہا: اے اللہ کے رسول! اپ مجھے واپس کیوں لوٹاتے ہو؟ شاید آپ مجھے اسی طرح واپس بھیج رہے ہیں جیسے ماعز کو بھیجا تھا۔ اللہ کی قسم! میں تو حاملہ ہو چکی ہوں، آپ ﷺ نے اس کی بات سننے کے بعد فرمایا: اب تو سزا نافذ نہیں ہوسکتی جاؤ ولادت کے بعد آنا۔ وہ واپس پلٹ گئی۔ جب اس کے ہاں بچہ پیدا ہوگیا تو وہ اُسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائی اور عرض کیا: میں اس بچے کو جنم دے چکی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ! اس بچے کو لے جاؤ اور دودھ پلاؤ یہاں تک کہ تم اس بچے کا دودھ چھڑا دو۔

دودھ چھڑوانے کے بعد وہ بچے کو لے کر حاضر ہوئی۔ بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اس کا دودھ چھڑوا دیا ہے اور اب یہ کھانا کھانے لگا ہے۔ نبیٔ ذیشان علیہ السلام نے بچہ ایک شخص کے حوالے کیا، پھر اس غامدیہ عورت کے رجم کا حکم دیا۔ آپ ﷺ کے حکم سے اس کے سینے تک گڑھا کھودا گیا اور آپ کے فرمان پر لوگوں نے اُسے سنگسار کر دیا۔

سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ایک پتھر اس غامدیہ عورت کے سر پر مارا تو خون کے چھینٹے سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے چہرے پر آ پڑے۔

Marfat.com

انہوں نے اس خاتون کو گالی دی جسے رسول اللہ ﷺ نے سن لیا۔
آپ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے کہا:

((مَهْلًا يَا خَالِدُ! فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ.))

''خالد رک جاؤ! جلدی نہ کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ناجائز ٹیکس (غنڈہ ٹیکس) لینے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اس کی توبہ قبول ہو جاتی اور اس کی بخشش ہو جاتی۔''

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اسے رجم کیا ہے اور پھر اس پر نماز جنازہ بھی پڑھتے ہیں؟ نبیِّ رحمت ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَسِعَتْهُمْ، هَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.))[1]

''یقیناً اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو ان سب کے لیے کافی ہوگی انہیں بخش دیا جائے گا۔ کیا تم نے اس سے بھی افضل توبہ دیکھی ہے کہ اس (عورت) نے اللہ کو راضی کرنے کے لیے اپنی جان قربان کر دی۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، ح ١٦٩٦۔ ومصنف عبدالرزاق ج٧، ص ٣٢٥، ح ١٣٣٤٧ و ١٣٣٤٨.

Marfat.com

توبہ پچھلے گناہوں کو مٹا دیتی ہے

ایک آدمی کہتا ہے کہ میں توبہ کرنا چاہتا ہوں لیکن اس بات کی کیا گارنٹی (ضمانت) کہ اگر میں توبہ کرلوں تو اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرما دیں گے؟ میں استقامت کی راہ پر چلنے کا شوق اور رغبت رکھتا ہوں، لیکن میرا ضمیر مجھے تردد میں ڈال دیتا ہے۔ اگر مجھے یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ضرور معاف کردیں گے تو میں ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر توبہ کرلوں۔ میں ایسے شخص سے کہتا ہوں کہ جو کھٹکا، ڈر اور احساس آپ کو ہے یہ آپ سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بھی چند ایک کو ہوا تھا۔ اگر آپ ذیل کی دو روایات پر صدقِ دل سے غور کرلیں تو ان شاء اللہ آپ کے دل میں جو وہم ہے وہ دور ہو جائے گا۔

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنا قبولِ اسلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

((فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِينَكَ فَلِأُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِينَهُ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِي، قَالَ: مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟ قَالَ: قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ، قَالَ: تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟ قُلْتُ: أَنْ يُغْفَرَ لِي، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ.))[1]

"جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا کردی تو میں نبی

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسلام یهدم ما قبله و كذا الحج و الهجرة، ح ۱۲۱۔

Marfat.com

اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھائیں تاکہ میں بیعت کروں، آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ بیعت میں ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہاری کیا شرط ہے؟ مین نے عرض کیا کہ میرے پچھلے گناہوں کی بخشش ہوجائے! آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! تجھے کیا معلوم نہیں کہ اسلام سابقہ گناہوں کو ختم کردیتا ہے اور ہجرت سابقہ گناہوں کو ختم کردیتی ہے اور حج بھی سابقہ گناہوں کو ختم کردیتا ہے۔''

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

((أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ قَتَلُوا فَأَكْثَرُوا، وَزَنَوا فَأَكْثَرُوا، وَأَتَوا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِى تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ، وَلَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ.)) ①

''مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بہت زیادہ قتل کیے تھے اور کثرت سے زنا کیا تھا، پھر وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے آپ جو بات کہتے ہیں اور جس چیز کی دعوت دیتے ہیں وہ بہت اچھی ہے۔ بس آپ ہمیں یہ بتلا دیں کہ ہم نے آج تک جو برے اعمال کیے ہیں ان کا کفارہ کیا ہے؟''

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا۝﴾

(الفرقان:۶۸)

---

① صحیح البخاری، کتاب التفسیر ح ۴۵۳۲۔ وصحیح مسلم، حوالہ سابقہ ح ۱۲۲.

Marfat.com

''اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہیں پکارتے اور نہ وہ کسی ایسے شخص کو قتل کرتے ہیں جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے مگر جسے قتل کرنا حق ہے اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ گناہ کی سزا پائے گا۔''

اور یہ آیت بھی نازل ہوئی:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ٥﴾

(الزمر:۵۳)

''آپ کہہ دیجیے اے میرے بندو! جو اپنی جانوں پر (گناہ کرکے) زیادتی کر چکے ہیں اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا، بے شک! اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف کر دیتا ہے یقیناً وہی بڑا بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

Marfat.com

کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کردے گا؟

ممکن ہے کہ آپ کہیں میں توبہ کرنا چاہتا ہوں، لیکن میرے گناہ بہت زیادہ ہیں، میں نے ہر قسم کی برائی کا ارتکاب کیا ہے۔ وہ گناہ جو انسان سوچ سکتا ہے یا اس کی سوچ سے باہر ہے میں نے کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک لمبا پیریڈ جس میں میں نے اللہ تعالیٰ کی بغاوت اور نافرمانی کی ہے وہ ناقابل معافی ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ مجھ جیسے گناہ گار اور خطا کار کے گناہ معاف کردے گا۔

اے میرے محترم ومکرم بھائی! یہ مشکل اور پریشانی صرف آپ کو درپیش نہیں بلکہ وہ تمام لوگ جو توبہ کرتے ہیں ان میں سے اکثر کو یہ مشکل پیش آتی ہے۔ میں ایک نوجوان کا واقعہ بطور مثال پیش کیے دیتا ہوں۔ یہ واقعہ اس کی زبانی سنیے:

اس وقت میری عمر سترہ سال تھی۔ جوانی کے ابتدائی ایام تھے اور میں مختلف برائیوں کا شکار ہوگیا۔ میرے چھوٹے بڑے گناہوں کی لمبی چوڑی فہرست ہے۔ میں چھوٹے بڑے متعدد افراد کے ساتھ اس جرائم کے دھندے میں ملوث رہا۔ یہاں تک کہ میں نے ایک معصوم اور کم عمر بچی کے ساتھ زیادتی کی اور اس کی عزت کو داغ دار کیا اور کئی بار چوری بھی کرچکا ہوں۔ اس کے بعد کہا کہ میں نے اب اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرلی ہے۔ رات کو تہجد پڑھتا ہوں، ہر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتا ہوں اور صبح کی نماز کے بعد قرآنِ کریم کی تلاوت بھی کرتا ہوں، کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟

مسلمانوں کے لیے کلیہ قاعدہ یہ ہے کہ وہ تمام مسائل، احکام اور مشکلات کا حل جاننے کے لیے کتاب اللہ اور سنت رسول کی طرف رجوع کریں۔ جب ہم کتاب اللہ کی

Marfat.com

طرف رجوع کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ وَاَنِيْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ﴾ (الزمر:۵۳تا۵۴)

''آپ فرما دیں (کہ اللہ کہتا ہے) اے میرے بندو! جو گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم زیادتی کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہونا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ لہٰذا تم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ۔''

یہ اس مذکورہ مشکل کا زبردست حل ہے، جو اس قدر واضح ہے کہ مزید توضیح کی ضرورت نہیں۔ البتہ جن کو یہ احساس پریشان کر رہا ہے کہ اتنے زیادہ گناہ کیسے معاف ہوں گے تو اس احساس کی کئی ایک وجوہات ہیں جو ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

① بندے کو اپنے پروردگار کی وسعتِ رحمت پر یقین نہیں۔

② ہمارے ایمان میں کمزوری اور نقص ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ واقعتاً سب گناہوں کے بخشنے پر قادر ہے۔

③ قلبی اعمال میں سے سب سے اہم کام اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھنا ہے جب کہ ہماری اس امید میں بہت ضعف ہے۔

④ توبہ سے سارے گناہ معاف ہو سکتے ہیں، اس بات کا ہمیں صحیح اندازہ نہیں۔

اس کمزور شعور اور ناقص احساس کی بدولت پیدا ہونے والی الجھنوں کا حل مندرجہ ذیل صورتوں میں ہو سکتا ہے۔

❁ ...... اللہ تعالیٰ کی رحمت کس قدر وسیع ہے، اس کی وضاحت اللہ تعالیٰ کے اس

Marfat.com

فرمان میں موجود ہے۔

﴿وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ﴾ (الاعراف:۱۵۶)

''میری رحمت ہر چیز کو محیط ہے۔''

❀ ...... دوسری بات کی وضاحت کے لیے درج ذیل حدیث قدسی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُو قُدْرَةٍ عَلٰی مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِیْ مَا لَمْ یُشْرِكْ بِیْ شَیْئًا .))[1]

''جسے یقین ہو گیا کہ میں گناہ معاف کرنے پر قادر ہوں، میں اس کے گناہ معاف کر دیتا ہوں اور مجھے قطعاً پروا نہیں، بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو۔''

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَذٰلِكَ إِذَا لَقِیَ الْعَبْدُ رَبَّهٗ فِی الْآخِرَةِ .))

''البتہ (اس مغفرت کی حقیقت اس وقت سامنے آئے گی) جب بندہ قیامت کے دن اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔''

❀ ...... اور تیسری بات کا علاج ذیل کی حدیث قدسی میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((یَا ابْنَ اٰدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰی مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا اُبَالِیْ، یَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِیْ، یَا ابْنَ اٰدَمَ

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۹۳ ح ۱۱۶۱۵ امام حاکم نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، البتہ علامہ الالبانی رحمہ اللہ نے حدیث کو حسن کہا ہے: صحیح الجامع الصغیر ح ۴۳۳۰.

Marfat.com

إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِى بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِىْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً .)) ①

''اے آدم کے بیٹے! تو جب بھی مجھ سے دعا کرے اور مجھ سے (گناہ معاف کرنے کی) امید رکھے تو تیرے جتنے بھی گناہ ہوں گے، میں بخش دوں گا اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں، اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی کو پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخشش دوں گا اور مجھے اس کی پروانہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر گناہ لے کر آئے، پھر مجھے اس حال میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں اتنی مقدار میں تجھے بخشش سے نواز دوں گا۔''

❀ ...... آخری اشکال کا حل نبیٔ ذیشان علیہ السلام کی اس حدیث میں موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهُ .)) ②

''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔''

اس کے باوجود اگر کسی کے دل میں یہ خیال آئے کہ اس کے گناہ اس قدر زیادہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا تو اس کے ذہنی سکون اور تسلی کے لیے ہم آئندہ صفحہ پر حدیث بیان کیے دیتے ہیں۔

---

① سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۹۹، ح ۳۵٤۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے: صحیح الجامع الصغیر ح ٤۳۳۸.

② سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ح ٤۲۵۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور علامہ البوصیری رحمہ اللہ نے بھی حسن کیا ہے۔ ملاحظہ ہو: مصباح الزجاجة ۳/۳۰۷ ح ۱۵۲۱.

Marfat.com

سو آدمیوں کا قاتل اور اس کی توبہ

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِينَ نَفْسًا، فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ، فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ، فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَمَنْ يَّحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ، وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَآءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللّٰهِ، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ، فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ، فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنٰى، فَهُوَ لَهُ، فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ أَدْنٰى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ، فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ

Marfat.com

الرَّحْمَةِ .))[1]

''تم سے پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے (۹۹) قتل کیے تھے۔ اُس نے روئے ارضی کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اسے ایک راہب کا پتہ بتایا گیا۔ وہ راہب کے پاس حاضر ہوا اور کہا: میں ننانوے (۹۹) قتل کیے ہیں، کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ راہب نے کہا: نہیں! اس پر اُس نے راہب کو بھی قتل کر کے سو کا عدد پورا کردیا۔ اُس نے پھر زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اسے ایک عالم دین کا پتہ بتایا گیا۔ اس نے عالم سے کہا: میں نے سو قتل کیے ہیں، کیا میری توبہ قبول ہونے کی کوئی صورت ہے؟ عالم دین نے کہا: ہاں! توبہ کے اور اس کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے؟ فلاں علاقے میں چلے جاؤ، وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ مل کر اللہ کی عبادت کرو اور اپنی اس زمین کی طرف واپس مت آنا، یہ برائی کی زمین ہے۔ وہ آدمی وہاں سے چل پڑا، جب ٹھیک درمیان راستے میں پہنچا تو اس کی موت کا وقت آ گیا۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑ پڑے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کر کے چلا تھا اور اپنے دل کو اللہ کی طرف موڑ چکا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے قطعاً کوئی نیک کام نہیں کیا۔ اب ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں ان کے پاس آیا۔ فرشتوں نے اُس (آدمی نما فرشتے) کو اپنا فیصل بنالیا۔ اس (فیصلہ دینے والے)

---

[1] صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب قبول توبة القاتل وان کثر قتله ح ۲۷٦٦۔ صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ، ح ۳۲۸۳ (حدیث مسلم سے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ)

Marfat.com

فرشتے نے کہا: دونوں مقامات کے درمیان کا فاصلہ ناپ لو، جس مقام سے وہ قریب ہے اسی میں اس کا شمار کرلو۔ فرشتوں نے پورے فاصلے کو ناپا تو جس علاقے کی طرف اس کا رخ تھا وہ قریب تر نکلا، لہٰذا رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح قبض کی۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

((فَكَانَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا .))①

''وہ شخص نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت قریب تھا، لہٰذا اُسے نیک لوگوں میں شمار کیا گیا۔''

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ، وَقَالَ: قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا، فَوُجِدَ اِلٰى هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ، فَغُفِرَ لَهٗ .))②

''اللہ تعالیٰ نے نیک علاقے والی زمین کو حکم دیا قریب ہوجا اور برے علاقے والی زمین کو حکم دیا دور ہوجا، پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ زمین ناپیں تو انہوں نے اس شخص (قاتل) کو نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت قریب پایا اور اُسے بخش دیا گیا۔''

لیکن بندے اور اس کی توبہ کے درمیان کیا چیز حائل ہوسکتی ہے؟ اے توبہ کے طلب گار! ذرا غور وفکر تو کر! کیا تیرے گناہ اس شخص کے گناہ سے بھی زیادہ ہیں جس

---

① صحيح مسلم، حواله سابقه، ح ٢٧٦٦۔

② صحيح البخاری، ح ٣٢٨٣.

Marfat.com

نے سو قتل کیے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے سو انسانوں کے قاتل کی توبہ قبول کر لی تو پھر تو کیوں مایوس ہے؟ اے میرے مسلمان بھائی! معاملہ اس سے کہیں عظیم اور مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○﴾ [الفرقان:٦٨ تا ٧٠]

''اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور نہیں قتل کرتے اس نفس کو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر جائز طریقے سے اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں، اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ سزا پائے گا۔ قیامت کے روز اسے دہرا عذاب دیا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا۔ مگر جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور نیک اعمال کیے، پس ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ تو بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔''

اس آیت میں اللہ نے فرمایا اس پر غور کر کے تو دیکھیں:

﴿فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ﴾

''ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دے گا۔''

اس آیت سے اللہ تعالیٰ کے عظیم فضل ہونے کا پتا چلتا ہے، علمائے کرام بتاتے ہیں یہ تبدیلی دو طرح سے ہو سکتی ہے۔

① بری خصلتوں کو اچھی صفات میں بدل دیا جائے، مثلاً: شرک کو ایمان سے، زنا

Marfat.com

جائے عفت آئے جھوٹ کو سچ سے اور خیانت کو امانت سے بدل دیا جائے۔

۲ توبہ سے پہلے جو برائیاں کی انہیں قیامت کے روز نیکیوں سے بدل دیا جائے، اللہ تعالیٰ کے فرمان پر غور تو کریں۔

﴿يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ﴾

''اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا۔''

یہ نہیں فرمایا کہ ہر برائی کے بدلے نیکی دی جائے گی یہ بھی ممکن ہے کہ وہ تعداد کے لحاظ سے کم ہوں یا زیادہ ہوں یا برابر۔ اس کا معیار توبہ ہے، یعنی اس کا کس قدر خلوص اور توبہ کی کیفیت ہے۔ کیا اس عظیم فضل سے اور بھی کوئی بڑا افضل ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کی مزید تفصیل اس حدیث میں موجود ہے۔

((جَاءَ شَيْخٌ كَبِيرٌ هَرِمٌ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ يُدَّعِمُ عَلٰى عَصًا، حَتّٰى قَامَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَرَاَيْتَ رَجُلًا عَمِلَ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهَا شَيْئًا وَهُوَ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَتْرُكْ حَاجَةً وَلَا دَاجَةً اِلَّا اَتَاهَا، لَوْ قُسِّمَتْ خَطِيْئَتُهُ بَيْنَ اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَوْبَقَتْهُمْ، فَهَلْ لِذٰلِكَ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: فَهَلْ اَسْلَمْتَ؟ قَالَ: اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ: تَفْعَلُ الْخَيْرَاتِ وَتَتْرُكُ السَّيِّئَاتِ فَيَجْعَلُهُنَّ اللّٰهُ لَكَ خَيْرَاتٍ كُلَّهُنَّ قَالَ: وَغَدَرَاتِي وَفَجَرَاتِي؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ! فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ حَتّٰى تَوَارٰى.))[1]

[1] المعجم الكبير للطبراني ۳۱۴/۷ ح۷۲۳۵ كتاب التوبة۔ امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے الاصابة فی تمییز الصحابة (۲۸۲/۳ ت ۳۹۲۹) میں حدیث کو شروط صحیح کے مطابق قرار دیا ہے۔

Marfat.com

"سیّدنا ابوطویل شطب المدود الکندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک ضعیف الکبیر شخص جس کے ابرو بھی ڈھلک چکے تھے، لاٹھی کے سہارے چلتے ہوئے آیا اور سوال کرنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کا ایسے شخص کی بابت کیا رائے ہے جس سے کوئی گناہ نہ باقی رہا ہو، یعنی تمام گناہ کیے ہوں؟ اتنے گناہ کہ اگر انہیں تمام اہلِ ارض پر تقسیم کر دیا جائے تو تمام کے تمام ہلاک و برباد ہو جائیں۔ کیا ایسے شخص کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے اسلام قبول کر لیا ہے اس نے کہا ہاں، یارسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں اللہ وحدہ لاشریک ہے، وہ عبادت کے لائق ہے اور آپ اس کے رسول ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے تم اچھے کام کرو اور برائیاں ترک کر دو۔ اللہ تعالیٰ غلطیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا۔ اس ناتواں شخص نے حیرت زدہ انداز میں پوچھا: یارسول اللہ! کیا میرے تمام گناہ، فریب کاریاں بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، ہاں! اس نے سنتے ہی کہا اللہ اکبر اور یہ جملہ کہتے ہوئے چلا گیا یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔"

اب توبہ کرنے والا یہ سوال بھی کر سکتا ہے کہ جب میں نماز نہیں پڑھتا تھا، اور ملت اسلامیہ کے قریب تک نہیں پھٹکتا تھا اس دورِ سیئہ میں میں نے کچھ نیک اعمال بھی کیے تھے، کیا اب وہ کام آئیں گے، وہ میرے اعمال صالحہ میں شمار ہوں گے؟ اس حدیث کا جواب سیّدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شکل میں موجود ہے ہمارے سامنے ہے انھوں نے کہا:

((یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَیْتَ اَشْیَاءَ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ اَوْ عِتَاقَةٍ اَوْ صِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فِیْهَا مِنْ

Marfat.com

اَجْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَسْلَمْتَ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنْ خَیْرٍ .)) ①

''اے اللہ کے پیارے نبی! جنھیں میں زمانۂ جاہلیت میں نیکی سمجھ کر کیا کرتا تھا جیسا کہ صدقہ کرنا، غلام کا آزاد کرنا اور صلہ رحمی کے لبادے کو ہمیشہ اوڑھے رکھنا، کیا ان کا مجھے اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی سابقہ نیکیوں کے ساتھ اسلام کے دائرہ میں داخل ہوئے ہو۔''

یعنی اسلام کے بعد تمہارے گناہ دھل جائیں گے برائیاں نیکی میں بدل جائیں گی، البتہ نیکیاں اسی طرح برقرار رہیں گی۔

اس کے بعد اور باقی رہ ہی کیا گیا جو تمہیں چاہیے؟

① صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب من تصدق فی الشرك ثم اسلم ح ۱۳۶۹.

Marfat.com

گناہ سرزد ہونے کی صورت میں کیا کروں؟

کبھی تم یوں کہتے ہو کہ اگر مجھ سے گناہ ہو جائے تو میں توبہ کیسے کروں؟ اور وہ کون سے کام ہیں جنھیں گناہ کے بعد فوراً سر انجام دینا ضروری ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گناہ ترک کرنے کے بعد فوراً دو کام کرو!

1. پہلے کا تعلق دل سے ہے کہ غلطی پر نادم اور شرمندہ ہونا اور آیندہ وہ کام نہ کرنے کا عزم مصمم کرنا۔ یہ کام اللہ کے ڈر اور تقویٰ کی وجہ سے ہونا چاہیے۔
2. دوسرے کام کا تعلق انسان کے جسم کے ساتھ ہے کہ وہ نیکی کے مختلف کام کرے اور نماز توبہ ادا کرے، اس کی صداقت یوں ہے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ.)) [1]

''جس شخص سے گناہ کا کام ہو جائے، پھر وہ اٹھ کھڑا ہو، وضو کرے، پھر نماز پڑھے (دو رکعت) پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور بالضرور معاف کر دے گا۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

﴿وَ الَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ

---

[1] سنن الترمذی، کتاب التفسیر باب ٤، سورة آل عمران ح ٣٠٠٦ علامہ البانی رحمہ اللہ نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

Marfat.com

فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ۝﴾ [آل عمران:۱۳۵]

''اور وہ لوگ جن سے کوئی برا کام سرزد ہو جائے، یا وہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھیں تو فوراً اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو؟ اور وہ دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔''

اس کے علاوہ دیگر صحیح روایات میں اللہ تعالیٰ سے گناہوں کو صاف کرنے والی دو رکعات کی تفصیل مذکور ہے جن کا خلاصہ یہ ہے:

[۱] اچھی طرح وضو کرے۔ (کیونکہ جب اعضا کو دھویا جاتا ہے تو اس پانی کے ساتھ اعضا کے گناہ بھی دھل جاتے ہیں یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں)

اچھی طرح وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھے اور وضو کرنے کے بعد درج ذیل دعائیں پڑھے اور ہر دعا پڑھنے کا بہت عظیم اجر ہے۔

((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ .))[1]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ .))[2]

''اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا۔''

---

① صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء ح ٢٣٤.
② سنن الترمذی، ابواب الطهارة، باب ٤١، ح ٥٥.

Marfat.com

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.))[1]

''اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری تعریف کے ساتھ (تیری تقدیس بیان کرتے ہیں) تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کی درخواست کرتا ہوں۔''

۲ کھڑے ہوکر دو رکعت نماز ادا کرے۔

۳ توجہ سے نماز ادا کرے۔ اِدھر اُدھر نہ بھٹکے۔

۴ دل میں دنیاوی خیالات نہ لائے۔

۵ نماز میں بھولے نہیں۔

۶ ذکر واذکار پوری توجہ سے پڑھے اور خشوع وخضوع کا خیال رکھے۔

۷ نماز مکمل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے۔

نتیجتاً اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ جنت اس کے لیے واجب ہوجائے گی۔

اس کے بعد نیکی کے کام کثرت سے کرے اور کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی بغاوت نہ کرے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مسئلہ اس کے سامنے ہونا چاہیے کہ صلح حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی مسئلہ پر بحث ہوگئی، جب انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا تو وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس غلطی کے ازالہ کے لیے بکثرت نیکی کے کام کیے۔

اس صحیح حدیث میں بھی ایک مثال ہے اس پر غور کیجیے! نبیٔ ذیشان علیہ السلام نے فرمایا:

((اِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ

---

[1] المعجم الاوسط للطبرانی ۲/۲۷۱ ح ۱۴۷۸۔ امام الہیثمی نے حدیث کو صحیح کہا ہے، ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد کتاب الطهارة باب ما يقول بعد الوضوء ۱/۲۳۹ ح ۱۲۳۱۔ بعض امور کے دلائل صحیح الترغیب والترهیب کتاب الطهارة ۱/۱۶۶ تحقیق البانی میں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

رَجُلٍ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ، قَدْ خَنِقَتْهُ، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ، ثُمَّ عَمِلَ أُخْرٰى فَانْفَكَّتِ الْأُخْرٰى، حَتّٰى يَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ.))①

''جو شخص پہلے برائیوں کا ارتکاب کرتا ہے، پھر نیکی کے کام کرتا ہے، اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے تنگ زرہ (جنگی لباس) پہن رکھی ہو اور اس نے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہو۔ جب وہ ایک نیکی کرتا ہے تو اس زرہ کا ایک حلقہ کھل جاتا ہے، دوسری نیکی کرتا ہے تو دوسرا حلقہ کھل جاتا ہے، یہاں تک کہ آزاد ہو کر زمین میں پھرنے لگتا ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا نیکیاں خطا کار کو معصیت کی قید سے نکال دیتی ہیں اور اس کو اطاعت و فرمانبرداری کے کھلے میدان میں لے جاتی ہیں۔

گزشتہ بحث کا خلاصہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے۔

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنِّي أَخَذْتُ امْرَأَةً فِي الْبُسْتَانِ فَفَعَلْتُ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ أَنِّي لَمْ أُجَامِعْهَا قَبَّلْتُهَا وَلَزِمْتُهَا وَلَمْ أَفْعَلْ غَيْرَ ذٰلِكَ فَافْعَلْ بِي مَا شِئْتَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَوْ سَتَرَ عَلٰى نَفْسِهِ قَالَ فَأَتْبَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَصَرَهُ فَقَالَ: رُدُّوْهُ عَلَيَّ فَرَدُّوْهُ عَلَيْهِ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ.))

''ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: ایک عورت سے میری ملاقات باغ میں ہوئی، میں نے اس کے ساتھ

① مسند احمد ١٤٥/٤ والمعجم الكبير للطبراني ٢٨٤/١٧ و٢٨٥، ح ٧٨٣ و٧٨٤۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے حدیث کو حسن کہا ہے: صحيح الجامع الصغير ح ٢١٩٢۔

Marfat.com

جماع کے علاوہ سب کچھ کیا، بوسہ لیا اور بغل گیر ہوا۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں، اب آپ میرے ساتھ جو چاہیں سلوک کریں۔ آپ ﷺ نے اسے کچھ نہ کہا اور پھر یہ بندہ چلا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ دری کی تھی اے کاش! یہ بھی اپنا عیب چھپائے رکھتا۔ نبی کریم ﷺ اسے جاتے دیکھ رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: اسے لے آؤ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب اسے بلا لائے تو آپ نے یہ پڑھ کر سنائی:

﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ (هود: ١١٤)

''نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں میں اور کچھ رات گزرنے پر، بلاشبہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ایک یاد دہانی ہے ان کے لیے جو ان لوگوں کو یاد رکھنے والے ہیں۔''

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یارسول اللہ! کیا یہ صرف اس کے لیے ہے یا سب کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً .))[1]

''یہ عنایت تمام لوگوں کے لیے ہے۔''

---

[1] مسند الامام احمد ج ۱ ص ۲۴۹۔ معروف محدث علامہ احمد شاکر نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو مسند احمد تخریج احمد شاکر، حدیث ۲۲۹۰۔ اس سے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ امام مسلم نے حدیث ذکر کی ہے، ملاحظہ ہو: صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ح ٢٧٦٣.

Marfat.com

برے ساتھی مجھے دھمکاتے ہیں

شاید کہ آپ یہ کہیں گے کہ میں توبہ کرنا چاہتا ہوں لیکن! میرے ساتھی مجھے دھمکاتے ہیں، جوں ہی انھیں میرے اندر ذرا برابر بھی تبدیلی ہوتی ہوئی محسوس کرتے ہیں تو وہ چاروں طرف سے مجھ پر دھاوا بول دیتے ہیں اور اس وقت میں ایک کمزور اور ناتواں انسان ہوں، اس لمحے میں کیا کروں؟

بھائی! اس عالم میں ہم آپ کو صبر کی تلقین کرتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے مخلص بندوں کو آزماتا ہے تاکہ جھوٹوں، سچوں، کھروں اور کھوٹوں میں تمیز ہو جائے۔ اب جب آپ نے اس نیک راستے کو اختیار کر ہی لیا ہے تو اس پر ثابت قدم ہی رہیے گا۔ یہ جنوں اور انسانوں میں سے شیطان صفت لوگ آپس میں ایک دوسروں کو پٹیاں پڑھاتے ہوئے اکساتے ہیں تاکہ الٹے قدم تمہیں گناہوں کی دلدل میں دھکیل دیں، لہٰذا اس عالم میں آپ ان سے کنارہ کش رہیں اور ان کی بات نہ مانیں!

ابتداءً یہ لوگ آپ ہر طرح طرح کے جملے کسیں گے، کوئی کہے گا: یہ مذہبی جنون کا چند روزہ دورہ ہے جلد ہی زائل ہو جائے گا، کہیں یہ سننے میں آئے گا کہ ان دنوں اس پر آسیب کا اثر ہے، تعجب تو اس پر ہے جو بندہ اپنے ساتھی کو کہے کہ ''خدا کرے یہ بیماری جلد چلی جائے'' اور اس سے بھی ان کن بات تو یہ ہے کہ ایک صاحب نے توبہ کرلی اور اس کی سابقہ گرل فرینڈز نے اسے کال کی تو اس نے فون پر واضح بات کردی کہ اب میں گناہوں سے بہ تائب ہو چکا ہوں، مزید گناہوں میں ملوث ہونے کا کوئی ارادہ نہیں پھر کچھ عرصے بعد یہ سہیلی اس سے ملے اور کہے: خدا کرے اب تمہارے فرسودہ خیالات تبدیل ہو جائیں۔ اور ایسے ہی لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ

Marfat.com

سورت بطور دعا نازل فرمائی:

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِكِ النَّاسِ o اِلٰهِ النَّاسِ o مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ o الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ o مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ o﴾ [الناس]

''آپ کہہ دیجیے کہ میں لوگوں کے پروردگار، انسانوں کے رب، انسانوں کے مالک اور لوگوں کے معبود کی پناہ مانگتا ہوں، اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

آپ خود ہی ذرا سا غور وفکر کریں کہ کیا آپ کا پروردگار اطاعت کے لائق ہے یا یہ بدکردار ساتھی؟ اب آپ اس موڑ پر یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ آپ کے دوست آپ کو دھمکائیں گے اور اپنے جال میں پھانسنے کی کوشش کریں گے تاکہ تو اسی راستے کی طرف واپس پلٹ جائے۔

میری ایک آدمی سے ملاقات ہوئی، وہ بتانے لگا: میری ایک دوست ہوا کرتی تھی جو کہ انتہائی بری تھی۔ ایک مرتبہ میں مسجد کی طرف جا رہا تھا کہ وہ پیچھے سے گاڑی میں آئی اور ڈرائیور سے کہنے لگی: گاڑی اس کے ساتھ ساتھ چلاؤ اور مجھ سے باتیں کرنے کی ناکام کوششیں کر رہی تھی۔ ایسے پریشان کن موقعوں پر اپنے مؤقف پر ثابت قدم رہنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ﴾ [ابراھیم:۲۷]

''جو لوگ ایمان لاتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں مضبوط قول کے ساتھ دنیا کی زندگی اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔''

برے ساتھیوں کی ہمہ وقت کوشش ہوگی کہ وہ آپ کا گناہوں سے رنگا ہوا ماضی یاد

Marfat.com

دلائیں گے اور ہر طرح کی کوشش کریں گے تاکہ آپ واپس اس قبیح راستے کی طرف مڑ کر چلے جائیں، کبھی وہ پرانی یادوں اور باہمی تعلقات کے ناطے سے، کبھی خط وکتابت کے ذریعے اور کبھی کچھ تو کبھی کچھ۔ آپ کڑے وقت میں ان کی بات نہ ماننا کہیں وہ تمہیں آزمائش ہی میں نہ ڈال دیں۔

اس موقع پر آپ کے سامنے ایک صحابیٔ رسول کا واقعہ ذکر کرتے ہیں اور یہ واقعہ سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا ہے جو غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کو حکم دیا کہ ان سے سوشل بائیکاٹ کردیا جائے یہاں تک کہ اللہ ان کی بابت کوئی حکم نازل فرمائے۔ غسان کے کافر بادشاہ نے انہی دنوں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے نام ایک خط لکھا جس میں تھا:

اما بعد! ہمیں پتا چلا ہے کہ آپ کے ساتھی نے آپ پر ظلم کیا ہے، اللہ نے آپ کو اس لیے پیدا نہیں کیا کہ آپ ذلت وظلم کی زندگی بسر کرو، ہم نہیں چاہتے کہ ایسی شخصیت ضائع ہو، لہٰذا ہم آپ کی مال و دولت سے مدد کرنا چاہتے ہیں۔

غسان کے والی کا خیال تھا کہ آپ کو مال و دولت کے جھانسے میں پھنسا کر آپ کو مدینے سے نکالنے میں کامیاب ہوجائیں گے اور امید تھی کہ آپ باقی زندگی مدینہ سے باہر گزاریں گے۔ اب اس کٹھن موڑ پر جلیل القدر صحابی کا انداز دیکھیے، انہوں نے خط پڑھ کر فرمایا: یہ ایک اور آزمائش ہے اور اس خط کو تنور کا ایندھن بنادیا۔

پیارے مسلمان بھائی! اگر آپ کو بھی کسی بھی برے دوست یا سہیلی کی طرف سے برا خط ملے تو اسے پھاڑ کر جلادو تاکہ وہ راکھ ہوجائے۔ جب آپ اس طرح کریں گے تو گویا کہ آپ نے آخرت کی آگ کو بجھایا جس پر اللہ کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے:

﴿فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ﴾ [الروم: ۶۰]

''پس صبر کیجیے! یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور جو لوگ (آخرت کا) یقین نہیں رکھتے وہ آپ کو کمزور نہ بنادیں۔''

Marfat.com

وہ لوگ مجھے ڈراتے ہیں

میں توبہ کرنا چاہتا ہوں، لیکن میرے برے دوست مجھے دھمکیاں دیتے ہیں کہ وہ مجھے لوگوں میں ذلیل وخوار کریں گے، معزز لوگوں کی محفلوں میں میرے راز فاش کریں گے، کیونکہ ان کے پاس میرے فوٹو اور دستاویزی ثبوت موجود ہیں۔

اس گھڑی میں ہم آپ کو ہی مشورہ دیتے ہیں کہ آپ ان شیطان کے چیلوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور آپ کامیاب ہوں گے کیونکہ شیطان کی تدبیر کمزور ہوتی ہے۔ یہ شیطان کے چیلوں کی تدبیریں اور سازشیں ہیں جو آپ کے خلاف متحد ہو چکے ہیں، مگر مومن کے صبر واستقامت اور ثابت قدمی کے سامنے ساری سازشیں اور تدبیریں پاش پاش ہو کر ختم ہو جائیں گی۔

مگر یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ اگر تم نے ان کا تھوڑا سا بھی ساتھ دیا یا معمولی سا دباؤ بھی قبول کیا تو وہ لوگ تمھیں مزید بلیک میل کریں اور نتیجتاً، آپ ہر جگہ ناکام ونامراد ہو جائیں گے، لہٰذا آپ ان کی بات کبھی بھی تسلیم نہ کرو بلکہ ان کا مقابلہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور یہ دعا مانگو! ”حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ...... مجھے میرا اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔“

رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم سے خطرہ محسوس کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.))[1]

”اے اللہ! ہم ان کے مقابلے میں تجھے لاتے ہیں اور ان کے شر سے بچنے

---

[1] سنن ابی داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا خاف قومًا. علامہ البانی رحمہ اللہ نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح ابی داوٗد ح ۱۳۶۰.

Marfat.com

کے لیے آپ کی پناہ میں آتے ہیں۔''

یہ بات بھی درست ہے کہ ایسے موقعوں پر جم جانا جان جوکھوں کا کام ہے۔ اور وہ بے چاری توبہ کرنے والی لڑکی کی قابل رحم حالت دیکھئے کہ جس کا برا ساتھی ملاقات کے وقت دھمکی دیتے ہوئے کہتا ہے: میں نے تیری ٹیلی فون ریکارڈ رکھے ہیں، میرے پاس تیری تصاویر ہیں، اگر تو نے میرے ساتھ جانے سے انکار کیا تو میں تجھے اور تیرے گھر والوں کو رسوا اور بدنام کردوں گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر انسان ایسے حالات میں پریشان ہو جاتا ہے۔ توجہ کریں کہ شیطان کے ساتھی کس کس طریقے سے توبہ کرنے والوں سے محاذ آرائی کرتے ہیں۔ بسا اوقات تائب لوگوں میں سے فنکار، گلوکار اور گلوکارائیں بھی ہوتی ہیں، یہ شیطان کے چیلے ان کے وہ پوز یا وہ سین سامنے لاتے ہیں جو فحش سے لبریز ہوتے ہیں، تاکہ ان پر نفسیاتی دباؤ ڈالا جائے۔ لیکن اللہ ہر توبہ کرنے والے، پرہیزگار کے ساتھ ہے اور وہ ذات انسان کا بہترین کارساز ہے۔ نہ تو وہ اپنے بندوں کو رسوا کرتا ہے اور نہ ہی انہیں کڑے حالات میں اکیلا چھوڑتا ہے۔ آج تک جس بھی کسی نے اللہ کے ہاں پناہ لی ہو وہ کبھی رسوا نہیں ہوا، لیکن یہ بات ذہن نشین رہے ﴿إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾ تنگی کے بعد آسانی بھی آتی ہے اور یہ مشکل راستے آسان ہو جاتے ہیں۔

تائب بھائی! درج ذیل تاریخی واقعہ ہم گوش گزار کرتے ہیں آپ کے جو ہمارے دعوے کی بہترین دلیل ہے۔ یہ واقعہ جلیل القدر جاں نثار صحابی مرثد بن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ یہ آپ رضی اللہ عنہ ہی کا کارنامہ تھا کہ آپ کمزور مسلمانوں کو چھپ چھپا کر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ پہنچایا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتا ہے:

''مرثد بن ابی مرثد نام کا ایک آدمی تھا، وہ مسلمان قیدیوں کہ مکہ مکرمہ سے (چوری چھپے اٹھا کر) مدینہ منورہ پہنچایا کرتا تھا۔ عناق نام کی ایک بدکار

Marfat.com

عورت مکہ میں رہتی تھی، یہ عورت مرثد کی داشتہ ہوا کرتی تھی۔ مرثد نے کسی قیدی سے وعدہ کر رکھا تھا کہ اسے مدینہ منورہ پہنچائے گا۔ سیّدنا مرثد رضی اللہ عنہ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک چاندنی رات میں، میں آیا اور مکہ کی دیواروں کی چھاؤں تک پہنچ گیا۔ اچانک میری سہیلی عناق بھی آ گئی، اس نے دیوار کے قریب میرا سایہ دیکھا۔ جب قریب ہوئی تو پہچان گئی، اس نے پوچھا: مرثد ہو؟ میں نے کہا: ہاں، مرثد ہوں۔ اس نے خوش آمدید کہا اور بولی: آج رات ہمارے مہمان بنو۔ میں نے کہا: اے عناق! اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کیا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ چلانے لگی: اے بستی والو! یہ رہا تمہارے قیدیوں کو اٹھا کر لے جانے والا۔

سیّدنا مرثد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آٹھ آدمی میرے پیچھے لگ گئے اور میں خندمہ پہاڑ کی طرف بھاگ نکلا۔ بالآخر ایک غار تک پہنچ گیا اور اس میں چھپ گیا۔ وہ لوگ مجھے تلاش کرتے ہوئے میرے سر تک پہنچ گئے، اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈالا کہ وہ مجھے دیکھ نہ سکے۔ پھر وہ واپس چلے گئے اور میں اپنے دوست کے پاس آیا اور اسے اٹھا کر لے گیا۔ وہ خاصا وزنی آدمی تھا، بڑی مشکل سے اسے اِذخر کے مقام تک لایا، اس کی ساری زنجیریں کھولیں، بڑی مشکل اور پریشانی سے میں اُسے اٹھا سکتا تھا، اسے لے کر مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دو دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی داشتہ عناق سے شادی کرنے کی اجازت طلب کی، لیکن آپ خاموش رہے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ اسی موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا

Marfat.com

زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ [النور:۳]

”زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک اور یہ حرام کردیا گیا ہے اہل ایمان پر۔“

اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

((یَا مَرْثَدُ! اَلزَّانِیُ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً وَالزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ فَلَا تَنْکِحْهَا .))①

”اے مرثد! زانی مرد کسی زانیہ یا مشرکہ ہی سے نکاح کرتا ہے اور زانیہ کو کوئی زانی یا مشرک ہی قبول کرتا ہے، لہٰذا تم عناق سے نکاح نہ کرو۔“

یہ واقعہ نہایت غور طلب ہے۔ اس میں غور وفکر کے بعد یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی کیسے مدد کرتا ہے اور کیسے نیک لوگ کا ساتھ دیتا ہے!

اگر حالات بہت زیادہ ناموافق ہوجائیں اور کچھ باتیں اور راز فاش ہوجائیں تو ایسے کڑے وقت میں معاملے کی وضاحت ضروری ہے تو اپنا مؤقف کھلے اور صاف الفاظ میں واضح کردیں اور کہہ دیں کہ میں واقعتاً گناہ گار تھا اب میں اللہ کے حضور توبہ کرچکا ہوں، لہٰذا اب تم کیا چاہتے ہو؟

ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ حقیقی رسوائی تو وہ ہے جو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوگی وہ رسوائی درحقیقت بہت بڑی رسوائی ہے۔ وہاں سو، دوسو، ہزار یا دو ہزار آدمیوں کے سامنے نہیں ہوگی بلکہ گواہیوں کی بنیاد پر ہوگی اور ساری مخلوق کے سامنے ہوگی، وہاں جن، فرشتے اور سیّدنا آدم علیہ السلام سے لے کر آخری انسان تک تمام کے تمام موجود ہوں گے۔

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا پر ذرا غور کرو جس میں انہوں نے اللہ کے حضور یہ

① سنن الترمذی، کتاب التفسیر، تفسیر سورة النور، ح ۳۱۷۷، حدیث صحیح ہے۔ وسنن ابی داوٗد کتاب النکاح، باب ۵، ح ۲۰۵۱.

Marfat.com

درخواست کی:

﴿وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ٥ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ٥ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ٥﴾ [الشعراء:۸۷تا۸۹]

''اور مجھے قیامت کے دن رسوا نہ کرنا، اس دن مال کوئی فائدہ نہ دے گا نہ اولاد مگر وہ جو قلب سلیم لے کر اللہ کے پاس حاضر ہوا۔''

اپنے مشکل ترین حالات میں نبی کریم ﷺ کی درج ذیل دعاؤں کے ساتھ اپنی حفاظت کیجیے۔

((اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا .))[1]

''اے اللہ! ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی فرما اور پریشانیوں سے امن وسکون میں رکھ۔''

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا .))[2]

''اے اللہ! جو ہم پر ظلم کرے اس سے ہمارا بدلہ لے۔''

((اَللّٰهُمَّ لَا تُشْمِتْ بِنَا الْاَعْدَاءَ وَلَا الْحَاسِدِیْنَ .))[3]

''اے اللہ! دشمنوں اور حسد کرنے والوں کو ہم پر خوش ہونے کا موقع نہ دے۔''

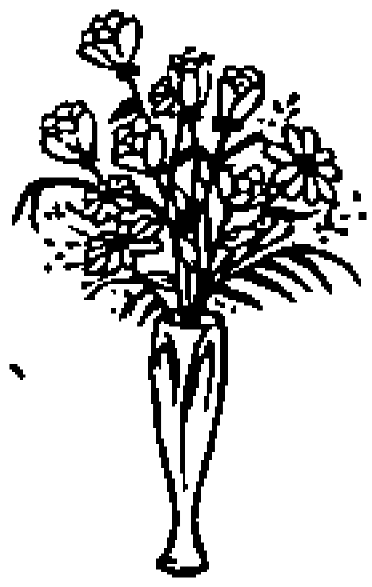

① مسند احمد ۳/۳ ح ۱۱۰۰۹۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع الصغیر ح ۱۲۶۲.

② سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۸۰ ح ۳۵۰۲۔ امام ترمذیؒ نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

③ صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من جهد البلاء، ح ۵۹۸۷۔ المستدرك للحاكم ج۱، ص ۵۲۵، کتاب الدعوات۔ (بخاری اور حاکم کے الفاظ مطابق نہیں ہیں، معنی وہی ہے)

Marfat.com

احساسِ گناہ نے زندگی اجیرن بنادی ہے

آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں نے بے شمار گناہ کیے تھے، اب اللہ کے حضور توبہ کر چکا ہوں، لیکن میرے گناہ مجھے پریشان کرتے رہتے ہیں۔ ماضی کی یاد بہت آتی ہے جس کی وجہ سے زندگی کا سکون اور چین چھن جاتا ہے، نیند نہیں آتی، راتیں آنکھوں میں کٹ جاتی ہیں اور بے سکونی رہی ہے۔ مجھے کوئی ایسا طریقہ بتلائیں جس سے زندگی پر سکون ہو جائے۔

میرے مسلمان بھائی! اس طرح کے جذبات سچی توبہ کی عکاسی کرتے ہیں، اس کا نام ندامت اور شرمندگی ہے اور ندامت ہی توبہ ہے۔ ماضی میں جو گزر چکا ہے اگر اس طرف دھیان جائے تو یہی امید رکھو اللہ تعالیٰ ضرور بخش دیں گے۔ اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَالَ وَ مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ﴾ [الحجر:٥٦]

''کہا: اللہ کی رحمت سے تو صرف وہی مایوس ہوتے ہیں جو گمراہ ہیں۔''

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَالْاَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ، وَالْقُنُوْطُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ، وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ.))[1]

''کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف ہو جانا، اللہ تعالیٰ سے ناامید ہو جانا اور اس کی رحمت سے مایوس ہونا۔''

---

[1] مصنف عبد الرزاق ج۱۰، ص ۴۵۹، ح ۱۹۷۰۱۔ امام ہیثمی نے حدیث کو صحیح کہا ہے، ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ۱/۱۰۴، ح ۳۹۲.

Marfat.com

مومن اللہ تعالیٰ کے خوف اور امید کے مابین رہتا ہے، البتہ کبھی کبھار ایک چیز ضرورت کے تحت دوسری پر غالب آجاتی ہے۔ جب انسان کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو خوف کا احساس غالب آجاتا ہے، اس وجہ سے اسے توبہ کی توفیق ملتی ہے۔ جب انسان توبہ کرتا ہے تو امید کا یہ پہلو اس کے احساسات کی ڈھارس بندھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے اس کے گناہوں کو معاف کردے گا۔

Marfat.com

کیا میں اعتراف گناہ کروں؟

کبھی سائل دکھ بھرے لہجے اور غمگین آواز میں یہ سوال کرتا ہے کہ میں توبہ کرنا چاہتا ہوں، کیا میرے لیے ضروری ہے کہ میں سر عام گناہوں کا اعتراف کروں؟ اور قبول توبہ کے لیے بھی شرط ہے کہ میں جج کے سامنے اپنے تمام گناہوں کا اعتراف کروں اور اس سے شرعی حد کے نفاذ کی درخواست کروں۔ کیا سیّدنا ماعز رضی اللہ عنہ کی توبہ، غامدیہ خاتون اور اس صحابی کی توبہ جس نے باغ میں خاتون کو بوسہ دیا تھا، ان واقعات سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ اعتراف گناہ ضروری ہے اور میں بھی ایسے ہی کروں۔

میرے مسلمان بھائی! آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ توحید کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ بندے اور رب کے درمیان کسی واسطے کی ضرورت نہیں، یہ ایسا عمل ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ.....﴾ [البقرة:١٨٦]

”اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو (انہیں بتلا دیجیے) میں قریب ہوں، پکارنے والا جب بھی مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا اور قبول کرتا ہوں۔“

اور جب ہم یہ ایمان و یقین رکھتے ہیں کہ ہماری توبہ کا مقصد رب تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہے تو اعتراف گناہ بھی اللہ کے دربار میں ہوگا، دعائے سیّد الاستغفار میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

((اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ .))[1]

''اے پروردگار! جو تو نے مجھ پر انعامات کیے ہیں، میں ان کا معترف ہوں اور ساتھ ہی اپنے گناہ اور کوتاہی کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔''

یعنی میں تیرے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ ہم عیسائیوں کی مانند نہیں کہ جن کو راہبوں اور مسندِ اعتراف کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے گناہ کا اعتراف کرنا ہوتا ہے، اس کے بعد سزا تجویز ہونے اور ملنے کے بعد انہیں بخشش کے آثار دکھائے جاتے ہیں، یہ کیسی کیسی مضحکہ خیز تائب اور توبہ قبول ہونے کی لایعنی صورتیں ہیں، جب کہ اللہ نے مسلمانوں کا یہ قاعدہ یوں بیان فرمایا:

﴿اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ....﴾

[التوبة:۱۰٤]

''کیا وہ لوگ نہیں جانتے کہ وہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔''

یعنی اللہ نے اپنے مقدس کلام میں ''من عبادہ'' کا جملہ فرما کر تمام وسیلوں اور واسطوں کا رد فرمایا اور ہمیں آگاہ کیا کہ خود ہی چلے آؤ میں تمہاری توبہ قبول کروں گا۔ رہا معاملہ حدود کا جب تک اطلاع جرم قاضی، مملکت سربراہ تک نہ پہنچے تو انسان کے لیے ضروری نہیں کہ وہ اپنے گناہ کا اعتراف کرے کیونکہ وہ جانے کہ اگر اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی ہے تو اسے بھی اپنے عیب چھپانے چاہئیں۔ اگر توبہ کا معاملہ بھی بندے اور رب کی ذات کے درمیان رہے تو کافی ہے اور اللہ کے بہترین ناموں میں سے ایک ''ستیر'' بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے۔

صحابہ میں سے ماعز اسلمی اور غامدیہ کا واقعہ جنہوں نے زنا کیا تھا وہ شخص جس نے

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، ح ٥٩٤٧ ومسند احمد ١٢٢/٤.

Marfat.com

باغ میں بوس و کنار کیا تھا انہوں نے صلتاً ایسا کام کیا جو کہ انسان واجب نہ تھا، لیکن گناہ کی شدت ندامت نے انہیں چین سے بیٹھنے نہ دیا اور نبیٔ اقدس ﷺ کے پاس آئے اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا۔

جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب ماعز اسلمی نے اعتراف گناہ کیا تو آپ ﷺ نے اس سے اعراض کرتے ہوئے منہ پھیرلیا۔ اس طرح دوسرا شخص جس نے بوسہ لیا تھا کے بارے میں جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: اے کاش! یہ اپنا پردہ رکھ لیتا۔ تو نبی کریم ﷺ نے عمر کے قول پر خاموشی اختیار کرتے ہوئے عمر کے قول کی تائید کی۔

تائب نے جب توبہ کرلی تو اس کو قطعاً روا نہیں کہ وہ عدالت میں جا کر اپنا گناہ ریکارڈ کروائے، نہ وہ گھر میں بند ہوکر کسی دوست کے ہاتھوں کے کوڑے کھائے، اور نہ ہی امام سے کہہ کر حد نافذ کروائے، جیسا کہ بعض احساس کم تری کا شکار ہونے والوں کا حال ہوتا جس کی واضح مثال آپ کے سامنے ہے۔

ایک گناہ گار کسی جاہل امام مسجد کے پاس گیا اور اپنے سارے گناہوں کا اعتراف کرکے مسئلہ کا حل چاہا۔ امام مسجد نے مشورہ دیا کہ ''سب سے پہلے تو تم عدالت میں جاؤ اور اپنے سارے اعتراف ریکارڈ کرواؤ، اس کے بعد تم پر قانون نافذ ہو، پھر تمہارے معاملے پر غور کریں گے۔''

جب اس غریب نے دیکھا کہ امام صاحب کے بتائے ہوئے تمام کام ذمہ داری کے ساتھ نہیں نبھا سکتا تو توبہ سے منحرف ہو جاتا ہے اور سابقہ راہ کو اختیار کرلیتا ہے۔

اس معاملے کی بابت وقت کی فرصت کو غنیمت سمجھتے میں تو کچھ یوں کہوں گا ذرا غور سے ملاحظہ فرمایئے گا۔

اے مسلمانو! دینی احکام کا علم جاننا ایک امانت ہے اور اسباب صحیحہ کے ذریعہ سے

Marfat.com

علم حاصل کرنا بہت بڑی ذمہ داری ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [النحل:۴۳]

''اہل ذکر سے سوال کرو اگر تم نہیں جانتے۔''

نیز دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿اَلرَّحْمٰنُ فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا﴾ [الفرقان:۵۹]

''رحمٰن کی شان کسی باخبر سے پوچھ۔''

ہر مقرر اس لائق نہیں ہوتا کہ اس سے مسائل پوچھے جائیں اور نہ ہی امام اور مؤذن یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ اس سے شرعی احکام کے متعلق سوال پوچھے جاسکیں اور اس کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول پاک ﷺ نے امت کو گمراہ کرنے والوں اماموں کا اندیشہ فرمایا تھا۔

ہمارے اسلاف میں سے کسی نے کہا تھا کہ یہ علم دین کا حصہ ہے، گمراہ کرنے والوں سے ہوشیار رہو اور جو مسئلہ یا کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اہل علم کی طرف رجوع کریں اور ان سے دریافت کرو۔

Marfat.com

توبہ کے طلب گاروں کے لیے
چند اہم فتاویٰ جات

کبھی ذہن میں یہ سوال آتا ہے کہ میں توبہ کرنا چاہتا ہوں مگر مجھے توبہ کے احکام کا علم نہیں، بعض گناہوں کے بارے میں توبہ سے متعلق بہت سے سوالات ذہن میں گردش کرتے رہتے ہیں کہ مجھ سے حقوق اللہ کی ادائیگی میں جو کمی کوتاہی ہوتی رہی ہے، میں اس کا ازالہ کیسے کروں؟ اور حقوق العباد جو میں غصب کر چکا ہوں انھیں کس طرح حق داروں تک پہنچاؤں؟ کیا ان تمام مسائل کا کوئی حل ہے؟

اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والے! ہم آپ کے تمام سوالات کا حل پیش کر رہے ہیں جو آپ کے سرگرداں نفس کو مطمئن کر دے گا۔

سوال: ایک گناہ کر لینے کے بعد میں توبہ کر لیتا ہوں، لیکن نفسِ امارہ پھر مجھ پر غالب آجاتا ہے اور میں دوبارہ پھر اس ای گناہ کا ارتکاب کر لیتا ہوں۔ اس نئے گناہ کی وجہ سے کیا میری توبہ باطل ہو جائے گی۔ کیا پہلا گناہ اور دوسرا گناہ سب میرے ذمہ باقی رہیں گے؟

جواب: اکثر علماء کا فتویٰ ہے کہ توبہ کے صحیح ہونے میں یہ شرط نہیں ہے کہ انسان سے وہ گناہ دوبارہ سرزد نہ ہو۔ توبہ کی صحت شرط یہ ہے کہ وہ اس گناہ سے باز آجائے، اس پر نادم ہو اور آیندہ وہ کام نہ کرنے کا پختہ عہد کرے، لیکن وہی غلطی دوبارہ اس سے سرزد ہو جائے تو یہ ایک نیا گناہ شمار ہوگا اور اسے ازسرنو توبہ کرنا ہوگی اور اس کی پہلی توبہ

Marfat.com

درست ہے اور برقرار ہے۔

سوال: کیا اس شکل میں میری توبہ درست ہے کہ میں ایک گناہ سے توبہ کرلوں اور دوسرا گناہ بدستور کرتا رہوں؟

جواب: ایک گناہ سے توبہ کرنا درست ہے، اگرچہ دوسرا گناہ وہ برابر کر رہا ہو، بشرطیکہ دوسرے گناہ کا تعلق پہلے گناہ سے نہ ہو، مثلاً: ایک شخص سود سے توبہ کرتا ہے اور شراب پینے سے توبہ نہیں کی تو اس کی سود سے توبہ صحیح ہوگی اور اسی طرح برعکس معاملہ ہے، یعنی شراب سے توبہ کرلی اور سود سے نہیں کی تو شراب سے اس کی توبہ درست ہے اور سود کا جرم باقی رہے گا۔ اگر کسی نے ''ربا الفضل'' سے توبہ کی مگر ''ربا النسیئہ'' لیتا رہا تو اس شکل میں اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ اسی طرح کسی چرس پینے سے توبہ کی مگر شراب برابر پیتا رہتا ہے تو اس کی توبہ بھی قبول نہ ہوگی۔ ایسے شخص کی توبہ بھی قبول نہ ہوگی جو کہے کہ میں فلاں عورت سے زنا نہیں کروں گا لیکن دوسری عورت سے زنا کرتا رہے۔ ایسے لوگوں کی توبہ قبول کے لائق نہیں ہے، چونکہ انہوں نے گناہ کی ایک شکل کو چھوڑ کر دوسری شکل کو اختیار کرلیا ہے بنیادی طور پر گناہ نہیں چھوڑا۔

سوال: میں نے ماضی میں متعدد حقوق اللہ کو چھوڑے رکھا ہے۔ نمازیں نہیں پڑھیں، روزے نہیں رکھے اور زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔

جواب: تارکِ نماز کے بارے میں راجح قول یہی ہے کہ اس پر نمازوں کی قضا پوری کرنے کا فرض نہیں ہے، اس لیے کہ ان کا وقت نکل گیا جسے پالینا ممکن نہیں، اس کے بدلے بکثرت توبہ واستغفار کرے اور نوافل کا اہتمام کرے، یقیناً اللہ تعالیٰ اسے معاف کردے گا۔

روزوں کے تارک کا معاملہ یوں ہے کہ وہ روزہ چھوڑنے کے زمانے میں عاقل، بالغ اور مسلمان تھا تو اس پر روزوں کی قضا ادا کرنا واجب ہے۔ بلا عذر روزے چھوڑنے

Marfat.com

میں اس قدر تاخیر کرے یہاں تک کہ دوسرا رمضان آ گیا تو بطور کفارہ فی روزہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی اس کے ذمہ باقی ہے۔ یہ تاخیر کا کفارہ ایک ہی مرتبہ ادا کرنا ہوگا، خواہ کئی رمضان کے روزے اس کے ذمہ باقی ہوں۔

مثلاً: ایک شخص نے 1400ھ کے رمضان کے روزے اور 1401ھ کے پانچ روزے بلا عذر چھوڑ دے۔ اب آٹھ روزوں کی قضا اس کے ذمہ لازم ہے اور ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کھانا کھلانا اس کی ذمہ داری ہے۔

دوسری مثال: ایک لڑکی 1400ھ میں بالغ ہوئی، شرم کے مارے اس نے گھر والوں کو نہ بتلایا اور ایام ماہواری میں آٹھ روزے بھی رکھے اور بعد میں ان کی قضا نہیں دی، اب اُسے توبہ کی توفیق ملی۔ اس کا حکم بھی پہلی مثال کے حکم کی طرح ہے کہ آٹھ روزے رکھے اور آٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ نماز چھوڑنے اور روزہ چھوڑنے میں فرق ہے۔ بعض اہل علم کا مؤقف یہ ہے کہ جس نے جان بوجھ کر روزے چھوڑے اس کے ذمے قضا نہیں ہے۔[1] اور عذر کی وجہ سے جو روزے چھوڑے اس کے ذمہ قضا ہے۔

وہ شخص جس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اس کا ادا کرنا واجب ہے، کیونکہ زکوٰۃ اگر ایک طرف اللہ کا حق ہے تو دوسری طرف فقیر کا بھی حق ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے مدارج السالکین ۱/۳۸۳۔

سوال: اگر گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہو پھر توبہ کیسے کرنی چاہیے؟

جواب: اس مسئلہ کو سمجھنے کے لیے نبیٔ ذیشان ﷺ کا فرمان بنیادی حیثیت رکھتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

---

① اس آدمی کے ذمے قضا نہیں ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسے روزے معاف ہوگئے، بلکہ اس کا جرم اتنا سنگین ہے اس کے روزے بطور قضا قبول ہی نہیں۔ اگر استغفار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا گناہ معاف کردے تو تب بھی وہ آدمی اجر عظیم سے محروم رہے گا۔

Marfat.com

((مَنْ كَانَتْ لَهُ مُظْلَمَةٌ لِاَحَدٍ مِنْ عِرْضِهِ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مُظْلَمَتِهِ، وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَّهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ.))[1]

''جس کسی نے اپنے بھائی کی عزت پامال کی، یا کسی شکل میں بھی زیادتی کی ہو تو اُسے آج ہی معاف کروالینا چاہیے، اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جب درہم و دینار نہ ہوں گے۔ اگر اس کے نامۂ اعمال میں نیک عمل ہوں گے تو ظلم وزیادتی کے بقدر لے لیے جائیں گے اور اگر اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں بھی نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہ اٹھا کر اس کے کھاتے میں ڈال دیے جائیں گے۔''

توبہ کرنے والا ان جرائم کی سزا سے اسی وقت بچ سکتا ہے جب وہ حق دار لوگوں کو ان کے حقوق ادا کردے یا معاف کروالے، اگر وہ اسے معاف کردیں تو ٹھیک ورنہ ان کے حقوق اسے لوٹانے ہوں گے۔

سوال: میں نے ایک یا چند اشخاص کی غیبت کا مرتکب ہوا ہوں اور کچھ لوگوں پر بہتان بازی کی ہے جس سے وہ مبرا تھے۔ ان سے معذرت کرنے کے ساتھ ساتھ کیا ان کو اس غیبت یا تہمت کے متعلق بھی بتلانا ضروری ہے، اگر ضروری نہیں تو پھر توبہ کیسی کی جائے؟

جواب: ایسے موقع پر فائدہ اور نقصان کا اندازہ کرکے اس مسئلہ کا حل تلاش کیا جاسکتا ہے۔ جب متعلقہ افراد کے متعلق یہ خیال ہو کہ یہ بات بتلانے سے ناراضگی کا اظہار نہیں کریں گے نہ کینہ اور غم و غصہ بڑھے گا تو ایسے لوگوں سے کھلے لفظوں میں اپنی

---

[1] صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب من کانت له مظلمة عند الرجل فحللها له ح:۲۳۱۷.

Marfat.com

غلطی کا اظہار کر کے ان سے معافی مانگ لی جائے، خواہ اس کا اظہار عام لفظوں میں ہو، مثلاً: یوں کہے کہ میں نے ماضی میں آپ کے متعلق کچھ غلطیوں اور عزت ہتک کی ہے، اور اپنی زبان سے کچھ ناجائز کلمات نکال کر آپ پر زیادتی اور گستاخی کی ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگی ہے، لہٰذا آپ سے بھی معافی کی درخواست ہے آپ بھی مجھے معاف فرما دیں، خواہ اپنی غلطیوں کی پوری تفصیلات ذکر نہ بھی کرے تو کوئی حرج نہیں۔

اگر صورتِ حال ایسی ہو کہ جب ان لوگوں کو غیبت اور بہتان کے بارے میں بتلایا جائے گا تو وہ بھڑک اٹھیں گے ان کو مزید غصہ آئے گا (عصرِ حاضر میں اکثر ایسے ہی ہوتا ہے) یا ان کے ساتھ عمومی الفاظ میں بات کی جائے تو وہ تفصیلات جانے بغیر معافی دینے پر راضی نہ ہوں گے۔ اس حالت میں انہیں غیبت و بہتان کے بارے میں بتلانا ضروری نہیں، چونکہ شریعت فساد میں زیادتی کا حکم نہیں دیتی۔ ایسا شخص جو اس خبر دینے سے پہلے امن وسکون میں ہے ان چیزوں کی اطلاع دینا دشمنی کا باعث بن سکتا ہے تو یہ شریعت کے مقصد کے منافی ہے، چونکہ شریعت دلوں میں الفت اور آپس میں محبت کرنا چاہتی ہے۔ کبھی کبھار ایسی خبر دشمنی کا سبب بن جاتی ہے، جس کی غیبت کی گئی ہے، اس کا دل غیبت کرنے والے کے بارہ میں کبھی صاف نہیں ہوگا۔ ایسی حالت میں درج ذیل کاموں پر عمل کر لینا کافی ہوگا۔

۱: توبہ کرنے والا اپنی غلطی پر نادم ہو اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے۔ اس گناہ کی سنگینی اور قباحت پر غور وفکر کرے اور اسے حرام سمجھے۔

۲: جن کے سامنے غیبت اور بہتان طرازی کی تھی اس کے سامنے اپنے جھوٹے ہونے اقرار کرے اور جس پر تہمت وغیرہ لگائی ہے اس کی براءت کا اعلان کرے۔

۳: جن مجالس میں اس نے اُس کی غیبت کی یا اس پر تہمت لگائی تھی، انہی مجالس میں

Marfat.com

اس کی اچھی صفات کا تذکرہ کرے۔

۴: جس کی اس نے غیبت کی تھی اس کی طرف سے اس کا دفاع کرے اور اگر کوئی اس کی برائی بیان کرے تو یہ اس کا جواب دے۔

۵: اس کی عدم میں موجودگی میں اس حق میں استغفار کرے۔ ①

اے میرے مسلمان بھائی! یہ بات نہایت غور طلب ہے کہ مالی حق تلفی و جسمانی نقصان، غیبت اور چغلی میں صراحتاً فرق ہے۔ مالی حقوق کے متعلق جب متعلقہ افراد کو پتا چلے گا اور مال واپس ملے گا تو وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور وہ خوشی اور راحت محسوس کریں گے، لہٰذا مالی حقوق چھپانے جائز نہیں اور وہ حقوق جن کا تعلق عزت و آبرو سے ہے کا معاملہ اس کے برعکس ہے چونکہ اس کی اطلاع ملتے ہی صاحب حق کو غصہ آئے گا اور وہ پریشان بھی ہوگا، لہٰذا ان کا بیان کرنا بہتر نہیں ہے۔

سوال: عمداً قتل کرنے والا کیسے توبہ کرے؟

جواب: عمداً قتل کرنے والے پر تین طرح کے حقوق ہیں:

۱: اللہ کا حق۔

۲: مقتول کا حق۔

۳: مقتول کے ورثا کا حق۔

اللہ تعالیٰ کا حق تو صرف توبہ کے ساتھ ہی ادا ہوسکتا ہے۔ ورثا کے حق کی ادائیگی اس طرح ہوسکتی ہے کہ قاتل اپنے آپ کو ان کے سپرد کردے تاکہ وہ اپنا حق لے لیں چاہیں قصاص لے لیں، چاہیں تو دیت قبول کرلیں یا ان کی صواب دید کہ اُسے معاف کردیں۔ باقی رہا مقتول کا حق تو وہ دنیا میں کسی شکل میں بھی ادا کرنا ممکن نہیں۔ علماء کا کہنا ہے کہ اگر قاتل پورے اخلاص سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ مقتول کا حق اس سے

---

① مدارج السالکین ۱/۲۹۱، المغنی لابن قدامہ مع الشرح ۱۲/۷۸۔

Marfat.com

معاف کردیں گے اور اپنی طرف سے مقتول کو روزِ قیامت اپنے پاس سے اجر وثواب دے دیں گا۔

علماء کے مختلف اقوال میں سے یہ قول سب سے بہتر اور عمدہ ہے۔ ①

سوال: چور کیسے توبہ کرے؟

جواب: اگر چوری شدہ مال اس کے پاس موجود ہو تو مالکان تک پہنچا دے، اگر استعمال کی وجہ سے چیز تلف ہو جائے یا پرانی ہو کر اس کی مالیت کم ہو جائے تو اس کے عوض دینا فرض ہے، الاّ کہ مالکان اپنے مرضی سے معاف کردیں۔ فالحمدللہ!

سوال: جن لوگوں کا میں نے مال چرایا ہے جب ان سے سامنا ہوتا ہے تو شدید پریشانی ہوتی ہے۔ میرے پاس وضاحت کے لیے الفاظ نہیں ہیں اور نہ پاس اتنی جرأت ہے کہ ان سے معذرت کرلوں تو اب میں کیا کروں؟

جواب: اگر آپ میں ان کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو ان کا معاوضہ ان تک پہنچا دو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، یا آپ کسی دوسرے آدمی کے ہاتھ معاوضہ بھیج دیں اور اس سے کہیں کہ وہ آپ کا نام نہ بتلائے یا بذریعہ ڈاک بھیج دیں، خاموشی سے ان کے پاس رکھ آئیں اور گول مول بات کرتے ہوئے یوں کہہ دے کہ کسی کے پاس تمہارے پیسے موجود تھے اس نے یہ پیسے بھیجے ہیں، وہ نام نہیں بتانا چاہتا آپ اسے قبول کرلیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ حق دار تک اس کا حق پہنچ جائے۔

سوال: میں اپنے باپ کی جیب سے کچھ رقم نکال لیا کرتا تھا، اب میں اس کام سے توبہ کرنا چاہتا ہوں، لیکن مجھے اندازہ نہیں کہ میں نے کتنی رقم چوری کی ہے اور ان کو بتلانے کا حوصلہ بھی نہیں ہے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے غالب گمان چوری کی گئی رقم کا اندازہ

---

① مدارج السالكين لابن قيم ١/٢٩٩.

Marfat.com

لگالیں کہ رقم اتنی تھی یا اس سے زیادہ تھی۔ اب جس طرح خاموشی سے آپ نے رقم چرائی تھی اسی طرح خاموشی سے جیب میں ڈال دیں۔

سوال: میں نے بہت سارے لوگوں کی چوریاں کی ہیں اب مجھے ان کے ایڈریس اور نام تک معلوم نہیں۔ اب میں نے توبہ کی ہے تو مجھے مزید کیا کرنا چاہیے؟ دوسرے آدمی کا سوال ہے کہ میں نے تجارتی کمپنی کا مال چرایا ہے، کمپنی یہ کاروبار چھوڑ کر جا چکی ہے، اب میرے لیے کیا فتویٰ ہے؟ تیسرا آدمی کہتا ہے کہ میں نے ایک دوکان سے چوری کی تھی، اب وہ دوکان کہیں اور شفٹ ہوگئی ہے میں اس کے مالک کو نہیں جانتا تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: آپ کے لیے ضروری ہے کہ اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق انہیں تلاش کریں اگر وہ مل جائیں تو ان کا حق انہیں لوٹا دیں۔ پوری جدوجہد اور کوشش کے بعد بھی نہ ملے یا صاحب حق مر چکا ہو تو وارثوں کو لوٹا دیں ورنہ ان کی طرف سے نیت کر کے صدقہ کردیں اگر چہ وہ کافر ہی ہوں، اللہ تعالیٰ دنیا میں وہ مال انہیں دے دے گا اور آخرت میں انہیں کچھ نہیں ملے گا۔

اس سے ملتا جلتا مسئلہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے نے اپنی کتاب ''مدارج السالکین'' ۱/۳۸۸ پر نقل کیا ہے:

> ''مسلمانوں لشکر کے ایک شخص نے مال غنیمت میں چوری کرلی، کچھ وقت گزرنے کے بعد اس نے توبہ کی تو وہ چوری کا مال لے کر لشکر کے امیر کے پاس آیا۔ امیر نے لینے سے انکار کردیا اور کہا: سارا لشکر اِدھر اُدھر بکھر چکا ہے، اب میں اس کا حصہ انہیں کس طرح پہنچاؤں؟ یہ آدمی حجاج کے پاس مسئلہ دریافت کرنے پہنچا تو حجاج نے کہا: ''اے مسلمان بھائی! اللہ تعالیٰ تو لشکر والوں کو جانتا ہے، ان کے نام اور حسب نسب جانتا ہے، پانچواں حصہ

Marfat.com

خزانے میں جمع کردو اور باقی مال لشکر والوں کی نیت کر کے صدقہ کر دو، اللہ تعالیٰ خود ہی ان سب کو اِس صدقے کا اجر وثواب پہنچا دیں گے۔'' چنانچہ توبہ کرنے والے نے ایسا ہی کیا۔ جب سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس فتوے کی اطلاع ملی تو فرمایا: ''اگر اس طرح کا فتویٰ میں تم کو دیتا تو یہ فتویٰ مجھے اپنی آدھی سلطنت سے زیادہ عزیز ہوتا۔''

اس سے ملتا جلتا فتویٰ مدارج السالکین میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے بھی منقول ہے۔

سوال: میں نے کئی یتیموں کا مال غصب کر رکھا ہے، اس مال سے تجارت کر کے فائدہ بھی حاصل کیا ہے اور مال کئی گنا بڑھ چکا ہے، اب مجھے اللہ کا خوف اور ڈر ہے اور اپنے کیے پر ندامت بھی ہے، اب میں کس طرح توبہ کروں؟

جواب: اس مسئلہ میں علماء کے کئی ایک اقوال ہیں۔ سب سے مناسب، عمدہ اور معتدل قول یہ ہے کہ تم اصل مال یتیموں کو واپس کردو اور آدھا منافع بھی انہیں دے دو۔ مسئلہ کی شکل یوں بنتی ہے گویا کہ تم اور یتیم منافع میں برابر کے حصہ دار تھے، چنانچہ آدھے منافع کے ساتھ اصل مال بھی انہیں واپس کردو۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہی فتویٰ ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے ہے اور امام ابن القیم الجوزیہ (رحمہ اللہ) نے بھی اسی رائے کو ترجیح دی ہے۔ (۱)

اسی طرح اگر کسی نے اونٹ یا بکریاں چوری کی ہوں، آگے ان کے بچے پیدا ہوئے ہوں تو وہ آدمی اصل جانوروں کے علاوہ آدھی اولاد بھی اصل مالک کو واپس کرے گا اور اگر وہ جانور مر چکے ہوں تو ان کی قیمت ادا کرے گا اور ان سے پیدا شدہ آدھے بچے مالکوں کو واپس کرے گا۔

---

(۱) مدارج السالکین ۱/۳۲۹

Marfat.com

سوال: ایک آدمی ایئر کارگو میں کام کرتا تھا اور مختلف قسم کا سامان ان کے پاس پڑا رہتا تھا، اس نے وہاں سے ایک ٹیپ ریکارڈ اس میں سے چرا لیا، کئی سال بعد اس نے توبہ کی، کیا وہ وہی ٹیپ ریکارڈ واپس کرے یا اس کی قیمت دے یا اس جیسی کوئی اور چیز دے؟ واضح رہے اب وہ ٹیپ ریکارڈ بازار میں نایاب ہے۔ (ملتا نہیں ہے)

جواب: وہی چرایا ہوا ٹیپ ریکارڈ واپس کردے، استعمال رہنے یا وقت گزرنے کی وجہ سے جو قیمت میں کمی واقع ہوئی ہے اس کو پورا کردے اور ایسے مناسب طریقے سے ادا کرے کہ خود کو بھی مشقت میں نہ ڈالے، اگر ادائیگی ناممکن ہو تو ٹیپ ریکارڈ کی اصلی قیمت مالک کو واپس کردے۔

سوال: میرے پاس کچھ سودی رقم تھی جو کہ میں نے سب کی سب ختم کردی اب میں پشیمان ہوکر توبہ کرنا چاہتا ہوں تو اب مجھے اس عالم میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس وقت صرف آپ سچی توبہ کو لازم پکڑیں، سود کا معاملہ انتہائی خطرناک ہے کیونکہ آپ کو پتا ہونا چاہیے کہ اللہ نے قرآن کریم میں سود خوروں کے سوا کسی سے اعلان جنگ نہیں کیا اور اس حال میں کہ آپ سے سودی رقم خرچ ہوچکی ہے تو آپ کے کچھ ذمہ نہیں۔

سوال: میں نے حلال وحرام مشترکہ مال سے گاڑی خریدی تھی، اور وہ اب بھی میرے پاس ہے تو اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جو آدمی کوئی ایسی چیز خریدے جو تقسیم نہ ہوسکتی ہو، مثلاً: گھر، گاڑی وغیرہ اور اس کی قیمت ایسے مال سے ادا کی ہو جو کچھ حلال ہو اور کچھ حرام تو اسے چاہیے جس قدر حرام مال کی مقدار ہے اس قدر صدقہ کردے، اور اگر یہ حرام مال کسی دوسروں کا حق تھا تو ان لوگوں کو تفصیل کے مطابق مال واپس دینا ہے جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

سوال: جو مال سگریٹ وغیرہ کی تجارت سے حاصل کیا جائے اور اگر وہ مال دوسرے

Marfat.com

حلال مال سے خلط ملط ہو جائے تو اس صورت میں کیا کرے؟

جواب: جس شخص نے حرام چیزوں کی تجارت کی ہو جیسے آلاتِ موسیقی، سگریٹ اور حرام قسم کی کیسٹیں وغیرہ اور وہ ان کے حرام ہونے سے واقف بھی تھا، پھر جب توبہ کرے تو ایسی حرام تجارت کے منافع کو نیکی کے کاموں میں خرچ کرے۔ لیکن یاد رہے! یہ اس کا صدقہ نہیں، بلکہ اس گناہ سے نجات کا ذریعہ ہوگا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ صرف اور صرف پاکیزہ چیز کو پسند کرتا ہے اور اگر اس قسم کے حرام مال سے حلال مال مل جائے جیسے کوئی کریانہ مرچنٹ کے ساتھ ساتھ سگریٹ، تمباکو وغیرہ فروخت کرتا ہو تو وہ اندازہ لگا کر اس قدر مال نکال کر بھلائی اور خیر کے کاموں میں صرف کر دے حتیٰ کہ اسے یقین ہو جائے کہ اب میرا مال حرام کمائی سے پاک ہے۔ اللہ رب العزت اس کو اس کے بدلے اس سے بہتر مال عطا فرمائے گا، کیونکہ اس ذات فراخی والی اور مہربان ہے۔ عموماً قاعدہ یہ ہے کہ اس کے پاس حرام مال ہو اور وہ توبہ کرنا چاہے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

1. اگر تو اس نے یہ مال بحالت کفر کمایا تھا تو بوقت توبہ اس پر یہ مال نکالنا لازم نہیں، کیونکہ اس کی مثال آپ کے سامنے ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسلام قبول کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حرام کے ذریعے کمائے ہوئے مال کو نکالنے کا حکم نہیں دیا۔
2. اور اگر حرام کی کمائی کے وقت وہ مسلمان تھا اور اس کی حرمت کو بھی جانتا تھا تو توبہ کے وقت جتنا حرام مال اس کے پاس ہے اسے اپنے حلال مال سے نکال کر صدقہ کی نیت کے بغیر اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔

سوال: ایک شخص کو رشوت لینے کی عادت تھی، اس کے بعد اللہ نے اسے توفیق دی وہ صراط مستقیم کی طرف گامزن ہوا، اب وہ توبہ کرنا چاہتا ہے تو اس مال کا کیا کرے؟

جواب: اس معاملے کی دو صورتیں ہیں:

Marfat.com

۱: یا تو اس نے رشوت ایسے آدمی سے لی ہے جو مظلوم اور حق پر تھا جو اپنا حق وصول کرنے کے لیے رشوت دینے پر مجبور تھا کیونکہ رشوت دیے بغیر اسے کوئی چارا نظر نہ آرہا تھا کہ وہ اس حالت میں کیا کرے؟ آخر رشوت دے کر اپنا حق وصول کیا تو ایسے شخص کے لیے جو توبہ کرنا چاہتا ہے ضروری ہے کہ وہ اس مظلوم شخص کی رقم واپس لوٹائے کیونکہ اس مال کا حکم مال مغصوب کا ہے اور اس لیے بھی کہ وہ آدمی مجبور ہو کر رشوت دے چکا ہے۔

۲: دوسری صورت یہ ہے کہ اس نے ظالم سے رشوت لی ہو تا کہ ظالم اس رشوت کے ذریعہ سے وہ چیز یا حق حاصل کرلے جو اس کا نہ تھا۔ اس صورت میں تائب کو چاہیے کہ رشوت واپس نہ کرے بلکہ یہ مال بھلائی کے کاموں میں، مثلاً: فقراء اور مساکین پر خرچ کر دے تا کہ اس کی خلاصی ہو جائے اور جو حق داروں کا حق دوسروں تک پہنچانے میں اس نے مدد کی ہے اس پر توبہ کرے۔

سوال: میں لوگوں سے مال بٹور کر کئی حرام کام کرتا رہا اب میں توبہ کر چکا ہوں تو کیا مجھ پر لازم ہے کہ جن لوگوں سے میں نے مال لیا تھا انھیں واپس کر دوں؟

جواب: جو شخص حرام کام کرتا رہا اور حرام کام کر کے معاوضہ حاصل کرتا رہا تو جب وہ بارگاہ الٰہی میں توبہ کرے تو لازماً جو اس کے پاس حرام مال موجود ہے اس کو خیر کے کاموں پر صرف کرے، البتہ ان لوگوں کو نہ دے جن سے اس نے حاصل کیا ہے۔

مثلاً: زانیہ عورت جب توبہ کا ارادہ کرے تو قطعاً وہ مال جو زانی سے لیا تھا اسے واپس نہ کرے، اور جو گلوکار گانا گا کر مال حاصل کرتا ہے تو جب توبہ کرنا چاہے تو کسی حالت میں بھی ان لوگوں کو مال نہ دے جنھوں نے محفل میں مال لٹایا اور اس طرح منشیات فروش، ان لوگوں کو مال واپس نہ کرے جو اس کے گاہک رہ چکے ہوں۔

اور اسی قسم کا معاملہ جھوٹے گواہ کا ہے کہ جس نے جھوٹی گواہی کے عوض مال لیا تھا،

Marfat.com

جب وہ توبہ کرنے نکلے تو قطعاً اس شخص کو مال واپس نہ کرے جس کے لیے اس نے جھوٹی گواہی دی تھی۔ وجہ یہ ہے کہ حرام گناہ کا سبب بننے والوں کو مال واپس کر دیا تو گویا اس نے دو حرام کام کیے: اوّل حرام کی کمائی، دوم حرام کام کرنے والے کی اعانت جو کہ کھلی اللہ کی نافرمانی ہے۔ لہٰذا توبہ کرنے والے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ حرام کے ذریعے کمائے ہوئے اس مال سے جان چھڑا لے، یعنی اسے کارِ خیر میں خرچ کر دے اور اسی بات کو امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے پسند کیا ہے اور یہی امام ابن قیم جوزیہ کا فتویٰ ہے۔ [1]

سوال: اک بات کی وجہ سے میں ہر وقت پریشان اور اضطراب کا شکار رہتا ہوں، وہ یہ کہ میں ماضی میں ایک عورت سے زنا کرتا رہا ہوں، اب میں توبہ کیسے کروں؟ کیا میں اس معاملے کو چھپانے کے لیے اس پر پردہ ڈالنے کے لیے اس سے شادی کر لوں؟

جواب: زنا کے بابت کئی سوال آرہے ہیں، لہٰذا تمام مسلمانوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا ازسرنو جائزہ لیں اور قرآن وسنت کی روشنی میں اپنی اصلاح کریں بالخصوص مندرجہ بالا مسائل پر توجہ دیں۔

غیر محرم خواتین کو دیکھنے سے گریز کیا جائے (نہ دیکھا جائے) اسی طرح غیر محرم عورت سے خلوت نہ اختیار کی جائے۔ اجنبی عورت سے مصافحہ نہ کیا جائے۔ حجاب شرعی کو لازم پکڑا جائے۔ بلاد کفر کی طرف سفر نہ کیا جائے۔ مسلمان گھر اور مسلمان خاندان کے ساتھ رشتہ داریاں کی جائیں۔ ابتدائی عمر میں شادی کی جائے اور اسی طرح اسی ضمن میں آنے والی تمام ایسی مشکلات کو مدنظر رکھا جائے۔ اس جواب کی طرف آیئے جس آدمی نے زنا کیا اس کی چند ایک شکلیں ہیں:

1: اگر اس نے زنا بالجبر کیا تو اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس عورت کو "مہر مثل" ادا کرے۔ اس عورت کے ذات و مقام کے عوض جو اس نے اسے نقصان پہنچایا اور

---

[1] مدارج السالکین: ۱/۳۹۰۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے توبہ کرے، پھر اگر معاملہ قاضی تک پہنچ کر ثابت ہو چکا ہے تو اس پر حد جاری ہوگی۔

[۲]: اگر زنا عورت کی رضامندی سے کیا ہے تو اس شکل میں صرف توبہ کرے اور اس صورت میں نہ اس سے بچے کا الحاق ہوگا، نہ ہی اس کے ذمہ نان ونفقہ ہوگا۔ کیونکہ یہ بچہ زنا کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے اس کا نسب اس کی والدہ کی طرف منسوب ہوگا نہ کہ زانی کی طرف اور یاد رہے! توبہ کرنے والے کے معاملے کی پردہ پوشی کی خاطر اس عورت سے نکاح کرنا ناجائز ہے، اللہ نے فرمایا:

﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾ [النور:۳]

”زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ یا مشرکہ سے اور زانیہ عورت کو بھی کوئی زانی یا مشرک ہی نکاح میں لاتا ہے۔“

اس عورت کے ساتھ قطعاً نکاح جائز نہیں، جس کی کوکھ میں حرام کا بچہ ہو اگرچہ اسی مرد سے ہی کیوں نہ ہو، اور اسی طرح اس عورت سے بھی نکاح روا نہیں جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں۔ ہاں اس صورت میں ان کا آپس میں نکاح کرنا جائز ہے جب یہ دونوں سچی اور پکی توبہ کرلیں اور اس عورت کے رحم کی براءت واضح ہو جائے اور وہ اس کے ساتھ اک نئی زندگی کا آغاز کریں جسے یقیناً اللہ رب العزت پسند فرماتے ہیں۔

سوال: ایک عورت سوال کرتی ہے کہ اس کی شادی ایک نیک آدمی سے ہوئی اور شادی سے پہلے کچھ ایسے کام سرزد ہوئے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اب میرا ضمیر مجھے ملامت کرتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ شادی سے پہلے کے جو فعل اس سے ہوئے کیا وہ خاوند کو اس کی اطلاع دے۔

Marfat.com

جواب: میاں بیوی پر واجب نہیں کہ وہ ایک دوسرے کو ماضی میں ہونے والے واقعات کی اطلاع دیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں پر پردہ ڈالا ہے تو وہ بھی اپنی پردہ پوشی کریں بس دونوں اللہ کے حضور پکی اور سچی توبہ کریں۔

ہاں، اگر کسی نے لڑکی کو کنواری سمجھ کر شادی کی، پہلی ملاقات میں معلوم ہوگیا کہ وہ کنواری نہیں کہ بلکہ شادی سے قبل گناہ میں ملوث ہو چکی ہے تو وہ شخص حق مہر واپس لے کر طلاق دے سکتا ہے، البتہ اگر اس کی رائے میں اس نے توبہ کر لی ہے تو یہ آدمی اس کے جرم پر پردہ ڈالے اور اپنے ساتھ رکھے، ان شاء اللہ اللہ کی طرف سے اُسے اجر و ثواب ملے گا۔

سوال: لواطت سے توبہ کرنے والے پر کیا چیز فرض ہے؟

جواب: فاعل اور مفعول دونوں پر ضروری ہے کہ اللہ کے حضور گڑ گڑا کر توبہ کریں، یہ بات ان کے علم میں ہونی چاہیے کہ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے کئی قسم کے عذاب نازل کیے۔ اس گھناؤنے جرم کی پاداش میں سیّدنا لوط علیہ السلام کی قوم پر جو عذاب نازل ہوئے تھے وہ کچھ اس طرح تھے۔

① اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی چھین لی، چنانچہ وہ سارے کے سارے اندھے اور پاگل ہوگئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَطَمَسْنَا اَعْيُنَهُمْ﴾ [القمر:۳۷]

"بالآخر ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کردیں۔"

② ان پر زوردار کڑک بھیجی۔

③ ان کے گھروں کو الٹا کردیا۔ نیچے والا حصہ اوپر اور اوپر والا حصہ نیچے کردیا۔

④ ان پر نشان زدہ پتھروں کی بارش برسا کر صبح کے وقت ہلاک کردیا۔

اسی لیے جو شخص اس برے فعل کا ارتکاب کرے اس کی سزا قتل ہے، خواہ وہ شادی

Marfat.com

شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔

نبیٔ ذیشان علیہ السلام نے فرمایا:

((مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوْا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهِ.))[1]

''جب تم کسی کو قوم لوط والا کام کرتے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔''

سوال: میں اللہ تعالیٰ نے توبہ کر چکا ہوں اور میرے پاس کئی چیزیں حرام سے متعلقہ ہیں (حرام) ہیں، مثلاً: آلات موسیقی، کیسٹیں، فلمیں اور یہ سب مل کر بڑی قیمت کو پہنچتی ہیں کیا انہیں بیچ سکتا ہوں؟

جواب: ان چیزوں کا بیچنا حرام و ناجائز ہے کیونکہ ان کی قیمت بھی حرام ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ اِذَا حَرَّمَ عَلٰى قَوْمٍ اَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ.))

''جب اللہ نے کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کیا تو اس چیز کی قیمت بھی ان پر حرام کردی۔''

اگر آپ اس بات سے خوب آشنا ہیں کہ یہ چیز حرام ہے تو اس کی بیع بھی آپ کے لیے حرام ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے اس سے منع فرمایا ہے۔

﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ [المائدہ:۲]

''گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔''

دنیاوی لحاظ سے آپ کو اس مال میں خسارہ ہوگا لیکن ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کے لیے جو اجر ہے وہ کہیں بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے فضل واحسان سے اس کا نعم البدل عطا کردے گا۔

Marfat.com

سوال : میں ایک انسان تھا۔ سیکولر اور بے دین افکار کا پرچار کیا کرتا تھا، اپنے اشعار کو ملحدانہ انداز اور فسوق کے لیے استعمال کرتا تھا۔ اس حال میں اللہ کا مجھ پر کرم ہوا جس کی بنا پر میں اندھیروں سے نکل کر راہِ ہدایت کی طرف آ گیا، چنانچہ اب میں کیسے توبہ کروں؟

جواب : اللہ کی قسم! یہ بہت بڑی نعمت ہے اور احسان عظیم اور یہی ہدایت کا راستہ ہے۔ لہٰذا اللہ کا بار بار شکر ادا کیجیے اور اس پر ثابت قدمی کی دعا کیجیے، جو شخص اسلام کے خلاف اپنے قلم اور زبان کو استعمال کرتا ہوا اور ملحد عقائد یا گمراہ کن بدعتوں اور فسق و فجور کا پرچار کرتا رہا ہو اس پر مندرجہ ذیل امور واجب ہیں:

اولاً: سب سے پہلے وہ اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے توبہ کرے اور پھر علی الاعلان جس قدر ممکن ہو سکتا ہو وہ اپنے ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی توبہ کی نشر و اشاعت کرے، یہاں تک کہ ان لوگوں بھی پتا چل جائے جن لوگوں کو اس نے گمراہ کیا تھا، اور باطل نظریات کی اس قدر تردید کرے کہ تمام متاثرین تک یہ خبر پہنچ جائے اور اس کی خطاؤں کے ذریعہ سے جو جو شبہات لوگوں میں پھیل اور جنم لے چکے تھے ان کی تردید کرے۔ یہاں تک کہ اس کی بھی تردید کرے جو اس نے لکھوایا اور کہا تھا اور یہ بات توبہ کے واجبات میں سے ایک ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ٥﴾ [البقرۃ: ۱۶۰]

''البتہ جو لوگ اس روش سے باز آ جائیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں اور جو کچھ چھپاتے تھے اسے کھول کر بیان کرنے لگیں تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا اور میں بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہوں۔''

---

① سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب فی من عمل عمل قوم لوط ح ۲۴۶۲۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو: ارواء الغلیل ح: ۲۳۵۰.

Marfat.com

ثانیاً: توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان اور قلم کو دینِ اسلام کی نشر و اشاعت کے لیے وقف کر دے اور اسلام کی سر بلندی کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو ہمہ تن اسی کام میں لگا دے اور اس کے ساتھ لوگوں کو حق کی تعلیم اور دعوت دے۔

ثالثاً: تائب کو چاہیے کہ اللہ کے باغی دشمن جو اپنی تقریروں اور تحریروں میں اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں، اپنی تمام صلاحیتیں اور توانائیاں دشمنانِ اسلام کی تردید میں خرچ کرنی چاہئیں۔ انہیں دنیا والوں کے سامنے بے نقاب کر کے رکھ دینا چاہیے اور وہ باطل کے مقابلہ میں اللہ کی تلوار ثابت ہو۔

اسی طرح اگر اس نے کسی کو ذاتی محفل میں کسی غلط اور حرام کام کا کہا تھا، مثلاً: سود کے جواز کا فتویٰ یا اس کے نفع کو حلال قرار دیا ہو تو توبہ کے بعد اس پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی تردید کرے اور یہ سارے کام اس مجلس کو دوبارہ منعقد کرنے کے بعد کرے، ان شاء اللہ اس کی خطائیں معاف ہو جائیں گی۔ اس طرح جو شخص اس کی وجہ سے گمراہ ہوا تھا اس کی اصلاح کر کے اپنی غلطی کا کفارہ ادا کرے۔ ہدایت دینے والا تو اللہ ہی ہے۔

Marfat.com

توبہ کی فضیلت و اہمیت

(احادیث کی روشنی میں)

اے اللہ کے بندو! اللہ نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے۔ تم اس میں داخل کیوں نہیں ہوتے؟ نبیٔ ذیشان علیہ السلام کا فرمان ہے:

((اِنَّ لِلتَّوْبَةِ بَابًا عَرْضُ مَا بَیْنَ مِصْرَاعَیْهِ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، لَا یُغْلَقُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا .))①

''بے شک توبہ کا ایک دروازہ ہے جو اتنا بڑا ہے کہ اس کے دونوں کواڑوں کے درمیان مشرق و مغرب جتنا فاصلہ ہے، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا تب تک یہ دروازہ بند نہ ہوگا۔''

دوسرا فرمان عالی شان یوں ہے:

((اِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوْحًا عَرْضُهٗ سَبْعُوْنَ سَنَةً ، فَلَا یَزَالُ ذٰلِكَ الْبَابُ مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهٖ .))②

''مغرب کی جانب ایک دروازہ کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، یہ دروازہ مستقل طور پر توبہ کے لیے کھلا رہے گا۔

---

① المعجم الکبیر للطبرانی ۸/۶۵ ح ۷۳۸۳۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے حدیث کو حسن کہا ہے: صحیح الجامع الصغیر ح ۲۱۷۷.

② سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب طلوع الشمس من مغربها ح ۴۰۷۰۔ امام البانی رحمہ اللہ نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ نیز ملاحظہ ہو: المعجم الکبیر للطبرانی ۸/۵۴، ۵۵، ۵۶.

Marfat.com

جب تک سورج وہاں (مغرب) سے طلوع نہیں ہو جاتا۔"

حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ پکار پکار کر کہہ رہا ہے:

((يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِي اُغْفِرْلَكُمْ .))

"اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں (اور گناہ) کرتے رہو اور میں سارے گناہ بخشنے والا ہوں، میرے سامنے مغفرت کی درخواست پیش کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔"

اللہ تعالیٰ رات بھر اپنا ہاتھ بڑھائے رکھتا ہے تا کہ دن میں خطا اور غلطی کرنے والا توبہ کرلے اور اللہ تعالیٰ معافی کو پسند کرتا ہے، پھر تم اللہ کی طرف کیوں متوجہ نہیں ہوتے اور اس کی بات کیوں قبول نہیں کرتے؟

اللہ کی قسم! توبہ کرنے والے کے یہ بول کتنے میٹھے ہوتے ہیں جب وہ کہتا ہے: اے اللہ! میں تجھ سے تیری عظمت وقوت کے واسطے اور اپنی کمزوری کا احساس سامنے رکھ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم فرما اور یہ حقیقت ہے کہ تیری ذات بابرکت مجھ سے بے نیاز ہے اور میں ہمہ وقت تیرا محتاج ہوں، یہ میری جھوٹی اور خطا کار پیشانی تیرے سامنے جھک گئی ہے، میرے سوا تیرے اور بہت سارے غلام ہیں، لیکن تیری ذات کے سوا میرا کوئی آقا نہیں۔ تیرے سوا کوئی جائے اقرار اور جائے نجات نہیں۔ میں ایک لاچار کی طرح آپ کی ذات سے سوال کرتا ہوں، ایک کمزور و ناتواں کی طرح تجھ سے دعا کرتا ہوں، تیرے سامنے اپنی گردن کو خم کر دینے والے کا سوال ہے۔ جس کی ناک تیرے سامنے خاک آلود ہے، جس کی آنکھیں تیرے سامنے اشکبار ہیں اور ایسا شخص جس کا دل تیرے سامنے جھکا ہوا ہے۔ توبہ کے متعلق اس واقعے پر غور کرو اور دیکھو اس کا توبہ کے ساتھ کتنا گہرا تعلق ہے!!

Marfat.com

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک صالح شخص کسی راستے پر جا رہا تھا، اچانک اس نے ایک کھلا ہوا دروازہ دیکھا کہ ایک بچہ اپنی ماں سے رو رو کر معافی مانگ رہا ہے، اس کی ماں اس کا پیچھا کر رہی ہے اور اُسے دھکے دے رہی ہے، جب بچہ دروازے سے باہر نکل آیا تو اس کے ماں نے دروازہ بند کرلیا اور واپس پلٹ گئی۔ بچہ تھوڑی دور آگے گیا پھر پریشان ہو کر ٹھہر گیا اور سوچنے لگا کہ جس گھر سے نکالا گیا اس کے علاوہ اس کا کوئی ٹھکانا نہیں اور نہ ماں کے علاوہ کوئی دوسرا ہے جو اسے سینے سے لگالے، یہ بچہ شکستہ دل اور غمگین حالت میں واپس پلٹتا ہے تو دیکھتا ہے کہ دروازہ بند ہے اس نے دروازے سے ٹیک لگائی، اپنا رخسار دروازے کی دہلیز پر رکھا اور سو گیا، اس کے آنسو رخساروں پر جمے ہوئے تھے۔ کچھ دیر بعد اس کی ماں باہر نکلی اور اپنے بچے کو اس حال میں دیکھ کر برداشت نہ کرسکی وہ دفعتاً اس پر گر پڑی اور اُسے اپنے سینے سے چمٹا لیا، اس کا بوسہ لیا، پیار کیا اور روتے ہوئے کہنے لگی:

اے میرے جگر کے ٹکڑے! تو مجھ سے روٹھ کر کہاں چلا گیا تھا؟ میرے علاوہ کون ہے جو تجھے سینے سے لگائے اور پناہ دے گا؟ کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ تو میرے حکم کی مخالفت نہ کیا کر؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے تجھ پر رحمت و شفقت کے لیے بھیجا ہے، اس کے برعکس تو مجھے سزا دینے پر مجبور نہ کیا کر۔ پھر ماں نے بچے کو اٹھایا اور اندر لے گئی۔

اس سے ملتا جلتا واقعہ حدیث میں یوں بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں قیدی لائے گئے، قیدیوں میں سے ایک عورت اپنے بچے کو تلاش کر رہی تھی، اچانک اُسے اپنا بچہ مل گیا تو اس نے بچے کو سینے سے چمٹا لیا اور اپنا دودھ پلایا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو جہنم میں پھینک دے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! نہیں، اگر اس کے بس میں ہو تو یہ کبھی بھی اپنے

Marfat.com

بچے کو آگ میں نہ پھینکے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا .))[1]

''جس قدر یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔''

ماں کی شفقت کی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سامنے کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ کی رحمت تو ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ جب بندے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ خوش ہوتا ہے۔

نبی ذیشان علیہ السلام نے فرمایا:

((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِى اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَنَامَ، فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ، فَطَلَبَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْعَطَشُ، ثُمَّ قَالَ: اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِى كُنْتُ فِيهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ، فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَةٌ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ .))[2]

''اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو صحرا میں سفر کر رہا ہو جہاں ہلاکت کا بہت زیادہ خوف ہو۔ اس کے پاس اپنی سواری ہے جس پر کھانے پینے کا سامان ہے، پھر وہ آدمی سو گیا، جب بیدار ہوا تو اس کی سواری کہیں جا چکی تھی، اس نے اپنی سواری کو تلاش

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الادب، باب رحمة الولد...... ح٥٦٥٣۔ وصحیح مسلم، کتاب التوبة، باب سعة رحمة الله تعالى وانها تغلب غضبه، ح ٢٧٥٤.

[2] صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب التوبة، ح٥٩٤٩.

Marfat.com

کیا یہاں تک کہ پیاس سے اس کا گلا خشک ہوگیا، اس نے سوچا کہ میں اپنے پڑاؤ والی جگہ پر واپس جاتا ہوں اور وہاں جا کر سو جاتا ہوں یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے، چنانچہ اس نے اپنے بازو کو سرہانہ بنا کر اس پر سر رکھا اور موت کے انتظار میں سو گیا۔ اچانک اس کی آنکھ کھلی تو سواری کو اپنے پاس پایا اس پر زادِ راہ، یعنی کھانے پینے کا سامان اسی طرح موجود تھا، اس آدمی کو اپنی سواری اور سامان پا کر جس قدر خوش ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے۔''

میرے مسلمان بھائی! اچھی طرح سمجھ لے کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والے کے دل میں عاجزی وانکساری پیدا ہوتی ہے، توبہ کرنے والے کی گریہ زاری رب العالمین کو بہت زیادہ محبوب ہے۔

مومن ہمیشہ اپنے گناہوں کو نظروں کے سامنے رکھتا ہے جس کی بنا پر گناہوں کے احساس سے اس میں عاجزی وشرمندگی پیدا ہوتی ہے، چنانچہ وہ گناہ کے بعد بہت سے نیکی کے کام سرانجام دیتا ہے یہاں تک کہ شیطان بھی چیخ اٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ کاش! میں نے اسے اس گناہ میں مبتلا نہ کرتا، لہٰذا کچھ توبہ کرنے والے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو گناہ کے بعد اور زیادہ اچھے کردار کے مالک بن سکتے ہیں اور اس کردار کا تعلق خالص توبہ سے ہے۔

جب بندہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اسے کبھی بھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ ایک مثال اپنے سامنے رکھیے! ایک بچہ اپنے باپ کی گود میں پرورش پا رہا ہے، اس کا والد اُس کے لیے عمدہ نفیس کھانے پینے کا اہتمام کر رہا ہے، اُسے انتہائی اچھا اور عمدہ لباس پہناتا ہے، اس کی اعلیٰ تربیت کا انتظام کرتا ہے، اُسے جیب خرچ دیتا ہے اور اس کی تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔ ایک دن

Marfat.com

بچے کا باپ اُسے کسی کام کے لیے بھیجتا ہے، راستے میں اس کی ملاقات دشمن سے ہوتی ہے، وہ اس کو قید کر کے اور اس کی مشکیں خوب کس دیتا ہے، پھر اُسے اپنے علاقے میں لے جاتا ہے۔ دشمن اس کے برعکس معاملہ کرتا ہے کہ جس طرح اس کا والد کرتا تھا۔ لڑکا جب اپنے باپ کی تربیت اور احسانات کو یاد کرتا ہے تو اس کے دل سے حسرت بھری آہیں نکلتی ہیں۔ وہ سوچتا ہے کہ اب اس پر کیا ظلم و جور ہو رہا ہے، اس سے پیشتر اس پر نعمتوں اور احسانات کی بارش ہوتی تھی۔

جب بچہ دشمن کی قید میں ہوتا ہے، وہ لوگ اُسے مختلف قسم کی اذیتیں پہنچاتے ہیں اور اُسے قتل کرنا چاہتے ہیں تو اس دوران بچہ اپنے باپ کے علاقے کی طرف بھاگ نکلتا ہے، اور اپنے والد کو قریب کھڑا دیکھتا ہے اور دوڑ کر اپنے باپ کے پاس پہنچ جاتا ہے، اور اپنے آپ کو ان کے قدموں پر گرا لیتا ہے اور کہتا ہے: ابا جان! ابا جان! ابا جان میری مدد کرو، پھر کہتا ہے اپنے بچے کو دیکھو اور اس کی حالت بھی دیکھو جس میں مبتلا ہے۔ اس کے آنسو رخساروں پر بہہ نکلتے ہیں۔ وہ اپنے باپ کو مضبوطی سے پکڑ کر اس کے ساتھ لپٹ گیا۔ اس دوران دشمن بھی تلاش کرتے کرتے لڑکے کے پاس پہنچ جاتا ہے جب کہ بچہ باپ کو مضبوطی سے پکڑ کر ساتھ چمٹا ہوا ہے۔ تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا باپ اس حالت میں اپنے روتے ہوئے بچے کو دشمن کے حوالے کر دے گا۔ کیا وہ اپنے بیٹے اور دشمن کے درمیان حائل نہیں ہوگا؟

اب بتایئے اس ذات کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اپنے بندے پر ماں باپ سے بڑھ کر زیادہ رحیم و شفیق ہے؟ بالخصوص جب بندہ اپنے دشمن سے بھاگ کر اپنے پروردگار کے پاس آ جاتا ہے اور اپنے آپ کو اس دروازے پر ڈال دیتا ہے اور اس کے سامنے رو کر اپنے رخساروں کو چوکھٹ کی مٹی سے لت پت کرتا ہے تو پھر اس حال میں اپنے رب سے یوں دعا کرے:

Marfat.com

اے میرے پروردگار! مجھ پر رحم فرما! تیرے سوا مجھ پر کوئی رحم کرنے والا نہیں، تیرے سوا کوئی مددگار نہیں، تیرے علاوہ کوئی پناہ دینے والا نہیں۔ فقیر، مسکین تیرے در کے سوالی ہیں، تو ہی اسے پناہ دے سکتا ہے۔ تیری ذات کے علاوہ اس کا کوئی ملجا و ماویٰ نہیں۔

اب نیکی کے کلموں کی طرف آؤ! جس مقام تک پہنچ چکے ہو اب اور آگے بڑھو۔ نیکیاں کمانے کے راستے پر نیک اور صالح لوگوں کا ساتھ دینے کے لیے۔ اسی طرح ہدایت مل جانے کے بعد گمراہی اور کج روی سے بچو۔ صراط مستقیم مل جانے کے بعد غلط راستوں سے بچو! اللہ تمہارا نگہبان ہے۔ (تمت بالخیر)

Marfat.com

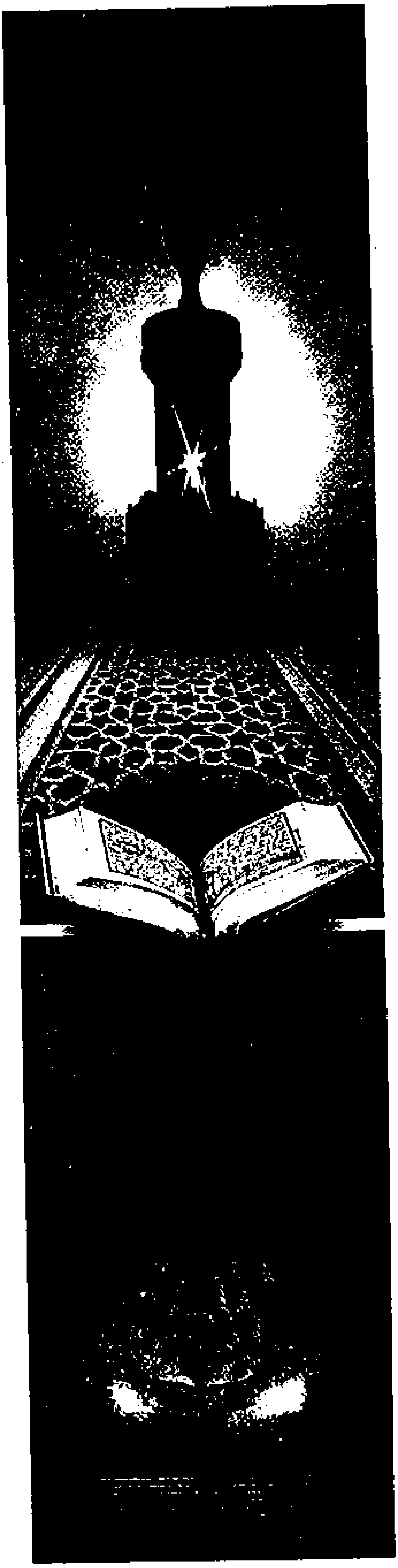

میں توبہ کیسے کروں؟

Marfat.com

Marfat.com

توبۂ نصوحہ (پکی توبہ) فرض ہے

اے میرے مسلم بھائی! آپ کو علم ہونا چاہیے کہ پکی توبہ ہر مسلم پر فرض ہے۔ رب کریم کا فرمان ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ [تحریم:۸]

''اے ایمان کا دعویٰ رکھنے والو! تم اللہ کی طرف توبہ کرو جو پختہ ترین توبہ ہو۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ [الحجر:۱۱]

''اور جو توبہ سے انکاری ہیں وہی ظالم لوگ ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ.))①

''اے لوگو! اللہ کی طرف پختہ توبہ، رجوع کرو بلاشبہ میں ایک دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔''

تحقیق علمائے امت اسلامیہ نے توبہ کے فرض ہونے پر اجماع و اتفاق کیا ہے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مومنوں پر توبہ فرض ہے۔''②

---

① مسلم، شرح مسلم نووی (۲۴/۱۷)۔ ② الجامع الاحکام القرآن ۵/۹۰۔

Marfat.com

امام ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ توبہ فرض ہے، اس لیے کہ گناہ ہلاکت کے گھاٹ اتارنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دور کرنے والے ہیں لہٰذا ان سے فوراً دور بھاگنا چاہیے۔''[1]

یہ اس لیے ہے کہ ہر انسان بلا استثناء خطاء ولغزش میں مبتلا ہو سکتا ہے، لیکن اے مسلمان بھائی! اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو اس بات کی تعلیم دی ہے کہ ہم گناہوں سے توبہ کو حقیر نہ سمجھیں اور اس پر عمل کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

وہ چند امور جن سے بچنا از حد ضروری ہے۔

اول...... گناہ چاہے کتنا بھی ہلکا کیوں نہ ہو اسے چھوٹا سمجھنا۔ اس لیے کہ چھوٹے گناہ جب توبہ کے بغیر جمع ہو جائیں گے تو یہ آپ کے لیے ہلاکت کا سبب بن جائیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ ، فَإِنَّمَا مَثَلُ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ كَمَثَلِ قَوْمٍ نَزَلُوْا بَطْنَ وَادٍ ، فَجَاءَ ذَا بِعُوْدٍ ، وَجَاءَ ذَا بِعُوْدٍ حَتّٰى حَمَلُوْا مَا أَنْضَجُوْا بِهِ خُبْزَهُمْ ، وَإِنَّ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ مَتٰى يُؤْخَذْ بِهَا صَاحِبُهَا تُهْلِكْهُ .))[2]

''حقیر سمجھے جانے والے گناہوں سے بچو! حقیر سمجھے جانے والے گناہوں کی مثال ان لوگوں ایسی ہے جو ایک وادی میں پڑاؤ کریں تو ایک آدمی ایک لکڑی اٹھا لایا اور دوسرا آدمی بھی لکڑی اٹھا لیا یہاں تک کہ اتنی لکڑیاں جمع ہوگئیں کہ ان سے انہوں نے اپنی روٹیاں پکائیں اور گناہوں کو معمولی سمجھنے

[1] مختصر منهاج القاصدين ص ٤٥١.
[2] رواه امام احمد وغيره صحيح الجامع ٦٨٦.

Marfat.com

والے کا جب مواخذہ کیا جاتا ہے تو وہ گناہ اُسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔"

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ، فَإِنَّهُنَّ يَجْتَمِعْنَ عَلَى الرَّجُلِ حَتَّى يُهْلِكْنَهُ، كَرَجُلٍ كَانَ بِأَرْضِ فَلَاةٍ فَحَضَرَ صَنِيعُ الْقَوْمِ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْعُودِ، وَالرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْعُودِ، حَتَّى جَمَعُوا مِنْ ذٰلِكَ سَوَادًا وَأَجَّجُوا نَارًا فَأَنْضَجُوا مَا فِيهَا.)) ①

"حقیر سمجھے جانے والے گناہوں سے بچو! بے شک وہ آدمی کے نامۂ اعمال میں جمع ہو کر اُسے ہلاک کر دیتے ہیں، اس آدمی کی طرح کہ جو جنگل میں ہو اور وہ اپنے لوگوں کو بلا کر انہیں کام بتاتا ہے۔ تو ایک آدمی ایک لکڑی لاتا ہے دوسرا آدمی ایک لکڑی لاتا ہے، یہاں تک کہ بہت سی لکڑیاں جمع ہو جاتی ہیں اور وہ آگ سلگاتے ہیں اور اس کے ذریعے کھانا تیار کر لیتے ہیں۔"

آپ گناہ کی طرف نہ دیکھیے! بلکہ دیکھیے اس ذات کی عظمت کی طرف جس کی آپ نے نافرمانی کی ہے۔

دوم...... بعض گناہ ایسے ہیں جنہیں عوام صغیرہ سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ اللہ کے ہاں وہ کبیرہ ہیں۔

چنانچہ لوگ ان گناہوں میں پڑنا بہت آسان سمجھتے ہیں کیونکہ وہ بعض لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ ان میں مبتلا ہیں اور وہ ان گناہوں کا اعلانیہ ارتکاب کرتے ہیں۔ اللہ کی پناہ! وہ یہ گمان کرتے ہیں یہ گناہ تو چھوٹے سے (صغیرہ) ہیں۔

① صحيح الجامع ٢٦٦٧.

Marfat.com

مسند امام احمد میں ہے کہ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُوبِقَاتِ.)) ①

''بے شک تم (بڑے) اعمال کرتے ہو اور ان کو اپنی نگاہوں میں بال ایسا باریک سمجھتے ہو، ہم ان گناہوں کو رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہلاکت خیز خیال کرتے تھے۔''

چنانچہ آپ گناہ کو ہلکا سمجھنے سے بچیں، چاہے لوگ انہیں کتنا ہی ہلکا کیوں نہ سمجھیں۔

سوم...... گناہوں کو ظاہر کرنے سے بچیے اور لوگوں کو اس سے خبردار نہ کیجیے جس گناہ کا آپ نے ارتکاب کیا ہے، اگرچہ اس کا تعلق گزشتہ زندگی سے ہی کیوں نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهِرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فَيَقُولُ يَا فُلَانُ: عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سَتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ.)) ②

''مجاہرین (گناہ کو ظاہر کرنے والے) کے علاوہ میرے ہر امتی کو معافی مل جائے گی۔ مجاہرت یہ ہے کہ آدمی رات کو کوئی برائی کرتا ہے، پھر صبح کو وہ اٹھتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی برائی پر پردہ ڈالا تھا لیکن وہ کہتا ہے: اے فلاں صاحب! میں نے رات کو ایسا ایسا کام کیا ہے، اور تحقیق اس نے رات اس طرح گزاری۔ اس کے پروردگار نے تو اس کی پردہ پوشی کی تھی اور وہ صبح کو اللہ کے دیے ہوئے پردہ کو خود ہی ہٹا دیتا ہے۔''

---

① مسند امام احمد ۳/۳. ② بخاری و مسلم، فتح الباری (۱۰/ ٤٨٦).

Marfat.com

گناہ کو ظاہر کرنا ایک مزید گناہ ہے جو لوگوں میں گناہوں کے پھیلاؤ کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور اس کی وجہ سے لوگ گناہ کو ہلکا اور چھوٹا خیال کرنے لگتے ہیں۔ یہ بری عادت لوگوں میں بے حیائی کے پھیلاؤ کا سبب بنتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

[النور:۱۹]

"بے شک وہ لوگ جو یہ پسند کرتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی پھیل جائے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔"

اور اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ انسان (گناہ کے وقت) لوگوں کی نگاہوں سے دور ہے یا اس نے وہ گناہ لوگوں کے سامنے بیان ہی نہ کیا ہو، اس کے لیے گناہ کرنا تو اب جائز ہو گیا یا اب اس پر کوئی حرج نہیں ہے کہ جب وہ اکیلا ہو تو گناہ کر لے، لیکن حدیث گزر چکی ہے یہ کہ جو گناہ میں جا پڑے بھول چوک کر یا جان بوجھ کر اب وہ لوگوں کو نہ بتاتا پھرے کہ اس نے یہ کام (برائی) کیا بلکہ اسے اپنے تک ہی محدود رکھے اور اپنے گناہ کو لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کرے۔ تنہائی میں گناہ کے ارتکاب کو ہلکا جاننے سے بچنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "البتہ میں تمہیں خبردار کرتا ہوں اپنی امت کے کچھ گروہوں کے بارے میں جو کہ قیامت کے دن تہامہ پہاڑ کے برابر نیکیاں لائیں گے، پس اللہ تعالیٰ انہیں راکھ کا ڈھیر بنا ڈالیں گے، بلاشبہ وہ تمہارے ہی بھائی ہوں گے اور تمہارے ہی جیسے ہوں گے، اور وہ بھی راتوں کو وہی کچھ کیا کریں گے جو تم کرتے ہو، لیکن وہ ایسی قوم ہوں گے، جب وہ تنہائی میں ہوں گے تو اللہ کی حرام

Marfat.com

کردہ چیزوں کی پروا نہ کریں گے۔ ①

پس برائیوں کو ظاہر کرنے کی بری عادت سے گریز کرنا چاہیے۔ گناہ و نافرمانی کے ارتکاب کو ہلکا جاننے سے بچنا چاہئے۔ جب آپ تنہائی میں ہوتے ہیں تو بھی اللہ جانتے ہیں، اس چیز کو جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جاننے والے ہیں۔

چھارم...... (اللہ تعالیٰ مجھ پر اور آپ پر رحم فرمائیں) توبہ میں تاخیر اور توبہ نہ کرنے سے ڈرنا چاہیے۔

آپ نہیں جانتے کہ موت نے کب آپ کو آلینا ہے اور موت تو آپ کے تخیل اور وہم و گمان سے بھی زیادہ قریب ہے اور اچانک ہی آجاتی ہے اور توبہ ہے کہ بوقت موت قبول نہیں ہوتی، یعنی اس وقت جب کہ روح حلقوم تک آپہنچے (توبہ کا وقت نکل چکا ہوتا ہے)۔ ہادیٔ کائنات، خاتم النّبیین سیّد الاولین والآخرین محمد ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ .)) ②

''جو شخص جان کنی کے وقت سے پہلے اللہ کے حضور توبہ کرلے تو وہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔''

پس توبہ کی طرف جلدی کیجیے! ہر گناہ سے توبہ کیجیے اور دیر نہ کیجیے۔ سرور کونین محمد کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ ، فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بِذَلِكَ الذَّنْبِ ، إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ .)) ③

---

① ابن ماجه، صحيح الجامع ٧١٧٤.

② رواه احمد، ترمذى وغيرهما صحيح الجامع ١٩٠٣.

③ رواه احمد وغيره صحيح الجامع ٥٧٣٨.

Marfat.com

''کسی شخص سے جونسا بھی گناہ ہو جائے وہ وضو کرے، اچھی طرح پاکیزگی کا یقین کر لے، پھر وہ کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھ لے اور اللہ کے حضور اس گناہ کی معافی مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔''

پنجم......: گناہوں پر اصرار سے بچیے۔

اللہ ذوالجلال والاکرام، التواب الرحیم نے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ٥﴾ [آل عمران:۱۳۵]

''اور وہ لوگ جب کوئی بے حیائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پہ ظلم کر بیٹھتے ہیں تو وہ فوراً اللہ کو یاد کر کے اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو؟ اور وہ دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔''

ششم......: آپ گناہ گار اکثریت کی پیروی سے بچیے۔

جب کبھی وہ یہ دیکھتے ہیں کہ وہ بعض فرائض بجالانے سے قاصر ہیں یا وہ بعض محرمات (حرام کام) سے پرہیز نہیں کر سکتے تو ان پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے اور وہ ان حرام کاموں کو ان کی نظروں میں خوبصورت کر کے پیش کرتا ہے، اور وہ شیطان کے زیر اثر یہ کہہ اٹھتے ہیں ''نہیں یہ کوئی واجب تو نہیں''، یا پھر ایسے کہتے ہیں ''یہ کوئی حرام تھوڑا ہی ہے'' اور وہ جھگڑتے ہیں (بحث و تمحیص کرتے ہیں) اور گمان کرتے ہیں کہ بے شک ان کا اس مسئولیت (ذمہ داری) سے چھٹکارا ہو گیا ہے اور انکار کر کے عذاب سے خلاصی پا جائیں گے، لیکن ہائے یہ ہلاکت آفریں پچھتاوا ہی پچھتاوا ہے، پس اللہ جانتا ہے جو دل چھپاتے ہیں لہٰذا اس خوش فہمی سے احتراز کیجیے کیونکہ یہ شیطان کے داخل ہونے کے

Marfat.com

راستوں میں سے ایک راستہ ہے۔

ہفتم......: اللہ کی دی ہوئی دنیوی عارضی نعمتوں سے دھوکا کھانے سے بچئے۔

آپ لمبے عرصہ تک گناہوں میں منہمک رہے ہیں اور آپ یہ مت گمان کیجیے کہ یہ اس بات پر دلیل ہے کہ جس بدکرداری پر آپ قائم ہیں یہ انداز درست ہی ہوگا اور یہ اچھی چیز ہوگی، نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ یہ تو استدراج ہے، اللہ کی طرف سے ایک مہلت کا انداز ہے، جس کا انجام خطرناک ہے۔

رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((إِذَا رَأَيْتَ اللّٰهَ تَعَالَى يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا مَا يُحِبُّ وَهُوَ مُقِيمٌ عَلَى مَعَاصِيهِ، فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْهُ اسْتِدْرَاجٌ.))[1]

''جب آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ بندے کو دنیا میں اس کی پسندیدہ چیزیں دیتے جاتے ہیں اور وہ بدستور گناہوں پر قائم ہے تو بلاشبہ یہی استدراج ہے۔'' (استدراج ڈھیل کو کہتے ہیں)

یہ اس لیے ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے قوانین وسنن ہیں، جنہیں اللہ نے بنایا ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے جسے امام احمد رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

((وَإِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ...... .))

''یہ کہ اللہ تعالیٰ دنیا اسے دیتا ہے جس سے وہ محبت کرے اور اسے بھی دے دیتا ہے جسے وہ پسند نہ کرے اور وہ دین تو صرف اسے ہی دیتا ہے جسے وہ پسند فرماتا ہے۔'' (جس سے محبت کرتا ہے)

ہشتم......: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

---

[1] رواه الامام احمد وغيره صحيح الجامع ٥٦١.

Marfat.com

﴿وَ مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ﴾ [الحجر:٥٦]

''اپنے رب کی رحمت سے صرف گمراہ لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ٥﴾

[الزمر:٥٣]

''آپ کہہ دیجیے! اے میرے بندو جو اپنی جانوں پر زیادتی کر چکے ہو، اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہونا، بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر ڈالیں گے، بلاشبہ وہ خوب معاف کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔''

اللہ تعالیٰ سے اور زیادہ ڈریے، توبہ میں تاخیر مت کیجیے، پس اللہ ذوالجلال والاکرام نے فرمایا:

﴿وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ٥﴾ [الزمر:٥٤]

''اور آپ اپنے رب کی طرف رجوع کیجیے اور اس کے پورے فرماں بردار بن جائیے اس سے پہلے کہ تم پر اس کا عذاب آپڑے پھر تمھاری مدد بھی نہ کی جائے گی۔''

توبہ کی شرائط:

علمائے کرام نے توبہ کی کچھ شرائط بیان کی ہیں جو کہ انھوں نے قرآن کریم کی آیات اور احادیث صحیحہ سے اخذ کی ہیں۔ (دیکھیے: ریاض الصالحین از امام نووی رحمہ اللہ اور مختصر منہاج القاصدین از ابن قدامہ المقدسی) اس لیے کہ توبہ خالی زبان سے کلمہ کہہ دینا ہی تو نہیں بلکہ اس کے ساتھ ایسے اعمال کی بجا آوری بھی واجب ہے جو اس بات پر

Marfat.com

دال ہوں کہ اس نے صحیح اور سچے دل سے توبہ کی ہے اور وہ شروط یہ ہیں۔

① گناہ کے ارتکاب پر ندامت وشرمساری، جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ .))①

''دلی ندامت کا نام ہی توبہ ہے۔''

② گناہ سے گلوخلاصی کروالینا۔

③ گناہ کے دوبارہ نہ کرنے پر پختہ عزم۔

④ لوگوں کے غصب شدہ حقوق کی واپسی جو کہ ان گناہوں کا نتیجہ ہیں یا ان سے معاف کروانا یا پھر آہستہ آہستہ لوگوں کے حقوق واپس کرے، مثلاً: جس نے چوری کی ہے اس پر واجب ہے کہ جس کی چوری کی ہے وہ چیز اسے واپس کردے۔

توبہ خالص اللہ کے لیے ہی کیجئے:

اور یہ ضروری ہے کہ توبہ خالصتاً للہ، یعنی اللہ عزوجل کی رضا کے لیے ہو، اس کے علاوہ کوئی مطلب ومقصد اور غرض نہیں ہونی چاہیے یا اس لیے نہیں ہونی چاہیے کہ اس میں اب گناہ والے کام کی قدرت ہی نہ ہو، پس ایسے تائب کی توبہ معتبر اور قابل اعتبار نہیں ہے۔ پس ایسے شخص کی توبہ قابل اعتبار نہیں ہے کہ جو چوری اس لیے چھوڑ دے کہ اس کو چوری کا موقع ہی نہیں مل سکا، نہ ہی اس شرابی کی توبہ قبول ہے کہ اسے کسی طبیب نے اسے شراب کے نقصانات سے ڈرادیا ہے، یا وہ توبہ اس لیے کرگزرے کہ اسے شراب کھلم کھلا نہیں مل پاتی۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا، وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ .))②

① رواہ احمد وغیرہ صحیح الجامع ٦٨٠٢. ② رواہ النسائی صحیح الجامع ١٨٥٦.

Marfat.com

''بے شک اللہ تعالیٰ خالص اپنے لیے ہی کیے گئے عمل کو قبول فرماتا ہے، ایسا عمل جس کے ذریعے اس کی رضا تلاش کی جائے۔''

وہ امور جو توبہ پر ہمیشگی و دوام واضح کرتے ہیں:

۱: اخلاص نیت: اللہ تعالیٰ کے لیے توبہ اور دیگر تمام اعمال میں نیت کا خالص ہونا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا کَانَ لَهُ خَالِصًا، وَابْتُغِیَ بِهِ وَجْهُهُ.))[1]

''بے شک اللہ تعالیٰ محض اسی عمل کو ہی قبول فرماتے ہیں جو صرف اور صرف خالصتاً اس کے لیے ہی کیا جائے اور ان اعمال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کی جائے۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ شَیْئًا لِلّٰهِ عَوَّضَهُ اللّٰهُ خَیْرًا مِّنْهُ.))[2]

''جو کوئی کسی چیز کو اللہ کے لیے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے عوض اس سے بھی بہتر عطا کر دیتے ہیں۔''

۲: یہ ایسا عمل ہے کہ جو توبہ کرنے والے کو جہاں تک اس کا بس چلتا ہے، اسے عمل صالح پر ابھارتا ہے اور اسے خیر کے راستے پر ثابت قدم رکھتا ہے اور یہ عمل نیکیوں کے پلڑے کو بھاری کر دے گا اور اس کی برائیاں مٹ جائیں گی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ﴾ (هود:۱۱٤)

''بے شک نیکیاں برائیوں کو بھگا دیتی ہیں۔''

---

① رواه النسائي صحيح الجامع ١٨٥٦.   ② رواه الامام احمد بسند صحيح.

Marfat.com

اور نبی کریم ﷺ نے جب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو آپ نے انہیں حکم دیا:

((یَا مُعَاذُ! اِتَّقِ اللّٰهَ حَیْثُمَا کُنْتَ: وَاتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.)) [1]

"اے معاذ! اللہ سے ڈرتے رہو، تم جہاں کہیں بھی ہو اور برائی کے بعد فوراً نیکی کر لے تو وہ اسے مٹا ڈالے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنا۔"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

"پس عقل مند تو وہی ہے جو ہمیشہ نیکی ہی کرتا رہے جو کہ برائیوں کو مٹا دیتی ہے۔" [2]

۳: یہ شعور حاصل کیا جائے کہ گناہ کی قباحت وگراں باری کس قدر ہے یا وہ گناہ کہ جن کا اس نے ارتکاب کیا ہے، ان کا دنیا اور آخرت میں جو نقصان ہے وہ کس قدر ہے؟

۴: اس جگہ سے دوری اختیار کر لی جائے جہاں پر گرفتارِ معصیت ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ گناہ کے اعادہ سے بچ سکے۔

۵: ان آلات اور ساز وسامان کو تباہ کر دینا چاہیے، جن کے ذریعہ برائی بروئے کار لائی جاتی ہے اور اس برائی میں جو اسے بڑھاتی ہے، مثلاً: نشہ ومستی والی اشیاء اور آلاتِ لہو ولعب سب توڑ دینے چاہئیں۔

۶: یہ کہ اس کا نفس صالحین کی مجلس میں نرمی ولطافت محسوس کرے جو اس کی نیکی میں مددگار ثابت ہو اور وہ ان برے ساتھیوں کی ہم نشینی (صحبت ومجلس) اختیار نہ کرے جن کے ساتھ وہ برائی میں مبتلا ہوتا رہا ہے۔

---

[1] رواہ احمد، ترمذی وغیرھما صحیح الجامع ۹۷۔ [2] الوصیة الجامعة ص ۳۔

Marfat.com

۷: اسے قرآن پاک کی ان آیات اور احادیث کا مطالعہ اور تلاوت ہمیشہ کرتے رہنا چاہیے جن میں گناہ گاروں کو اللہ کی نافرمانی پر خوفناک انجام (جہنم) سے ڈرایا گیا ہے۔ (حقیقتاً یہ سب سے بڑا نفسیاتی اور عملی علاج ہے کہ قرآن خالق وحکیم مطلق کا کلام ہے اس سے بڑھ کر تاثیر کسی اور چیز میں نہیں ہے۔)

۸: وہ ہمیشہ یاد رکھے کہ بے شک اللہ کی اچانک پکڑ کسی بھی وقت آ سکتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ۝﴾ [الزمر:٥٤]

''اور آپ اپنے رب کی طرف رجوع کیجئے اور اس کے پورے فرماں بردار بن جایئے، اس سے پہلے کہ تم پر اس کا عذاب آ پڑے اور پھر تمہاری مدد بھی نہ کی جائے۔''

۹: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر ہمہ وقت کرتے رہنا اور اس پر ہمیشگی اختیار کرنا۔ اللہ کا ذکر شیطان کو بھگانے کے لیے سب سے بڑا ہتھیار ہے بالخصوص صبح وشام کے اذکار پر محافظت اور ہمیشگی کرنا اور سونے سے پہلے کے اذکار مسنونہ، شیطان کی راہ میں دیوار بن جاتے ہیں۔

رحمت الٰہیہ کی وسعت:

بے شمار لوگ طرح طرح کی برائیاں کرتے ہیں اور جب کبھی ان میں سے کسی ایک سے یہ کہا جائے کہ اللہ سے ڈر جایئے اور توبہ کر لیجیے تو وہ کہہ اٹھتا ہے کون سی توبہ اور کیسی توبہ؟ میرے تو گناہ ہی بہت زیادہ ہیں اور بہت بڑے بڑے۔ ایسے لوگوں کے لیے میں راہنمائی دیتا ہوں، اللہ رب العزت کا فرمان ذی شان ہے:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ

Marfat.com

اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۝﴾

[الزمر:۵۳]

''اے نبی! آپ کہہ دیجیے اے میرے وہ بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی، ہیں تم اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہوجانا، بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کردیں گے بے شک وہ تو خوب معاف کرنے والا نہایت زیادہ مہربان ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ [البقرہ:۲۲۲]

''بے شک اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں توبہ کرنے والوں سے اور پاک رہنے والے لوگوں سے بھی محبت کرتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا.))①

''بے شک اللہ تعالیٰ عزوجل اپنا ہاتھ مبارک پھیلاتے ہیں رات کے وقت تاکہ دن کا گناہ گار توبہ کرلے (تاکہ وہ اسے قبول فرمالے) اور دن کو اپنا دست مبارک پھیلاتے ہیں تاکہ رات کا گناہ گار توبہ کرلے، (اللہ ایسے ہی کرتے رہیں گے) یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے گا۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ

① رواہ مسلم شرح صحیح مسلم للنووی (۷۶/۱۷).

Marfat.com

غَفُوْرًا رَّحِيْمًاo﴾ [النساء: ۱۱۰]

''اور جو کوئی برا کام کر بیٹھے یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے، پھر وہ اللہ سے معافی مانگ لے تو وہ اللہ تعالیٰ کو نہایت معاف فرمانے والا، بہت ہی مہربان پائے گا۔''

اللہ رب العزت، ذوالجلال والاکرام، واسع المغفرۃ فرماتے ہیں:

﴿نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُo وَ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُo﴾ [الحجر: ۴۹ تا ۵۰]

''(اے نبی) میرے بندوں کو بتلا دو کہ میں بہت درگزر کرنے والا اور رحیم ہوں، مگر اس کے ساتھ ساتھ میرا عذاب بھی نہایت دردناک ہے۔''

پس اے میرے مسلم بھائی! جلدی توبہ کر لے اور سستی نہ کر کیونکہ اللہ کا عذاب دردناک ہے۔

پس بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَo﴾ [الزمر: ۵۴]

''اور تم توبہ و رجوع کرو اپنے رب کی طرف اور اس کے سامنے جھک جاؤ، اس سے پہلے کہ تمھارے پاس اس کا عذاب آ جائے، پھر تم مدد نہ کیے جاؤ گے۔''

Marfat.com

وہ فوائد جو آپ کو توبہ کی صورت میں مل سکتے ہیں

۱: توبہ آپ سے گناہوں کو مٹا دیتی ہے:

فرمانِ رسول ہے:

((اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهُ .)) ①

''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔''

۲: توبہ خطاؤں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیتی ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ [الفرقان: ۷۰]

''مگر وہ جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور صالح اعمال سرانجام دیے، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں میں تبدیل کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

۳: توبہ، تائب کے دل کو پاک کر ڈالتی ہے:

سیّد الانبیاء، خاتم النّبیین محمد کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً، نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَإِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ عَلَى قَلْبِهِ، وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى

---

① رواه ابن ماجه وغيره صحيح الجامع (۳۰۰۸).

Marfat.com

﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾)) ①

''بے شک بندہ کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے، اگر وہ معافی مانگ لے اور توبہ کرلے تو اس کا دل چمک اٹھتا ہے (وہ نکتہ مٹا دیا جاتا ہے) اور اگر وہ اس گناہ کا اعادہ کرتا رہے گا تو پھر اس نکتے کو زیادہ کردیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ دل پر چھا جاتا ہے یہ وہ (ران) زنگار ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے، ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ کیوں نہیں! بلکہ زنگار ہے ان کے دلوں کے اوپر بسبب اس کے کہ جو وہ کماتے رہے تھے۔''

۴: توبہ، زندگی میں ہدایت اور اطمینان کا سبب ہوتی ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ ذوالجلال والاکرام فرماتے ہیں:

﴿وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ﴾ [ھود:۳]

''اور یہ کہ تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو پھر تم اس کی طرف توبہ کرو (جھکے رہو) وہ تمھیں فائدہ عطا کرے گا اچھا فائدہ، ایک وقت مقرر تک اور ہر ایک اہل فضل کو اس کی فضیلت کا عوض دے گا۔''

۵: توبہ کشائش رزق اور قوت کا سبب ہے:

اللہ تعالیٰ اپنا فرمان ذی شان نوح علیہ السلام کی زبانی کہلواتے ہیں:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ٥ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ٥ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ٥﴾ [نوح: ۱۰ تا ۱۲]

---

① رواہ احمد، ترمذی وغیرھما صحیح الجامع (١٦٧٠).

Marfat.com

''اپنے رب سے بخشش طلب کرو، بے شک وہ خوب معاف کرنے والا ہے، وہ تمہارے اوپر برسنے والا آسمان (بادل) بھیجے گا اور وہ تمھیں مال و مویشی اور اولاد کے ساتھ زیادہ کردے گا، تمھارے لیے باغات پیدا کرے گا اور تمھارے لیے پانی کی نہریں جاری کردے گا۔''

۶: توبہ دنیا اور آخرت میں کامیابی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًاO﴾ (مریم: ٦٠)

''جس کسی نے بھی توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک اعمال کیے، پس یہی لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور وہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیے جائیں گے۔''

Marfat.com

گناہوں اور نافرمانیوں کے نقصانات

ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الداء والدواء'' میں گناہوں پر ہمیشگی کرنے کے بہت سے نقصانات کا ذکر فرمایا ہے، جن میں سے کچھ یہ ہیں۔

❀ علم سے محرومی ❀ حیا کا اٹھ جانا ❀ سینے کی تنگی ❀ اطاعت سے محرومی ❀ برا خاتمہ (یعنی موت کے وقت بری حالت ہوگی، ایمان سے خالی جانے کا خطرہ ہے) ❀ دل پر مہر کا لگ جانا ❀ توفیق کی کمی (اچھے کاموں کے مواقع کم ہوجانا) ❀ دل میں وحشت کا اثر (یعنی دل میں حیوانیت اور انسان بیزاری پیدا ہونے کا امکان ہے) ❀ پکڑ یعنی عذاب کا نزول ❀ گناہوں کو ہلکا جاننا ❀ برکت کا اٹھ جانا ❀ آخرت میں عذاب۔

میں توبہ کروں تو کیسے؟

پہلا قدم جو آپ کو اٹھانا ہوگا وہ توبہ کی طرف ہی ہوگا اور وہ یہ کہ آپ فوراً بلا تردد گناہ سے الگ ہوجائیں جو کہ آپ کرتے رہے ہیں اور اگر آپ تمام برائیوں کو چھوڑنے کی استطاعت نہیں رکھتے یا یہ کہ بعض گناہوں کو آپ نہ چھوڑ سکتے ہوں، لیکن تمام گناہوں کو چھوڑ دینا ہی افضل ہے۔ پھر آپ اپنے دل میں نیت اور پختہ ارادہ کرلیں یہ کہ آپ دوبارہ گناہ کی طرف نہیں لپکیں گے۔ اپنے ان گناہوں پر شرمندہ ہوں اور یہ پختہ ارادہ کرلیں کہ اب کبھی بھی سابقہ فعل کا اعادہ نہیں کروں گا۔ پھر آپ اس مؤقف پر ہر معاملے میں مضبوطی سے ڈٹ جایئے اور وہ سازوسامان جسے آپ برائیوں کے ارتکاب کے لیے استعمال کرتے رہے ہیں، آپ اس سے چھٹکارا حاصل کرلیں اور یہ

Marfat.com

بھی بہت فائدہ مند چیز ہے کہ آپ خوب اچھی طرح سے وضو کریں، پھر آپ دو رکعتیں پڑھ لیں۔

فرمان رسول ہے:

((مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ.)) ①

''جس شخص سے گناہ کا کام ہو جائے پھر وہ اٹھ کھڑا ہو، وضو کرے، پھر نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور بالضرور معاف کر دے گا۔''

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

﴿وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ۝﴾ [آل عمران:۱۳۵]

''اور وہ لوگ جن سے کوئی برا کام سرزد ہو جائے یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں؟ تو وہ اللہ کو کثرت سے یاد کریں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو معاف کر سکتا ہو؟ اور وہ دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔''

اور وہ اس چیز کا اہتمام کرے کہ دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے وضو میں اعضا کو اچھی طرح دھوئے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ.)) ②

---

① رواه ابن حبان فی صحيحه و البيهقی وغيرهما صحيح الترغيب و الترهيب (٦٧٧).

② رواه مسلم شرح صحيح مسلم للنووی ٣/١٣٦.

Marfat.com

''جس نے اچھی طرح وضو کیا اس کے جسم سے اس کی برائیاں نکل جاتی ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتی ہیں۔''

اور آپ رغبت دلائیں کہ وہ کثرت سے استغفار کرے اور ہر حال میں اللہ کا ذکر کرے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے میں خوب کوشش کرے جتنی بھی اس میں استطاعت ہے۔

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

﴿إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ﴾ [هود:١١٤]

''بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔''

اور فرمان رسول ہے:

((وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا .))[1]

''اور برائی کے پیچھے نیکی لگا دے وہ اسے مٹا ڈالے گی۔''

اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [الفرقان:٧٠]

''مگر وہ جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک اعمال کیے، پس یہی لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں نیکیوں میں تبدیل کر دیتے ہیں اور اللہ خوب معاف کرنے والے، نہایت مہربان ہیں۔''

اور آپ ایسے خاص نیک اعمال جن کے بارے میں صحیح نص وارد ہو، رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہوں تو ان کو سرانجام دینے میں خوب رغبت اور شوق رکھیں، بے شک یہ گناہوں کو مٹا دیں گے۔ ہم اس رسالہ میں گناہوں کے کفارات پر ایک علیحدہ

---

[1] صحيح الجامع:٩٧.

Marfat.com

باب لکھیں گے اور آخر میں ہم آپ سے یہی کہیں گے کہ اے میرے مسلمان بھائی! بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نہایت رحم کرنے والے، معاف فرمانے والے بلکہ خوب معاف کرنے والے اور سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں، وہ اپنے بندوں پر ان کی ماؤں سے بھی زیادہ شفیق ہیں، پس آپ اللہ کی طرف خلوص دل کے ساتھ متوجہ ہوں اور اس کی طرف توبہ کرکے رجوع کرلیں، صحیح معنوں میں تائب ہوکر، بخشش کے طالب بن کر اور نادم ہوکر اس سے تعلق جوڑیں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو خالی نہیں لوٹاتے۔ جب کوئی اس کی طرف آجاتا ہے، اس کی رحمت کا امیدوار بن جاتا ہے تو یاد رکھے کہ اس کی رحمت کی تو کوئی انتہاء ہی نہیں ہے۔ اس کی رحمت ہر شے کو ڈھانپے ہوئے ہے، پس توبہ میں سستی مت کیجیے اور یقیناً آپ کو معلوم نہیں کہ موت کب آجائے؟ گناہ کرتے کرتے جب زندگی کا طویل حصہ گزر جاتا ہے تو اس کی جڑیں پھیل جاتی ہیں تو پھر انسان توبہ کرنے میں تساہل سے کام لیتا ہے اور توبہ میں سستی کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ جسے ایک درخت کاٹنے کی ضرورت تھی۔ اس نے دیکھا کہ درخت بہت مضبوط ہے اور یہ شدید قوت ومشقت کے بغیر نہیں کٹے گا تو اس نے کہا: ''میں اسے ایک سال کے لیے مؤخر کرتا ہوں، پھر آؤں گا، اسے علم ہی نہ تھا کہ درخت کو جتنا زیادہ عرصہ باقی رکھو اس کی مضبوطی زیادہ ہی ہوتی ہے، جب کہ انسان کی حالت اس کے برعکس ہے کہ جوں جوں اس کی عمر زیادہ ہوتی چلی جاتی ہے اس میں ضعف وکمزوری بڑھتی چلی جاتی ہے جب کہ درخت کی مضبوطی بڑھتی جاتی ہے اور اس کی شاخیں پھیلتی جاتی ہیں، پس وہ کیسے اس چیز کا انتظار کرتا ہے کہ وہ اس پر غالب آجائے گا اور اسے کاٹ ڈالے گا جب کہ اس کا اپنا ضعف بڑھ چکا ہوگا اور اس درخت کی قوت بڑھ چکی ہوگی۔ (یعنی گناہوں کا درخت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط ہوتا جائے گا اور انسان کمزور ہوتا چلا جائے گا، پھر اس درخت کو کیسے کاٹ سکے گا؟)

Marfat.com

چنانچہ ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، جیسے امام مسلم اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں:

((وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً .))

''جو ایک بالشت میرے قریب ہوگا میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاؤں گا اور جو کوئی ہاتھ بھر میرے نزدیک آ جائے گا میں اس کے بازو بھر قریب آ جاؤں گا اور جو کوئی میرے پاس چل کر آئے گا، میں اس کے پاس دوڑ کر آؤں گا۔''

آپ دوڑیے اللہ کی طرف توبہ کے لیے اور اپنے نفس کو اس کے سامنے ڈال دیجیے، اپنے کیے پر ندامت کا اظہار کیجیے، پس دِلی ندامت توبہ ہی تو ہے، پس جب آپ اسے اختیار کریں گے تو آپ کا کیا گمان ہے، اس ذات کے بارے میں جو کہ اپنے بندے پر اس کی ماں سے بھی زیادہ رحمت وشفقت کرنے والی ہے کیا وہ آپ کو معاف نہ کرے گی؟ جیسا کہ اللہ رب العالمین کا فرمان ہے، حدیث قدسی میں ہے:

((أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي إِنْ ظَنَّ بِي خَيْرًا فَلَهُ وَإِنْ ظَنَّ بِي شَرًّا فَلَهُ .))[1]

''میں اپنے بندے سے اپنے متعلق گمان کے مطابق ہی سلوک کرتا ہوں، اگر اس کا گمان میرے متعلق اچھا ہو تو ایسے ہی ہوگا اور اگر اس کا گمان میرے متعلق برا ہوگا سلوک بھی ویسا ہی ہوگا۔''

پس آپ کو چاہیے کہ اپنے ارحم الراحمین رب سے متعلق اچھا گمان رکھیں اور اس کی طرف خوش دِلی سے توبہ کرنے والے بن جایئے، بخشش مانگنے اور اس پر پختہ یقین

---

[1] رواہ الامام احمد فی مسندہ (۲/۳۹۱).

Marfat.com

رکھنے والے بن جائیے کہ بے شک اللہ کے در کے علاوہ کہیں پناہ کی جگہ نہیں ہے اور نیکی کے کاموں میں جلدی کیجیے، نیک اعمال اور نیک بندوں کی مجلس وصحبت اختیار کیجیے اور شاعر کی طرح آپ یہ کہہ اٹھیے:

یارب إن عظمت ذنوبي كثرة
فلقد علمت بأن عفوك أعظم
إن كان ذا يرجوك الا محسنا
فبمن يلوذ ويستجير المجرم
وربي دعوتك ما أمرت تضرعا
فإذا رددت يدي فمن ذا يرحم

''اے میرے رب! اگرچہ میرے کبیرہ گناہ بکثرت ہیں، پس تحقیق میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تیرا عفو سب سے بڑھ کر ہے اور جو کوئی بھی تیرے سے اچھی امید رکھتا ہے وہ محسن ہی ہے پس کس سے وہ مجرم پناہ مانگے؟ اے میرے رب! میں نے آپ کے حکم کے مطابق آپ کو گڑگڑا کر پکارا ہے پس اگر آپ نے میرے ہاتھ خالی لوٹا دیے تو پھر کون ہے جو رحم کرے؟''

اور میرے بھائی! آپ یہ دوسری فصل (دوسرا باب) لازمی پڑھیے، جس میں ایسے اعمال کا تذکرہ ہے جو گناہوں کا کفارہ ہیں، وہ آپ کے گناہوں کے کفارہ کے بارہ میں آپ کے معاون ثابت ہوں گے اور آپ کے نیکیوں کے شوق کو بڑھانے میں کام آئیں گے۔

میں اللہ العلی القدیر سے اس کے اسمائے حسنیٰ اور اس کی بلند ترین صفات اعلیٰ کے ذریعے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہماری توبہ قبول فرمالے اور وہ ہمیں جنت عدن میں اکٹھا فرمائے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے متقین سے فرمایا ہے، آپ توبہ کو مؤخر نہ کریں (یعنی کل

Marfat.com

کرلوں گا، پرسوں کرلوں گا) اور نہ ہی اس کے بابت سستی میں پڑیں۔

﴿وَسَارِعُوٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ [آل عمران:۱۳۳]

''اور دوڑیے اپنے رب کی بخشش کی طرف اور جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان وزمین جتنی ہے، پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

اللہ مجھے اور بالخصوص آپ کو ان پرہیزگاروں میں سے کردے اور جنت میں ان کا ساتھ عطا کردے۔ اللہ اپنی رحمت فرمائے اپنے بندے اور اپنے رسول ہمارے آقا محمد ﷺ پر۔ اور ہماری آخری بات یہی ہے کہ سب تعریفات اللہ کے لیے ہی ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

Marfat.com

گناہوں کے کفارے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ہم پر فضل ہے کہ اس نے ہمارے لیے بعض اعمال ایسے عطا کیے جو گناہوں اور خطاؤں کو مٹا ڈالتے ہیں۔ ان کفارات میں سے کچھ تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں ہیں اور کچھ نبی کریم ﷺ کی سنت یعنی حدیث میں ہیں۔ اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ایک کتاب تصنیف کی تھی جس کا عنوان "معرفة الخصال المكفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة" تھا اور ہم نے اسی کتاب میں سے ہی یہ خوبیاں اپنی کتاب میں نقل کی ہیں یا کچھ اور اسی قسم کی کتب سے لی ہیں جو کہ موضوع کے متعلق مزید نکھار کا باعث ہیں۔ میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس کے اسمائے حسنیٰ اور صفاتِ اعلیٰ کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ مجھے اور تمام مسلمانوں کو اس رسالہ میں جو گناہوں کے کفارات ہیں، ان سے فائدہ بخشے۔ اب آپ پر لازم ہے کہ گناہوں کو ختم کر ڈالنے والی خوبیوں کو اپنا لیں۔

۱: اچھی طرح وضو کرنا اور مساجد کی طرف چلنا:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((أَ لَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَاهُ، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ.))[1]

---

[1] رواه مالك ومسلم وغيرهما صحيح الترغيب والترهيب (١٨٥).

Marfat.com

''کیا میں تمہاری راہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں اور اس کے ذریعے درجات بلند فرما دیتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! فرمایا ''جب وضو کرنے کو دل نہ چاہے (شدید سردی وغیرہ میں) اس وقت خوب اچھی طرح مل مل کر اعضائے وضو کو دھونا اور بکثرت مساجد کی طرف قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار، یہ رباط ہے، تمہارے لیے، یہ تمہارا رباط ہے، یہ تمہارے لیے رباط ہے یعنی پہرہ دینا مراد مجاہدانہ انداز ہے۔'' (حقیقت یہی ہے کہ ایسے لوگ ہی جہاد و شہادت کے لیے چنے جاتے ہیں)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَتَانِی اللَّیْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّی، قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! أَتَدْرِیْ فِیمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فِي الْكَفَّارَاتِ وَالدَّرَجَاتِ، وَنَقْلِ الْأَقْدَامِ لِلْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.))[1]

''میرے پاس ایک رات کو میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا، اس نے کہا: ''اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں کہ ملأ الاعلیٰ (اللہ کے عرش کے نیچے والے فرشتے) کس بات میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! وہ گناہوں کے کفارہ اور درجات، جماعت میں شامل ہونے کے لیے

---

[1] رواه الترمذي، صحيح الترغيب و الترهيب (۱۸۷).

Marfat.com

اٹھائے جانے والے قدموں اور شدید سردی میں اچھی طرح وضو کرنے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والوں کے درجات کے بارے میں بحث کر رہے ہیں اور جو ان کاموں کی محافظت کرے گا وہ خیر پر زندگی بسر کرے گا، خیر پر ہی فوت ہوگا اور اس کے گناہوں کا معاملہ ایسا ہی ہوگا جیسے آج ہی اسے اس کی ماں نے جنا ہو۔'' (جیسے اس کا کوئی گناہ ہے ہی نہیں)

۲: یوم عرفہ اور عاشوراء کے روزے رکھنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ، إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ، وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.))[1]

''یوم عرفہ کے روزہ کے اجر کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ یہ گزشتہ اور آئندہ (یعنی دو) سال کا کفارہ ہو جائے گا اور یوم عاشوراء کے روزہ کے اجر کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ اس سے گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔''

۳: قیام رمضان:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غَفَرَ لَهُ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.))[2]

''جس نے رمضان کو ایمان و اجر کی نیت سے گزارا، اس کے اللہ تعالیٰ

---

① رواه الترمذي وغيره صحيح الجامع (٣٨٥٣).

② رواه البخاري ومسلم وغيرهما صحيح الجامع ٦٤٤٠.

Marfat.com

گزشتہ گناہ معاف فرمادیں گے۔''

۴: حج مبرور:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ .))①

''جس نے حج کیا، اس میں جماع کی باتیں نہ کیں اور نہ ہی فسق و نافرمانی کی وہ اس حال میں لوٹے گا گویا کہ وہ اس دن کی طرح ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔''

ایک دوسری حدیث میں یوں ہے:

((اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ .))②

''حج مبرور کا بدلہ وثواب سوائے جنت کے کچھ نہیں ہے۔''

۵: تنگ دست سے درگزر کرنا:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ ، فَإِذَا رَأَىٰ مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ: تَجَاوَزُوْا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهُ يَتَجَاوَزُ عَنَّا ، فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ .))③

''ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، پس جب وہ کسی تنگدست کو دیکھتا تو وہ اپنے نوکروں سے کہتا: اس سے درگزر کرو شاید اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگزر فرمائے، پس اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔''

---

① رواه البخاری وغیرہ فتح الباری ۳/۳۸۲.

② رواه الامام أحمد والطبراني صحيح الجامع ۳۱۷۰.

③ رواه البخاری، فتح الباری ۴/۳۰۹.

Marfat.com

۶: برائی (گناہ) کے بعد نیکی کرنا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّـَٔاتِ﴾ [هود:١١٤]

''بے شک نیکیاں اڑا لے جاتی ہیں برائیوں کو۔''

نبی کریم ﷺ نے جب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا:

((يَا مُعَاذُ: اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ: وَاتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.))[1]

''اے معاذ! تو جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرنا اور برائی کے بعد نیکی کر لینا برائی کو مٹا دیتا ہے اور لوگوں سے خوش خلقی سے پیش آنا۔''

۶: کثرت کے ساتھ سلام کہنا اور خوش کلامی:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ بَذْلُ السَّلَامِ، وَحُسْنُ الْكَلَامِ.))[2]

''بے شک مغفرت کو واجب کرنے والے (کام) یہ ہیں، بہ کثرت سلام کہنا اور خوش کلامی۔''

۸: مصیبتوں پر صبر:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

((إِنِّي إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ، فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا، وَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِي وَابْتَلَيْتُهُ،

---

[1] رواه الامام أحمد والترمذي وغيرهما صحيح الجامع ٩٧.

[2] رواه الخرائطي، في مكارم الأخلاق وصححه الألباني في سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم:١٠٣٥.

Marfat.com

فَأَجْرُوا لَهُ كَمَا كُنْتُمْ تَجْرُونَ لَهُ، وَهُوَ صَحِيحٌ .))[1]

''بے شک میں جب اپنے بندوں میں سے کسی ایک مومن کی آزمائش کرتا ہوں تو وہ اس آزمائش پر میری تعریف کرتا ہے، بے شک وہ اپنے بستر و گھوارے میں ایسے ہوتا ہے جیسے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا، یعنی گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے اور رب العزت فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندے کو پابند کیا اور اسے آزمائش میں ڈالے رکھا، پس فرشتو تم اس کے لیے اجر لکھو جیسا اس وقت لکھتے رہے ہو جب وہ صحیح تھا۔''

۹: نمازِ پنج گانہ، نمازِ جمعہ اور رمضان کے روزوں پر محافظت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّلٰوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ .))[2]

''پانچوں نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک درمیانی عرصہ گناہوں کا کفارہ ہیں ہاں جب کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔''

۱۰: وضو اچھی طرح کرنا:

امام مسلم اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت لائے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ

---

① أخرجه الامام أحمد ٤/ ١٢٣ وحسنه الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ١٤٤ .

② رواه الامام مسلم في صحيحه شرح صحيح مسلم للنووي ٣/ ١٢٠ .

Marfat.com

قَطْرِ الْمَآءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطْشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ .))①

''جب کوئی مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں وہ انہیں اپنی دونوں آنکھوں سے پانی کے ساتھ دیکھتا ہے یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ دیکھتا ہے۔ جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جو دونوں کے ناجائز پکڑنے کی وجہ سے جڑے ہوتے ہیں وہ گناہ پانی کے ساتھ ہی نکل جاتے ہیں یا آخری پانی کے قطرے کے ساتھ، پس جب وہ اپنی دونوں ٹانگیں دھوتا ہے تو دونوں ٹانگوں کے گناہ جو ناجائز چلنے پھرنے کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں پانی کے آخری قطرے کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔''

۱۱: وہ اذکار جو گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں:

[۱]......: امام مسلم رحمہ اللہ اپنی صحیح میں روایت لائے ہیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ .))②

① شرح صحيح مسلم للنووي ۱۳۵/۳. ② شرح صحيح مسلم للنووي ۳۳۱/٤.

Marfat.com

''جو کوئی جب مؤذن کو سنے (اذان کہتے ہوئے) تو یہ کہے اور میں بھی گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوگیا تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

۲ ......: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مَائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.))①

''اور جس نے کہا: ''سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ'' اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، ایک دن میں سو مرتبہ کہے اس کے گناہ معاف مٹا دیے جاتے ہیں اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

۳ ......: اور صحیح مسلم میں بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهُ ثَلَاثًا فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.))②

---

① رواه البخاري ومسلم، شرح صحيح مسلم للنووي ١٧/٢٠.

② شرح صحيح مسلم للنووي ٥/٩٩.

Marfat.com

''جو شخص ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی تسبیح تینتیس بار اور اللہ تعالیٰ کی تعریف تینتیس بار اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی تینتیس بار، پس یہ ننانوے ہوئے اور اسے پورا سو کرلیں یہ کہہ کر، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی کل کائنات ہے اور اسی کی تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے، اس کی ساری خطائیں معاف کردی جاتی ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

۴ ...... : معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) ①

''جس نے کھانا کھایا پھر اس نے یہ کہا: سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے رزق دیا پھر میری کوشش وقوت کے بغیر، اس کے پہلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔''

اسی طرح کی ایک اور حدیث لباس پہننے کے متعلق بھی ہے:

((وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) ②

''اور جو لباس پہنتے وقت یہ کہے: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے پہنایا اور مجھے یہ عطا فرمایا میری کوشش وقوت کے بغیر، اس کے پہلے

---

① رواه الترمذي وقال حديث حسن أنظر جامع الاصول ٤/٣٠٨.

② رواه أبو داود ٤٠٢٣ وحسنة الألباني في صحيح سنن أبي داود.

Marfat.com

گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

۱۲: اذان:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُؤَذِّنَ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ...... .))①

''بے شک مؤذن کو اس کے آواز کو اونچا کرنے پر معاف کر دیا جاتا ہے۔''

۱۳: نماز:

صحیح بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ، قَالُوا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا. قَالَ فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا.))②

''تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ وقت غسل کرے تو آپ کیا سمجھتے ہیں اس کے جسم پر کچھ میل کچیل رہ جائے گی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''نہیں کچھ میل کچیل باقی نہ رہے گی۔'' فرمایا: ایسی ہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے خطائیں مٹا ڈالتے ہیں۔''

خطاؤں کی معافی کی تفسیر......: یہاں جو روایت امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازیں اپنے وقفوں کے دوران تک گناہوں کا کفارہ ہیں جب کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر

---

① رواه الامام أحمد في مسنده صحيح الجامع ١٩٢٩.　② فتح الباری ٢/١١.

Marfat.com

عسقلانی رحمہ اللہ نے پہلی حدیث کی تعلیق کی ہے جو کہ فتح الباری شرح صحیح بخاری (۱۲/۲) ان کا کہنا ہے اور وہ جو حدیث میں ہے کہ بے شک پانچوں نمازیں اپنے درمیانی وقفوں کا کفارہ بن جاتی ہیں تو وہ اسی دن کا کفارہ ہوں گی اور اس صورت میں کفارہ بنیں گی کہ اس دن کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔ (واللہ اعلم)

۱۴: سجدوں کی کثرت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً.)) ①

''آپ پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بکثرت سجدے کیا کرو، پس بے شک آپ ایک سجدہ اللہ تعالیٰ کو کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کا ایک درجہ بلند کرتے اور آپ سے برائیوں کو مٹا دیتے ہیں۔''

اور صحیح مسلم میں بھی اسی طرح کی ایک حدیث ہے ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((كُنْتُ أَبِيتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَقَالَ لِي: سَلْ فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.)) ②

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات گزاری، پس میں آپ کی حاجت اور وضو کے لیے پانی لایا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوال کر! میں نے کہا: ''میں آپ کا جنت میں ساتھ مانگتا ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ اور بھی سوال ہو تو کرو! میں نے کہا: ''بس وہی سوال ہے۔''

---

① رواه مسلم شرح صحيح مسلم للنووى ٤/٤٥١. ② شرح مسلم للنووى ٤/٤٥١.

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس میری مدد کر اس طرح سے کہ اپنے اوپر سجدوں کی کثرت لازم کرلو۔''

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں یہ کہتے ہیں: اس میں ترغیب یہ ہے کہ نمازوں میں کثرت سے سجدہ کرو اور ترغیب کا ذکر گزشتہ حدیث میں گزر چکا ہے کہ بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ نزدیک سجدے میں ہوتا ہے اور یہ اللہ کے اس فرمان کے بھی موافق ہے ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ اور تو سجدہ کر اور اللہ کے قریب ہو جا اور یہ اس لیے ہے کہ سجدے انتہا درجے کی فروتنی اور اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ درجہ کی بندگی ہے۔

۱۵: نماز کے لیے چلنا:

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت لائے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ دَرَجَةٌ وَحُطَّ بِهَا خَطِيئَةٌ...... .))①

''بے شک جب کوئی اچھی طرح وضو کرے، پھر وہ مسجد کی طرف جائے مقصد صرف نماز ہی ہو، وہ جو قدم اٹھاتا ہے اس پر اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک خطا مٹا دی جاتی ہے۔'' (ہر قدم پر ایسے ہی ثواب ہے)

جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی:

امام الانبیاء خاتم الانبیاء محمد کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ"، فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا

① فتح الباری ۲/۱۳۱.

Marfat.com

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .))①

''جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو! پس بے شک جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل گیا اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔''

ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ .))②

''تم تہجد کی نماز کو لازم کرلو بلاشبہ یہ صالحین کی عادت و علامت ہے جو تم سے پہلے گزرے اور یہ تمھارے لیے تمھارے رب سے قربت کا ذریعہ ہے اور برائیوں کا کفارہ ہے اور گناہوں پر روک لگادینے والی چیز ہے۔''

۱۸: جہاد فی سبیل اللہ:

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں روایت پیش کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ .))③

''شہید کے سارے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَ يُقْتَلُونَ﴾

[التوبہ:۱۱۱]

① رواه البخاري ومسلم فتح الباری ۲/۲٦٦.

② رواه الحاكم ۱/۳۰۸، وحسنه الالبانی في ارواء الغليل ۲/۱۹۹.

③ شرح صحيح مسلم للنووی ۱۳/۳۳.

Marfat.com

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور اموال خرید لیے ہیں کہ ان کے لیے (اس کے عوض میں) جنت ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں، پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے بھی ہیں۔''

۱۹: حج کے بعد عمرہ کی سعادت:

آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّ مُتَابِعَةَ بَيْنَهُمَا تَنْفِي الْفِقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.))[1]

''تم حج کے بعد عمرہ کے لیے چلو، پس بلاشبہ ان دونوں کی متابعت اور گناہوں کو بھی مٹاتی ہے جس طرح آگ کی بھٹی لوہے کی میل کو دور کر دیتی ہے۔''

۲۰: صدقہ:

اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ يُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌO﴾ [البقرة: ٢٧١]

''اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو بھی اچھا ہے اور اگر چھپا کر دو اور فقیروں کو دو، پس وہ تمھارے لیے بہتر ہے اور وہ (اللہ) تمھارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور اللہ تعالیٰ جو تم کرتے ہو اس سے خوب واقف ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّدَقَةُ تُطْفِيءُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِيءُ الْمَاءُ النَّارَ.))[2]

---

① رواه ابن ماجه صحيح الجامع ٢٨٩٩.

② رواه الإمام أحمد والترمذي وغيرهما وصححه الألباني في تخريج مشكلة الفقر، برقم: ١١٧.

Marfat.com

''صدقہ خطاؤں کو ایسے ختم کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔''

۲۱: حدود کا قیام:

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَيُّمَا عَبْدٍ أَصَابَ شَيْئًا مِمَّا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّهُ، كَفَّرَ عَنْهُ ذٰلِكَ الذَّنْبَ.))①

''کوئی بھی آدمی جب بھی کسی حد کو پہنچے جس سے اللہ نے منع کر رکھا ہے، پھر اس پر حد قائم کر دی جائے اللہ اس کا گناہ مٹا دیتے ہیں۔''

۲۲: اللہ سے قربت کی خاطر مجالس ذکر میں حاضر ہونا:

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ أَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرٌ لَكُمْ قَدْ بَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ.))②

''کوئی بھی قوم اللہ کی یاد کی خاطر جمع ہوتی ہے اور ان کا مقصد محض اللہ کی رضا ہی ہو تو ان کے لیے آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ تم کھڑے ہو جاؤ اس حال میں کہ تمھیں معاف کر دیا گیا ہے تحقیق میں نے تمھاری خطائیں نیکیوں میں تبدیل کر دی ہیں۔''

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم

محمد امین الرحمٰن شیخوپوری

❀❀❀❀

---

① رواه الحاكم ٤/٣٣٨، صحيح الجامع ٢٧٣٢.

② رواه الامام أحمد في مسنده ٣/١٤٢، وأبو يعلى والبزار وغيرهم أنظر مكفرات الذنوب ص:٦٢ وانظر مجمع الزوائد، ١٠/٧٦.

Marfat.com

تائبین کے تاثرات

- میں شرم سے روتی ہوں اس بات پر کہ میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے محروم رہی ہوں اور مدت بعید تک بھی یہ کمی پوری نہیں ہو سکے گی اور اس کا کبھی ازالہ بھی نہ ہو سکے گا۔
- ایک مغربی عورت جسے اللہ نے (سرطان) کینسر سے شفایاب کر دیا۔
- بلاشبہ میں گزشتہ رات ہی نیا پیدا ہوا ہوں اور میں اب ایسی مخلوق ہوں کہ اس کا پہلی مخلوق سے کوئی تعلق نہیں رہا، اور اب تو میرا شوق تلاوت قرآن مجید، اور نفع بخش شرائط کا سماع اور خطبات و دروس اور مقالات سے استفادہ ہی میرا معمول ہے۔ (ایک نوجوان تائب)
- جی ہاں! بلاشبہ میں تو مردہ تھا، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل و احسان کے ساتھ زندگی عطا کر دی۔ (الشیخ احمد القطان)
- میں پختہ عزم کر چکی ہوں توبۂ نصوحہ اور اللہ کے دین کی استقامت پر اور یہ کہ میں خیر کی دعوت دینے والی بنوں گی، اس سے پہلے میں فساد و شر کی دعوت دینے والی تھی اور میں اپنی بات انتہائی اہم اور سچی نصیحت پر ختم کروں گی جو کہ تمام نوجوانوں کے لیے ہے، پس عرض ہے کہ اے اسلام کے نوجوانو! تم بے پردگی، نشہ بازی سے ہرگز کسی کامیابی و سعادت کو نہ پاسکو گے۔ تمہارا کامیابی پانا تو درکنار بلکہ اس کی خوشبو تک نہ سونگھ سکو گے جب تک کہ تم پوری استقامت و لگن کے ساتھ اللہ کے دین کی خدمت نہ کرو گے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، یعنی

Marfat.com

نیکی کا حکم دینا اور برائیوں سے لوگوں کو روکنا، اس مشن کو مضبوطی سے تھام لو۔ اے اسلام کے چاہنے والو! کہاں کھو گئے ہو؟ تمھارے آثار و تاریخ کیا ہیں۔ کیا یہی تمھارا پیغام ہے؟ اے قبیلے کے جوانو! اسلام کے لیے پلٹ آ ؤ۔ پس تم اس کی روح ہو، تمھارے ساتھ اس کی سرداری ہے تم اس کے غلبہ کا راز قدیم ہو۔ تم اس کی صبح کے تازہ پھول ہو۔ سابقہ گناہ گاروں میں سے ایک نوجوان۔

- یقیناً ہم اس حقیقت کو سمجھتے ہیں اور ہم سب کے لیے واجب ہے کہ ہم سب اس کا ادراک کریں وہ یہ کہ انسان کی عمر جتنی بھی طویل ہوسکتی ہے ہو جائے ٹھکانا تو اس کا قبر ہی ہے اور آخرت میں عملِ صالح کے بغیر کوئی چیز نفع نہیں دے گی۔ (ایکٹر محسن محی الدین ایکٹرس بیگم نسرین محسن)
- اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں اور اس سے دعا گو ہوں کہ مجھے بڑے صالحین جن کا دعوت میں ایک مقام ہے، ان کی طرح کا بنا دے، جیسا کہ میں پہلے فنکاروں کے بڑے گروہ میں تھا اور فن کی بلندیوں پر تھا۔ (مشہور ایکٹر)
- جیسا کہ میں دیکھتی ہوں ہر بہن کو جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہے، دنیوی لذات و شہوات میں کھو کر رہ گئی ہے۔ میری بہنو! لوٹ آ ؤ اللہ کی طرف، اللہ کی قسم! بے شک سعادت و خوش بختی تو اللہ کی اطاعت میں ہی ہے۔ (ایک تائبہ طالبہ)
- میں ہسپتال سے نکل کر قریبی مسجد کی طرف گیا اور میں نے اپنے ماضی سے سارے رابطے توڑ ڈالے ہیں۔ میں اپنے نوجوان بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بُرے دوستوں سے بچ جائیں۔ (پرانے تائب کا بیان)
- میں تو اپنے نفس کی حالت پر روتا ہوں اور ان زیادتیوں پر جن میں میری عمر کا بڑا حصہ بیت چکا ہے، میں اللہ کے حقوق اور والدین کے حقوق میں کوتاہی پر شرمندہ ہوں۔ (ایک نوجوان جس نے وعظ سن کر توبہ کی)

Marfat.com

- آج جو لوگ اس دنیائے فانی کے دھوکا میں آئے ہوئے ہیں اور وہ سب اس ہیبت ناک و خوفناک دن سے غافل ہیں جس دن آدمی اپنے بھائی، ماں باپ، بیوی بیٹے سے دوڑے گا، وہ دن کہ مال و اولاد کچھ فائدہ نہ دیں گے، ہاں اسے فائدہ ہوگا جو اللہ کے پاس قلبِ سلیم (گناہ سے پاک دل) لے کر حاضر ہوگا۔ پس ہے کوئی موت سے پہلے واپس لوٹ آنے والا، توبہ کرنے والا۔ (یہ بیان اس نوجوان کا ہے جس نے خواب میں قیامت کا دن دیکھنے کا شرف حاصل کیا)
- آخر میں ہر بے پردہ لڑکی سے کہتی ہوں کہ کیا آپ بھول گئی ہیں یا کہ آپ جہالت میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمھیں دیکھ رہے ہیں، آپ تجاہل عارفانہ میں ہیں تو پھر سمجھ لو کہ عورت کا حقیقی حسن اس کے حجاب، اس کے حیا اور اس کے پردہ میں ہی ہے۔ (توبہ کرنے والی نوجوان لڑکی کا بیان)

میں ہر طرح کے لٹریچر کے مطالعہ کا حریص، صوفیوں، مرتدین اور قادیانیوں کے لٹریچر کے زیر اثر تھا، قریب تھا کہ پاگل ہو جاتا اور اپنی یادداشت ہی کو بیٹھتا، اللہ کی رحمت ہوئی، راہنمائی ملی کہ قرآن و حدیث کے علاوہ کو آگ لگا دو۔ اب صحیح راستہ ملا۔ قرآن کی چند سورتیں یاد کیں تو یادداشت بحال ہوگئی۔

الحمد للہ! تو میرے جیسے دیگر بھائی بھی قرآن اور حدیث کی طرف آ جائیں توبہ کرلیں کہ وقت قلیل ہے۔

محمد امین الرحمٰن شیخوپورہ

Marfat.com

میں توبہ کیوں نہیں کرتا!

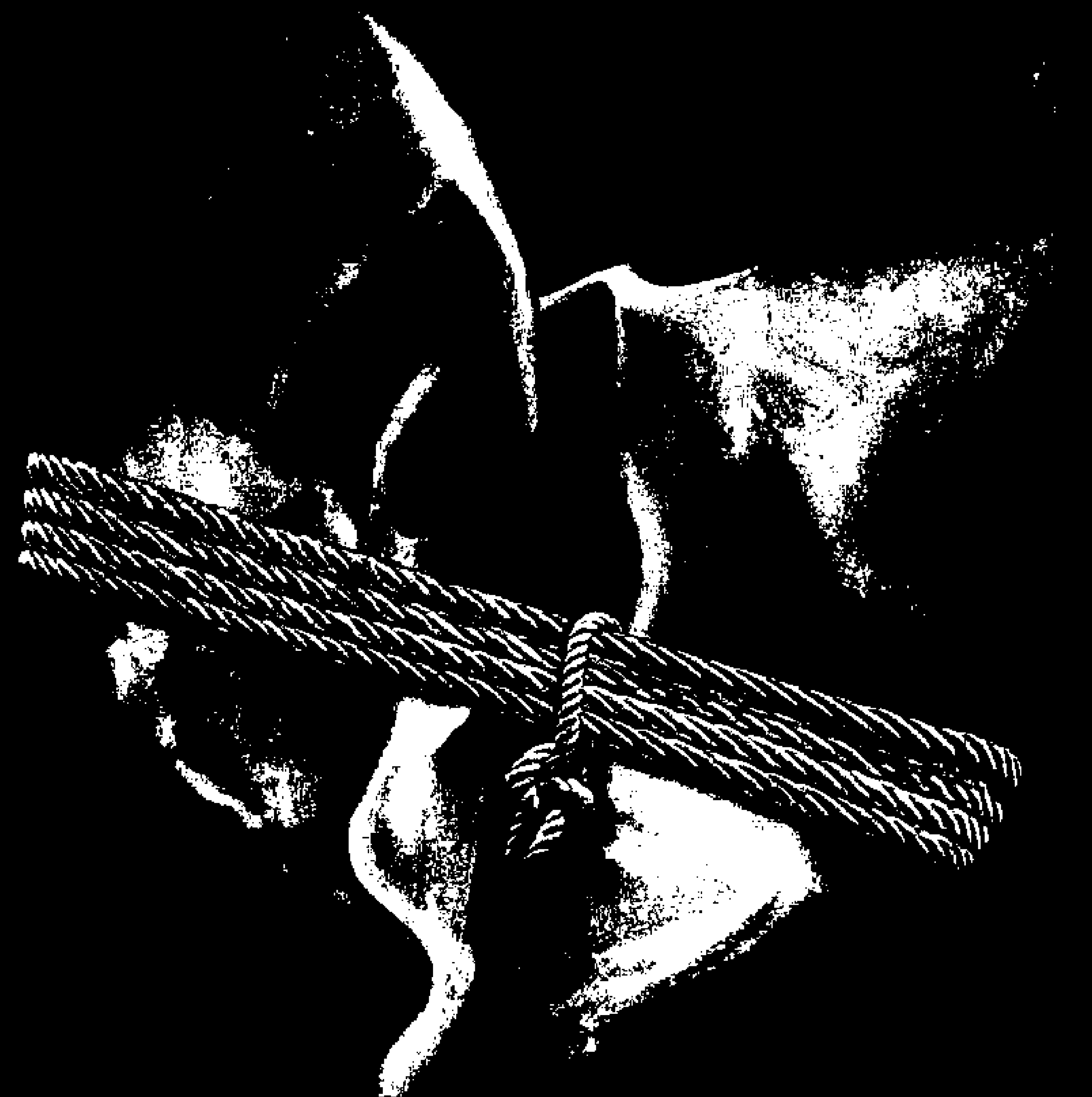

تالیف

محمد بن صالح المنجد

اردو قالب

حافظ سعید الرحمن ثناء اللہ خان

297
2 م
92

Marfat.com